بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

# ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 74

شمارہ 6

ایڈیٹر
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

07 شعبان 1446 ہجری قمری ● 06 تبلیغ 1404 ہجری شمسی ● 06 فروری 2025ء

## ارشاد باری تعالیٰ

وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ وَاِنَّہَا لَکَبِیۡرَۃٌ اِلَّا عَلَی الۡخٰشِعِیۡنَ

(سورۃ البقرۃ:46)

ترجمہ: اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے

## اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31 جنوری 2025 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

## بدنصیب اور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے سو کہے
## ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کیا ہے جو نہ الگ الگ اور نہ مل مل کر کسی سے ہوسکتا تھا
## اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

## ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ہے کہ نبی معصوم صلی اللہ علیہ وسلم آیا اور بت پرستوں سے اس نے نجات دی۔ یہی وہ راز ہے کہ یہ درجہ صرف، صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان احسانوں کے معاوضہ میں ملا کہ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا (الاحزاب:۵۷)...........

اللہ جَلّ شَانُہٗ نے جب احسان کرنا چاہا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔ آپ کا نام محمد تھا جس کے معنی ہیں نہایت ہی تعریف کیا گیا۔ جو باب تفعیل سے آتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی اسی قدر قابل تعریف ٹھہرتا ہے جس قدر کام کرتا ہے۔ پہلے نبی خاص قوموں کے لئے آتے تھے۔ اور ایک نقص یہ تھا کہ ایک عظیم الشان اصلاح کی ضرورت نہ ہوتی تھی............

جہاں تک غور کرتے جاؤ یہ پتہ ملے گا کہ کوئی نبی اس مبارک نام کا مستحق نہ تھا۔ یہاں تک کہ ہمارے نبی کریمؐ کا زمانہ آگیا وہ ایک خارستان تھا جس میں نبی کریم نے قدم رکھا اور ظلمت کی انتہا ہو چکی تھی۔ میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اس وقت تک گزر چکے تھے۔ سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہرگز نہ کر سکتے۔ ان میں وہ دل، وہ قوت نہ تھی جو ہمارے نبیؐ کو ملی تھی۔ اگر کوئی کہے کہ یہ نبیوں کی معاذ اللہ سُوءِ ادبی ہے تو وہ نادان مجھ پر افترا کرے گا۔ میں نبیوں کی عزت و حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزوِ سمجھتا ہوں لیکن نبی کریمؐ کی فضیلت کل انبیاء علیہم السلام پر میرے ایمان کا جزوِ اعظم اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے۔ یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دوں۔ بدنصیب اور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے سو کہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کیا ہے جو نہ الگ الگ اور نہ مل مل کر کسی سے ہوسکتا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 56، ایڈیشن 2018، قادیان)

## جب اللہ ہر چیز کو دیکھتا اور ہر شخص کی آواز کو سُنتا ہے تو اُس کیلئے کسی اور مددگار خدا کی کیا ضرورت رہی؟
## وہ اکیلا ہی ساری دنیا پر حاوی ہے اور اکیلا ہی سب پر حکومت کر رہا ہے

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ الحج آیت نمبر 75 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

فرماتا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی توحید کا انکار کرتے ہیں انہوں نے خدائی صفات کا کبھی پورا اندازہ نہیں کیا۔ اور یہی وجہ اُن کے ٹھوکر کھانے کی ہے چنانچہ دیکھ لو جو لوگ اللہ تعالیٰ کی توحید کے قائل نہیں یا وہ لوگ جو بعض اور ذرائع کو بیچ میں لانا چاہتے ہیں اُنکے اس عقیدہ کو نبیادہی اس امر پر ہے کہ ان کا دماغ یہ تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتا کہ ایک ایسی ہستی بھی ہے جو سب دنیا کو دیکھ رہی ہے اور سب لوگوں کی آوازوں کو سُن رہی ہے۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ بعض ایسے درمیانی واسطوں کی ضرورت ہے جن میں خدائی طاقتیں تقسیم ہوں اور جو اپنی اپنی جگہ اُن طاقتوں کو استعمال کر رہے ہوں اس دھوکا کی بڑی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی طاقتوں کا اندازہ اپنی طاقتوں کے لحاظ سے کیا۔ اور خدائی طاقتوں کا انسانی طاقتوں پر قیاس کر لیا انہوں نے دیکھا کہ انسان جب ایک طرف نگاہ کرتے ہیں تو دوسری طرف کی چیزیں انہیں نظر نہیں آتیں۔ پس انہوں نے خیال کر لیا کہ خدا تعالیٰ کی نظر بھی محدود ہے۔ پھر جب انسانوں نے دیکھا کہ ہم ہر جگہ کی آواز ایک وقت میں نہیں سُن سکتے تو خیال کر لیا کہ خدا تعالیٰ بھی ہر جگہ کی آواز ایک وقت میں نہیں سن سکتا۔ غرض انسانی طاقتوں پر خدائی طاقتوں کا جب انہوں نے قیاس کیا تو انہیں ضرورت محسوس ہوئی کہ خدا تعالیٰ کے بعض شریک مقرر کریں۔ اسی خیال کے نتیجے میں بعض فلسفیوں کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو کلی علم ہے۔ جزئی نہیں۔ یعنی اُسے یہ تو پتہ ہے کہ انسان روٹی کھایا کرتا ہے مگر اُسے یہ پتہ نہیں کہ زید اس وقت روٹی کھا رہا ہے۔ اُسے یہ تو علم ہے کہ انسانوں کے گھروں میں بچے پیدا ہوا کرتے ہیں مگر اُسے یہ علم نہیں کہ اس وقت زید یا بکر کے گھر میں بچہ پیدا ہوا ہے۔ اب اس خیال کی نبیاد اسی امر پر ہے کہ انسان اپنی محدود طاقتوں سے خدا تعالیٰ کی طاقتوں کا اندازہ لگاتا ہے۔ مگر آج دیکھو وہ کمزور انسان جو خدا تعالیٰ کی طاقتوں کو گرا رہے تھے انہیں خدا نے کہا کہ تم ہماری طاقتوں کا تو اندازہ ہی نہیں لگا سکتے آؤ میں تمہاری اپنی طاقتوں کو اُبھارتا ہوں اور تمہیں بتاتا ہوں کہ تم اپنی آواز کو کہاں کہاں تک پہنچا سکتے ہو۔ اور تم کتنی دُور دُور کی آواز بخوبی سُن سکتے ہو۔ چنانچہ اُس نے وائرلیس ایجاد کروا کے بتا دیا کہ جب تمہاری جیسی ذلیل اور حقیر ہستی ساری دنیا کی آوازیں وائرلیس کے ذریعہ سُن سکتی اور ساری دنیا میں اپنی آواز پہنچا سکتی ہے تو کیا وہ خدا جو تم کو پیدا کرنے والا ہے وہ تمہاری آوازیں نہیں سُن سکتا؟ آج جب انگلستان کا ایک ڈوم یا میراثی یا

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

## ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

### قید میں رکھے جانور کی موت پر عذاب

(2365) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب ہوا جسے اس نے بند کر رکھا تھا۔ یہاں تک کہ وہ بھوک سے مرگئی تو وہ اُس بلی کی وجہ سے آگ میں داخل ہوئی۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا (اس سے کہا گیا) تو نے اسے قید رکھا اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے نہ تو نے اسے کھلایا اور نہ پلایا اور نہ ہی اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھاتی۔

### تین اشخاص جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کو شفقت کی نظر نہیں کرے گا

(2369) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تین اشخاص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کو نہ بات کرے گا اور نہ اُن کی طرف (شفقت کی) نظر کرے گا۔ ایک وہ شخص جس نے اپنا تجارتی سامان بیچنے کیلئے قسم کھائی کہ مجھے اس کیلئے اس سے بہت زیادہ دیا جاتا تھا جو اَب دیا جاتا ہے، بحالیکہ وہ جھوٹا ہے اور ایک وہ شخص جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم اس لئے کھائی کہ وہ کسی مسلمان شخص کا مال مار لے اور ایک وہ شخص جس نے اپنا بچا ہوا پانی روک لیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج میں بھی اپنا فضل تجھ سے روکتا ہوں، جیسا کہ تو نے وہ بچی ہوئی چیز روک لی تھی، جو تیرے ہاتھوں نے نہیں بنائی تھی۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب المساقاۃ، مطبوعہ 2008 قادیان)

## اس شمارہ میں

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 17 جنوری 2025 (مکمل متن)

حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ برطانیہ 2023ء

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نماز جنازہ حاضر و غائب، اعلانات، وصایا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال و جواب

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

**عورت کے اندر یہ طاقت موجود ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنے گھر کے ماحول کو بہتر بنا سکتی ہے**
**لیکن اگر احتیاط نہ کی جائے تو یہی طاقت خاندان میں اختلافات اور تفرقے کا باعث بھی بن سکتی ہے**
**اس لیے احمدی خواتین کو اپنے اپنے گھروں اور معاشروں میں اپنی اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے**
**امن و سلامتی اور ہم آہنگی کو فروغ دینا چاہئے**

**ہر وقت اپنے پیش نظر رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا ہی ایک مومنہ کا اصل مقصد ہے**
**اس لیے ہر احمدی عورت کو چاہئے کہ وہ ہر قیمت پر اپنی عفت و پاکدامنی کی حفاظت کرے**
**آپ کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کے لیے نیکی اور تقویٰ میں آگے بڑھنا ہونا ہو**

**احمدی خواتین اور لڑکیوں کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ مردوں کے ساتھ مناسب حدود قائم رکھیں**
**تاکہ ان کی پاکدامنی اور وقار پر کوئی حرف نہ آئے**

## سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لجنہ اماء اللہ ڈنمارک کے سالانہ نیشنل اجتماع 2024ء کے موقع پر بصیرت افروز پیغام

ممبرات لجنہ اماء اللہ ڈنمارک!

**السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ**

یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپ اپنا سالانہ نیشنل اجتماع منعقد کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور سب شامل ہونے والی لجنات اور ناصرات کو اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ آمین

اس موقع پر میں جو باتیں آپ کو کہنا چاہتا ہوں ان میں سے اکثر لجنہ اماء اللہ یوکے کے حالیہ اجتماع پر بھی بیان کر چکا ہوں۔ یاد رکھیں! اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ نعمت ہم پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد کرتی ہے کہ ہم اپنے ایمانوں کے اعلیٰ معیار قائم کریں اور اسلام کی حقیقی تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں نافذ کر کے دنیا کے سامنے ایک مثال قائم کریں۔

آجکل دنیا میں خواتین کو کئی طرح سے منفی طریق پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ بعض ایجنسیاں بھی خواتین کو اپنے مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ ایسے میں احمدی خواتین کی ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ وہ انسانی حقوق کے لیے اعلیٰ اخلاقی اقدار کا مظاہرہ کرتے ہوئے آوازیں بلند کریں۔ لیکن اس سے پہلے اپنے گھرانوں کی فضاء کو مثبت انداز میں تبدیل کرنے کی بھی کوشش کرنی ضروری ہے۔ عورت کے اندر یہ طاقت موجود ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنے گھر کے ماحول کو بہتر بنا سکتی ہے۔ لیکن اگر احتیاط نہ کی جائے تو یہی طاقت خاندان میں اختلافات اور تفرقے کا باعث بھی بن سکتی ہے۔ اس لیے احمدی خواتین کو اپنے اپنے گھروں اور معاشروں میں اپنی اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے امن و سلامتی اور ہم آہنگی کو فروغ دینا چاہیے۔

آج کل جو بے تحاشہ اختلاط ہے، اس نے معاشرے کے بنیادی ڈھانچے کو متاثر کیا ہوا ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ اس کا اثر ہمارے بعض احمدی مرد و خواتین پر بھی پڑ رہا ہے جو اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے ایسے تعلقات قائم کر لیتے ہیں جنہیں وہ بے ضرر سمجھتے ہیں حالانکہ وہ نقصان دہ ہوتے ہیں۔ پس احمدی خواتین اور لڑکیوں کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ مردوں کے ساتھ مناسب حدود قائم رکھیں تاکہ ان کی پاکدامنی اور وقار پر کوئی حرف نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے زیادہ تر احمدی خواتین اور لڑکیاں ان اسلامی اصولوں کی اہمیت کو سمجھتی ہیں۔ وہ اپنی عفت و پاکدامنی کی حفاظت کو ترجیح دیتی ہیں اور اپنے ایمان اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کو دنیاوی معاملات پر فوقیت دیتی ہیں۔ تاہم دنیا اس قدر بے حیائی اور برائی میں ڈوبی ہوئی ہے کہ اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لیے انتہائی احتیاط اور مسلسل کوشش کی ضرورت ہے۔

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

## اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور اپنے دوست احباب کو بھی اسکے پڑھنے کی ترغیب دیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اخبار بدر کے خصوصی شمارہ دسمبر 2014 کے لئے اپنا پیغام ارسال کرتے ہوئے فرمایا :

’’یہ بات بدر کے ادارہ اور قارئین کو ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ یہ اخبار احباب جماعت کی روحانی اصلاح اور ترقی کیلئے جاری کیا گیا تھا اور ہمارے بزرگوں نے باوجود نامساعد حالات کے پوری جانفشانی سے اسے ہمیشہ جاری رکھنے کی سعی کی اور ان کی دعاؤں اور پاک کوششوں کی برکت سے ہی آج تک یہ جاری ہے اور یہ چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ احمدی اسے پڑھیں اور اس سے استفادہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہندوستان کے احمدیوں کو بالخصوص اور باقی دُنیا میں بسنے والے احمدیوں کو بالعموم اس کے مطالعہ کی اور اس سے وابستہ برکتوں کو سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔‘‘

سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس نہایت اہم اور بصیرت افروز ارشاد کے پیش نظر احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے کہ ہر گھر میں اخبار بدر کے مطالعہ کو یقینی بنایا جانا بہت ضروری ہے۔ اخبار بدر میں قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ کے علاوہ حضور انور کے خطبات جمعہ، خطابات، نیز حضور انور کے مختلف ممالک کے بابرکت دوروں کی نہایت دلچسپ اور ایمان افروز رپورٹیں باقاعدگی سے شائع ہوتی ہیں جس کا مطالعہ ہر احمدی کیلئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت سے اب یہ اخبار اردو کے علاوہ ہندی، بنگلہ، تامل، تیلگو، ملیالم، اُڑیہ، کنڑ زبانوں میں بھی شائع ہو رہا ہے۔ جن احمدی دوستوں نے اب تک اخبار بدر اپنے نام جاری نہیں کروایا ہے، ان سے درخواست ہے کہ اخبار بدر اپنے نام جاری کروا کر خود بھی اس کا مطالعہ کریں اور اپنے بچوں اور گھر کے دیگر افراد کو بھی اس کے مطالعہ کا موقع فراہم کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سیّدنا حضرت امیر المومنین کے ارشادات پر من وعن ان کی حقیقی روح کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اخبار بدر کے وقت پر نہ پہنچنے نیز چندہ جات کی ادائیگی یا کسی بھی طرح کی معلومات کیلئے دفتر مینیجر ہفت روزہ اخبار بدر سے رابطہ کریں۔ جزاکم اللہ

(مینیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان)

# خطبہ جمعہ

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں لوگوں سے نہیں ڈرتا تھا لیکن جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میری عقل چلی گئی اور میرا دل کمزور ہو گیا۔
پھر میں اپنے اس ارادے پر آگاہ ہوا جو میرا عزم تھا جس کے بارے میں کئی سوار کوشش کر چکے تھے مگر کوئی کامیاب نہ ہوا۔
میں نے جان لیا کہ آپؐ کی حفاظت کی گئی ہے اور یقیناً آپؐ حق پر ہیں۔
(ایک حملہ آور کا اعتراف)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ اور سلمہ بن اسلم کو ابوسفیان بن حرب کی طرف بھیجا اور فرمایا اگر تم دونوں اس کو غفلت کی حالت میں پاؤ تو اس کو قتل کر دینا

## سریّہ عبداللہ بن رواحہ بطرف اُسَیر بن رِزام اور سریّہ عمرو بن اُمیہ ضمری کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب (ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)،
مکرم محمد منیر اِدلبی صاحب آف شام اور مکرم عبدالباری طارق صاحب (انچارج کمپیوٹر سیکشن وقفِ جدید ربوہ)
کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف کو شیخ مبارک صاحب نے خوب نبھایا ہے۔
مَیں نے بھی دیکھا ہے، میں بھی جب انجمن میں تھا تو میرے ساتھ بھی انہوں نے کام کیا ہے۔
ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی ایک مثال تھے۔

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17/جنوری 2025ء بمطابق 17/صلح 1404 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

آج جن سرایا کا ذکر ہو گا ان میں سے ایک سریّہ عبداللہ بن رواحہ جو اُسَیر بن رِزَام کی طرف ہے اس کا ذکر پہلے ہو گا۔ عبداللہ بن رواحہ کا یہ سریہ شوال 6 ہجری میں اُسَیر یا یُسَیر بن رِزَام کی طرف خیبر میں ہوا۔ تفصیل میں بیان ہوا ہے کہ جب ابورافع سَلَّام بن ابی حقیق کو قتل کیا گیا تو یہودیوں نے اُسَیر بن رِزَام کو اپنا امیر مقرر کیا۔ وہ یہود میں کھڑا ہو کر خطاب کرنے لگا کہ اللہ کی قسم! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب بھی یہود میں سے کسی طرف چلے یا اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو بھیجا تو جس بات کا ارادہ کیا اس میں کامیاب ہو گئے لیکن میں وہ کام کروں گا جو میرے ساتھیوں میں سے کسی ایک نے بھی نہیں کیا۔ یہود نے پوچھا کہ تمہارا کیا کرنے کا ارادہ ہے؟ اُسَیر بن رِزَام کہنے لگا۔ میں قبیلہ غَطَفان کی طرف جاتا ہوں اور ان کو اکٹھا کرتا ہوں اور ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل کر ان کے گھر میں گھس جائیں گے۔ جب بھی کوئی اپنے دشمن کے گھر میں آ کر حملہ کرتا ہے تو وہ اپنے مقصد میں کسی حد تک کامیاب ہو ہی جاتا ہے۔ تو یہود نے کہا کہ تمہارا خیال بہت اچھا ہے۔ چنانچہ وہ غَطَفان اور دیگر قبائل کی طرف چلا گیا اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ کرنے کے لیے اکٹھا کرنے لگا۔ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خبر کی حقیقت واضح کرنے کے لیے حضرت عبداللہ بن رَوَاحہؓ کو تین آدمیوں کے ساتھ ماہ رمضان میں خفیہ طور پر بھیجا۔

(سبل الھدیٰ جلد 6 صفحہ 111 دار الکتب العلمیة بیروت)

اس کی تفصیل میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ ”جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان حالات سے اطلاع ہوئی تو آپؐ نے فوراً اپنے ایک انصاری صحابی عبداللہ بن رواحہ کو تین دوسرے صحابیوں کی معیت میں خیبر کی طرف روانہ فرمایا اور انہیں تاکید فرمائی کہ خفیہ خفیہ جائیں اور سارے حالات معلوم کر کے جلد تر واپس آ جائیں۔ چنانچہ عبداللہ بن رواحہؓ اور ان کے ساتھی گئے اور خفیہ خفیہ تمام حالات اور کوائف کا پتہ لے کر اور یہ تصدیق کر کے کہ یہ خبریں درست ہیں واپس آ گئے۔ بلکہ عبداللہ بن رواحہ اور ان کے ساتھیوں نے ایسی ہوشیاری سے کام لیا کہ خیبر کے قلعوں کے آس پاس گھوم کر اور اُسَیر بن رِزَام کی مجلس گاہوں کے پاس پہنچ کر خود اُسَیر اور اس کے ساتھیوں کی زبانی یہ سن لیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف یہ یہ تدبیریں کر رہے ہیں۔ انہی دنوں میں ایک غیر مسلم شخص خارجہ بن حُسَیل اتفاقاً خیبر کی طرف سے مدینہ میں آیا اور اس نے بھی عبداللہ بن رواحہ کی تصدیق کی اور کہا کہ میں اُسَیر کو ایسی حالت میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ وہ مدینہ پر حملہ آور ہونے کے لیے اپنے لاؤ لشکر کو جمع کر رہا تھا۔

اس تصدیق کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کی امارت میں تیس صحابہ کی ایک پارٹی خیبر کی طرف روانہ فرمائی اور گو روایات سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پارٹی کو کیا ہدایات دے کر روانہ فرمایا تھا مگر اس گفت وشنید سے جو خیبر میں عبداللہ بن رَوَاحہ اور اُسَیر بن رِزَام میں ہوئی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء یہ تھا کہ اُسَیر کو مدینہ میں بلا کر اس کے ساتھ کوئی ایسا سمجھوتہ کیا جائے جس سے اس فتنہ انگیزی کا سلسلہ رک جائے اور ملک میں امن وامان کی صورت پیدا ہو۔ اس خواہش میں آپؐ اس حد تک تیار تھے کہ اگر اُسَیر کو خیبر کے علاقہ کا امیر تک تسلیم کرنا پڑے تو تسلیم کر لیا جائے بشرطیکہ آئندہ کے لیے وہ مسلمانوں کے خلاف اپنی فتنہ انگیزی سے باز آ جائے۔

جب عبداللہ بن رواحہ کی پارٹی خیبر میں پہنچی تو سب سے پہلے انہوں نے اُسَیر بن رِزَام سے دوران گفتگو کے لیے امن وامان کا عہد لیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت خطرہ اس قدر بڑھ چکا تھا کہ مسلمان سمجھتے تھے کہ کہیں اس گفت وشنید کے درمیان ہی اُسَیر کی طرف سے کوئی غداری کی صورت نہ پیدا ہو جائے۔ اُسَیر نے اقرار کیا کہ ایسا نہیں ہو گا“ ٹھیک ہے معاہدہ کرتا ہوں۔ ”مگر ساتھ ہی اپنی شرم رکھنے کے لیے اسی قسم کا عہد عبداللہ بن رواحہ سے بھی لیا“ کہ وہ بھی ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ ”مگر عبداللہ بن رواحہ کی طرف سے اس معاملہ میں پہل ہونا ظاہر کرتا ہے کہ اصل خطرہ کس کی طرف سے تھا۔ بہرحال اس قول وقرار کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے اُسَیر سے گفتگو شروع کی جس کا مآل یہ تھا“ مقصد اس کا یہ تھا ”کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے ساتھ ایک امن وامان کا معاہدہ کرنا چاہتے ہیں تا کہ یہ آپس کی جنگ رک جائے اور اس کے لیے بہترین صورت یہ ہے کہ تم خود مدینہ میں چل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بالمشافہ بات کرو۔ اگر اس قسم کا معاہدہ ہو گیا تو مَیں امید کرتا ہوں کہ رسول اللہؐ تمہارے ساتھ احسان کا معاملہ کریں گے اور ممکن ہے کہ تمہیں خیبر کا باقاعدہ رئیس تسلیم کر لیا جائے۔ اُسَیر کو جو سخت جاہ طلب تھا یا یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے دل میں کوئی اَور نیت مخفی ہو یہ تجویز پسند آئی اور کم از کم اس نے یہ ظاہر کیا کہ مجھے یہ تجویز پسند ہے مگر ساتھ ہی اس نے خیبر کے یہودی عمائد کو جمع کر کے ان سے مشورہ مانگا کہ مسلمانوں کی طرف سے یہ تجویز پیش ہوئی ہے اس کے متعلق کیا کیا جائے۔ یہود نے جو اسلام کے خلاف عامیانہ عداوت میں اندھے ہو رہے تھے عام طور پر اس تجویز کی مخالفت کی اور اُسَیر کو اس ارادے سے باز رکھنے کی غرض سے کہا کہ ہمیں امید نہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں خیبر کا امیر تسلیم کریں۔ مگر اُسَیر جو حالات سے زیادہ واقف تھا اپنی بات پر قائم رہا اور کہنے لگا ”تم نہیں جانتے محمدؐ اس جنگ سے تنگ آیا ہوا ہے اور دل سے چاہتا ہے کہ جس طرح ہو اس لڑائی کا سلسلہ رک جائے۔

الغرض اُسَیر بنِ رزَام عبداللہ بن رَوَاحہ کی پارٹی کے ساتھ مدینہ چلنے کے لیے تیار ہو گیا اور عبداللہ بن رواحہ کی طرح خود اس نے بھی تیس یہودی اپنے ساتھ لے لیے۔ جب یہ دونوں پارٹیاں خیبر سے نکل کر ایک مقام قَرْقَرَہ

میں پہنچیں جو خیبر سے چھ میل کے فاصلہ پر تھا۔ تو اُسَیر کی نیت بدل گئی یا اگر اس کی نیت پہلے سے خراب تھی تو یوں سمجھنا چاہیے کہ اس کے اظہار کا وقت آ گیا۔ چنانچہ اس نے باتیں کرتے کرتے بڑی ہوشیاری کے ساتھ مسلمانوں کی پارٹی کے ایک معزز فرد عبداللہ بن اُنَیس انصاری کی تلوار کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ عبداللہ فوراً تاڑ گئے کہ اس بدبخت کے تیور بدلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے جھٹ اپنی اونٹنی کو ایڑ لگا کر اسے آگے کرلیا اور پھر اُسَیر کی طرف گھوم کر آواز دی کہ ’’اے دشمن خدا! کیا تم ہمارے ساتھ غداری کرنا چاہتے ہو؟‘‘ عبداللہ بن اُنَیس نے دو دفعہ یہ الفاظ دہرائے۔ مگر اُسَیر نے کوئی جواب نہیں دیا اور نہ ہی اس نے اپنی کوئی بریت کی بلکہ وہ سامنے سے جنگ کے لیے تیار تھا۔ یہ غالباً یہودیوں میں پہلے سے مقرر شدہ اشارہ تھا کہ ایسا موقع آئے تو سب مل کر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑیں۔ چنانچہ اسی جگہ عین راستہ میں مسلمانوں اور یہودیوں میں تلوار چل گئی۔‘‘ جنگ شروع ہوگئی۔ ’’اور گو دونوں پارٹیاں تعداد میں برابر تھیں اور یہودی لوگ پہلے سے ذہنی طور پر تیار تھے اور مسلمان بالکل بے ارادہ تھے۔‘‘ جنگ کا کوئی ارادہ نہیں تھا ان کا۔ ’’مگر خدا کا ایسا فضل ہوا کہ بعض مسلمان زخمی تو بیشک ہوئے مگر ان میں سے کسی جان کا نقصان نہیں ہوا لیکن دوسری طرف سارے یہودی اپنی غداری کا مزا چکھتے ہوئے خاک میں مل گئے۔ جب صحابہ کی یہ پارٹی مدینہ میں واپس پہنچی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حالات سے اطلاع ہوئی تو آپؐ نے مسلمانوں کے صحیح سلامت بچ جانے پر خدا کا شکر کیا اور فرمایا قَدۡ نَجَّاکُمُ اللّٰہُ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ۔ ’’شکر کرو کہ خدا نے تمہیں اس ظالم پارٹی سے نجات دی۔‘‘ اس واقعہ کے متعلق بعض مسیحی مورخین نے یہ اعتراض کیا ہے کہ گویا عبداللہ بن رواحہ کی پارٹی اُسَیر وغیرہ کو خیبر سے اسی نیت سے نکال کر لائی تھی کہ رستہ میں موقع پا کر انہیں قتل کر دیا جائے۔ مگر یہ اعتراض مغربی سینہ زوری کے ایک ناگوار مظاہرہ کے سوا کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔‘‘ جو چاہے ان کے دل میں وہ اسلام پہ اعتراض کرنے والے کہہ دیتے ہیں۔ ’’کیونکہ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے تاریخ میں اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ مسلمان اس نیت سے وہاں گئے تھے بلکہ غور کیا جاوے تو قطع نظر دوسرے شواہد کے صرف عبداللہ بن اُنَیس کے یہ الفاظ ہی کہ ’’اے دشمن خدا! کیا غداری کی نیت ہے؟‘‘ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ کہ ’’شکر کرو کہ خدا نے تمہیں اس ظالم پارٹی سے نجات دی۔‘‘ اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں کہ مسلمانوں کی نیت بالکل صاف اور پرامن تھی اور جو کچھ ہوا وہ محض اس غداری کا نتیجہ تھا جو یہودی لوگ حسب عادت مسلمانوں کے ساتھ کرنا چاہتے تھے مگر جسے خدا نے اپنے فضل سے خود انہی پر الٹا دیا۔‘‘ (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 739 تا 741) بہرحال یہ انجام ہوا اس سریہ کا۔

پھر سریہ عمرو بن امیہ ضَمُرِی ہے۔ یہ ابوسفیان کی طرف گیا تھا۔ ابن ہشام، ابن کثیر اور طبری وغیرہ نے اس سریہ کو 4 ہجری کے ضمن میں واقعہ رجیع کے بعد بیان کیا ہے لیکن ابن سعد نے اس سریہ کو 6 ہجری کے سرایا کے ذیل میں بیان کیا ہے اور زرقانی نے بھی ابن سعد کو ترجیح دیتے ہوئے 6 ہجری کے ذیل میں اس سریہ کو بیان کیا ہے۔

(ماخوذ از السیرۃ النبویہ لابن ہشام صفحہ 885 دارالکتب العلمیۃ بیروت)(السیرۃ النبویہ لابن کثیر جلد 3 صفحہ 135 مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت)(تاریخ الطبری جلد 2 صفحہ 79 دارالکتب العلمیۃ بیروت)(طبقات الکبریٰ جلد 2 صفحہ 71، 72 دارالکتب العلمیۃ بیروت)(زرقانی جلد 3 صفحہ 166 تا 169 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی سیرت خاتم النبیینؐ میں اس سریہ کو 6 ہجری میں بیان کیا ہے اور تفصیل میں لکھا ہے کہ ’’اس سریہ کی تاریخ کے متعلق مورخین میں اختلاف ہے۔ ابن ہشام اور طبری اسے 4ھ میں بیان کرتے ہیں مگر ابن سعد نے اسے 6ھ میں لکھا ہے اور علامہ قَسۡطَلَانِی اور زَرۡقَانِی نے ابن سعد کی روایت کو ترجیح دی ہے۔ لہٰذا‘‘ لکھتے ہیں کہ ’’میں نے بھی اسے 6ھ میں بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ ابن سعد کی روایت کے مفہوم کی تائید بیہقی نے بھی کی ہے مگر اس میں اس واقعہ کے زمانہ کا پتہ نہیں چلتا۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 743)

اس سریہ کی تفصیل یوں ہے کہ ابوسفیان نے قریش کے چند آدمیوں کو کہا کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اچانک قتل کر دے جب وہ بازاروں میں چلتے پھرتے ہوں۔ چنانچہ ابوسفیان کے پاس بادیہ نشینوں میں سے ایک آدمی ان کے گھر آیا اور اس نے کہا کہ تُو مجھے لوگوں میں سے سب سے زیادہ مضبوط دل والا پائے گا۔ میری گرفت ان سے زیادہ سخت ہے اور میں سب سے تیز بھاگ سکتا ہوں۔ اگر تُو میری مدد کرے تو میں ان کی طرف جاؤں گا یہاں تک کہ اچانک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر حملہ کر دوں اور میرے پاس ایک خنجر ہے جو گدھ کے پَر کی طرح ہے۔ اس سے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر حملہ کروں گا پھر میں کسی قافلے میں مل جاؤں گا اور بھاگ کر اس قوم سے آگے بڑھ جاؤں گا کیونکہ راستہ کا میں بہت ماہر ہوں۔ ابوسفیان نے کہا تُو ہی ہمارا ساتھی ہے۔ چنانچہ ابوسفیان نے اس کو اونٹ اور زادِ راہ دیا اور کہا اپنے کام کو پوشیدہ رکھنا۔ وہ رات کو نکلا اور اپنی سواری پر پانچ دن چلتا رہا اور چھٹی صبح وہ حرّہ میں پہنچا۔ حَرَّہ سیاہ پتھریلی زمین کو کہتے ہیں اور مدینہ دو حَرَّوں کے درمیان تھا۔ ایک مشرقی حَرَّہ اور ایک مغربی حَرَّہ۔ بہرحال پھر وہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوا۔ مدینہ پہنچ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھنے لگا یہاں تک کہ اس کو آپ کے متعلق بتایا گیا تو اس نے اپنی سواری کو باندھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنو عبدالاشہل کی مسجد میں تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا: یقیناً اس آدمی کا دھوکہ دینے کا ارادہ ہے۔ پہچان گئے اس کی حالت سے اور اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے ارادے کے درمیان میں حائل ہے۔

چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے کے لیے چلا تو اُسَید بن حُضَیر نے اس کو اس کی چادر کے اندر والے کنارے سے پکڑ کر کھینچا تو اچانک اس کے ہاتھ سے خنجر گر پڑا اور وہ پکارنے لگا میرا خون میرا خون یعنی میری جان بخشی کر دو۔ پکڑا گیا۔ حضرت اُسَید نے اس کو گردن سے پکڑا پھر اس کو چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا مجھے سچ سچ بتاؤ کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا میں امان طلب کرتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے۔ اس نے اپنا کام اور جو کچھ ابوسفیان نے اس کے لیے مقرر کیا بتایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھوڑ دیا اور اس شفقت پہ وہ مسلمان ہوگیا اور کہنے لگا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں لوگوں سے نہیں ڈرتا تھا لیکن جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میری عقل چلی گئی اور میرا دل کمزور ہوگیا۔ پھر میں اپنے اس ارادے پر آگاہ ہوا جو میرا عزم تھا جس کے بارے میں کئی سوار کوشش کر چکے تھے مگر کوئی کامیاب نہ ہوا۔ میں نے جان لیا کہ آپؐ کی حفاظت کی گئی ہے اور یقیناً آپؐ حق پر ہیں یعنی اللہ تعالیٰ آپؐ کی حفاظت کرتا ہے اور ابوسفیان کا لشکر شیطان کا لشکر ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے۔ پھر وہ آدمی چند دن ٹھہرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر چلا گیا۔ اس کے بعد اس آدمی کا کوئی ذکر نہیں سنا گیا۔ تاریخ میں بعد میں اس کا ذکر نہیں آتا۔

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 6 صفحہ 123 دارالکتب العلمیۃ بیروت)(ماخوذ از فرہنگ سیرت صفحہ 101-102 زوار اکیڈمی کراچی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عَمرو بن امیہ اور سَلَمہ بن اسلم کو ابوسفیان بن حرب کی طرف بھیجا اور فرمایا اگر تم دونوں اس کو غفلت کی حالت میں پاؤ تو اس کو قتل کر دینا۔

وہ یہ ارادے کر رہا ہے تو پھر ٹھیک ہے اس کا علاج بھی یہی ہے کہ اس کو ختم کر دیا جائے تا کہ یہ جھگڑا ختم ہو۔ ابن ہشام نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ کے ساتھ جَبَّار بن صَخۡر انصاری کو بھیجا تھا۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام صفحہ 885 دارالکتب العلمیۃ بیروت)(طبقات الکبریٰ جلد 2 صفحہ 72 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

پس یہ دونوں وہاں سے چلے یہاں تک کہ مکہ کے قریب پہنچ گئے اور ان دونوں نے اپنے دونوں اونٹوں کو یَأۡجَجۡ کی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں چھپا دیا جو مکہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر تھی۔ پھر رات کو مکہ میں داخل ہوئے۔ جَبَّار یا سَلَمہ نے عمرو کو کہا کاش کہ ہم بیت اللہ کا طواف کر لیتے اور دو رکعت نماز پڑھ لیتے۔ عمرو نے کہا یہ لوگ جب رات کا کھانا کھا لیتے ہیں تو اپنے صحنوں میں بیٹھ جاتے ہیں۔ اگر وہ مجھے دیکھیں گے تو پہچان لیں گے۔ میں مکّہ میں سفید اور سیاہ گھوڑے سے بھی زیادہ مشہور ہوں یعنی مجھے بہت لوگ جانتے ہیں۔ ان کو میری پہچان ہے۔ عمرو کے ساتھی نے کہا کہ ہرگز نہیں۔ ان شاء اللہ ہم جائیں گے۔ عمرو نے بیان کیا کہ اس نے میری بات ماننے سے انکار کر دیا تو پھر ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور نماز پڑھی۔ چلے گئے۔ پھر کہتے ہیں کہ ہم ابوسفیان کا ارادہ کر کے نکلے۔ جس مقصد کے لیے آئے تھے اُسے پورا کرنے کے لیے نکلے۔ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم مکہ میں چل رہے تھے کہ اچانک مکہ والوں میں سے ایک آدمی نے مجھے دیکھ کر پہچان لیا۔ ابن سعد نے بیان کیا ہے کہ وہ معاویہ بن ابی سفیان تھا جس نے پہچانا تھا تو معاویہ نے کہا اللہ کی قسم! عمرو بن امیہ کسی شر کے لیے ہی آیا ہے۔ اس نے قریش کو بتا دیا۔ چنانچہ وہ عمرو سے خوفزدہ ہو گئے۔ قریش کو جب پتہ لگا تو خوفزدہ ہوئے اور تلاش کرنے کے لیے نکل پڑے۔ عمرو کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ساتھی کو کہا کہ جلدی بھاگ چلو۔ چنانچہ ہم نکل کر تیزی سے دوڑنے لگے یہاں تک کہ ہم ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اور وہ ہماری تلاش میں نکلے اور ہم پہاڑ پر چڑھ گئے تھے۔ وہ ہم سے مایوس ہو گئے تو ہم واپس آئے اور پہاڑ کی ایک غار میں داخل ہو گئے۔ ہم نے اس میں رات گزاری اور ہم نے پتھر لیے اور اپنے اردگرد ترتیب سے جوڑ لیے۔ جب صبح ہوئی تو ہمارے پاس قریش کا ایک آدمی آیا۔ وہاں دیکھا کہ قریش کا ایک آدمی پھر رہا تھا۔ ابن سعد کے نزدیک وہ عبید اللہ بن مالک بن عُبَید اللہ تَیۡمِی تھا۔ لیکن ابن اسحاق کے نزدیک وہ عثمان بن مالک یا عبداللہ تھا۔ بہرحال کہتے ہیں کہ وہ اپنے گھوڑے کو ہانک رہا تھا۔ وہ ہمارے پاس غار کے اردگرد تھا اور ہم غار میں تھے۔ چنانچہ میں نے کہا کہ اگر اس نے ہمیں دیکھ لیا تو یہ چیخ پڑے گا اور ہم پکڑے جائیں گے اور قتل کر دیے جائیں گے یعنی وہ کفار کو بلا لے گا۔ کہتے ہیں میرے پاس خنجر تھا جو میں نے ابوسفیان کے لیے تیار کر رکھا تھا۔ میں نے نکل کر اس کے سینے پر ایک وار کیا۔ وہ چیخا تو اہلِ مکہ نے اس کی آواز سن لی۔ میں واپس لوٹ آیا اور غار میں داخل ہوگیا اور لوگ اس کے پاس تیزی سے دوڑتے ہوئے آئے اور وہ زندگی کے آخری لمحات میں تھا۔ چنانچہ انہوں نے اس سے پوچھا کہ تجھے کس نے مارا تھا تو اس نے کہا عمرو بن امیہ نے اور اس پر موت غالب آ گئی اور وہ اسی جگہ پر مر گیا اور ہماری جگہ نہ بتا سکا۔


ارشاد باری تعالیٰ

خُذِ الۡعَفۡوَ وَاۡمُرۡ بِالۡعُرۡفِ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰہِلِیۡنَ

(الاعراف:200)

عفو اختیار کر اور معروف کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کر

طالب دعا: مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)



ارشاد باری تعالیٰ

کُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا ۚ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ

(الاعراف:32)

ترجمہ: کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

طالب دعا: محمد منیر احمد ولد مکرم غلام محمد سنوری صاحب مرحوم وافراد خاندان (صدر جماعت احمدیہ کامار یڈی)

ایک روایت میں ہے کہ جب انہوں نے اس کو پایا تو اس میں اتنی طاقت نہ تھی کہ مکہ والوں کو ہماری جگہ بتا سکتا۔عمرو بن امیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ساتھی کو کہا کہ تُو اپنی جان بچا کر بھاگ جا۔اب تم اپنے اونٹ کے پاس جاؤ اور اس پر بیٹھ کر چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ چلے گئے۔عمرو بن امیہ کہتے ہیں کہ پھر اس کے بعد میں چلا یہاں تک کہ ضَجْنَان پہنچ گیا۔ضَجنان مکہ سے ایک بَرِیْد یعنی بارہ میل کے فاصلے پر ایک پہاڑ تھا۔کہتے ہیں پھر میں نے ایک پہاڑ کی طرف پناہ لی اور ایک غار میں داخل ہو گیا۔عمرو کہتے ہیں پھر میں وہاں سے نکلا یہاں تک کہ عَرُج میں آگیا۔عَرَج بھی مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک گھاٹی تھی جہاں قافلے ٹھہرتے تھے۔پھر میں سواری پر سوار ہو کر چلا یہاں تک کہ جب میں نَقِیْع میں پہنچا۔نقیع مدینہ سے دو راتوں کی مسافت پہ ایک جگہ تھی۔ابن ہشام کی سیرت میں یہ فاصلہ لکھا ہوا ہے۔تو قریش کے مشرکین میں سے دو آدمی مدینہ کی طرف آرہے تھے جن کو قریش نے جاسوس بنا کر بھیجا تھا کہ وہ دیکھیں اور حالات و واقعات کی جستجو کریں۔مَیں نے ان دونوں کو کہا تم اپنے آپ کو قیدی بنانے کے لیے میرے حوالے کر دو۔ان دونوں نے انکار کر دیا۔مَیں نے ان دونوں میں سے ایک کو تیر مار کر قتل کر دیا اور دوسرے نے اپنے آپ کو حوالے کر دیا۔میں اس کو باندھ کر مدینہ لے کر آیا۔حوالے اسی طرح نہیں ہو گیا بلکہ دونوں کی وہاں جنگ ہوئی تھی، تیر اندازی ہوئی تھی آپس میں۔بہرحال عَمرو بنِ اُمَیَّہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حالات و واقعات بتانے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے تھے۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عَمرو بنِ اُمَیَّہ کے لیے خیر کی دعا کی۔

(ماخوذ از سبل الھدی جلد 6 صفحہ 123 تا 125 دار الکتب العلمیۃ بیروت)(فرہنگ سیرت صفحہ 319، 198، 56 زوار اکیڈمی کراچی)(زرقانی جلد 3 صفحہ 228 دار الکتب العلمیۃ بیروت)(السیرۃ النبویہ لابن ہشام صفحہ 886 حاشیہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اس سریہ کے سال کے بارے میں بعض مختلف روایات ہیں۔ابن ہشام، ابن کثیر اور طبری وغیرہ نے اس سریہ کو 4 ہجری میں بیان کرتے ہوئے اس ضمن میں حضرت خُبَیب بن عَدِی کی لاش کو لکڑی سے اتارنے کا ذکر کیا ہے۔حضرت خُبَیب واقعہ رجیع میں قید ہو کر مکہ میں فروخت کئے گئے تھے اور قریش نے ان کو لکڑی پر باندھ کر شہید کیا تھا لیکن ابن سعد نے عَمرو بنِ اُمَیَّہ کے سَرِیَّہ کے ضمن میں لاش کو لکڑی سے اتارنے کا ذکر نہیں کیا اور ابنِ سعد کی روایت اس بارے میں زیادہ بہتر لگتی ہے کیونکہ حضرت خُبَیبؓ کی لاش کے اتارنے کے لیے ایک اَور پارٹی کے جانے کا ذکر کتب میں علیحدہ ملتا ہے۔زرقانی نے بھی یہی موقف اختیار کیا ہے اور عَمرو بنِ اُمَیَّہ کے سریہ کے آخر میں لکھا ہے کہ خُبَیب بن عدی کی لاش کے اتارنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زُبیر اور مقداد کو بھیجا تھا۔

(ماخوذ از زرقانی جلد 3 صفحہ 169 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اس بارے میں سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی جو لکھا ہے اس میں عمرو بن امیہ کے اس سَرِیّے کے ضمن میں خُبَیب بن عدی کی لاش کو لکڑی سے اتارنے والے واقعہ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔اس کی تفصیل اس طرح آپ نے لکھی ہے کہ ”غزوہ احزاب کی ذلت بھری ناکامی کی یاد نے قریش مکہ کے تن بدن میں آگ لگا رکھی تھی اور طبعاً یہ قلبی آگ زیادہ تر ابوسفیان کے حصہ میں آئی تھی جو مکہ کا رئیس تھا اور احزاب کی مہم میں خاص طور پر ذلت کی مار کھا چکا تھا۔کچھ عرصہ تک ابوسفیان اس آگ میں اندر ہی اندر جلتا رہا مگر بالآخر معاملہ اس کی برداشت سے نکل گیا اور اس آگ کے مخفی شعلے باہر آنے شروع ہو گئے۔طبعاً کفار کی سب سے زیادہ عداوت بلکہ درحقیقت اصل عداوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ تھی۔اس لیے اب ابوسفیان اس خیال میں پڑ گیا کہ جب ظاہری تدبیروں اور حیلوں کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا تو کیوں نہ کسی مخفی تدبیر سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خاتمہ کر دیا جائے۔وہ جانتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد کوئی خاص پہرہ نہیں رہتا بلکہ بعض اوقات آپؐ بالکل بے حفاظتی کی حالت میں اِدھر اُدھر آتے جاتے۔شہر کے گلی کوچوں میں پھرتے۔مسجد میں روزانہ کم از کم پانچ وقت نمازوں کے لیے تشریف لاتے اور سفروں میں بالکل بے تکلفانہ اور آزادانہ طور پر رہتے ہیں۔اس سے زیادہ اچھا موقع کسی کرایہ دار قاتل کے لیے کیا ہو سکتا تھا؟ یہ خیال آنا تھا کہ ابوسفیان نے اندر ہی اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی تجویز پختہ کرنی شروع کر دی۔

جب وہ پورے عزم کے ساتھ اس ارادے پر جم گیا تو اس نے ایک دن موقع پا کر اپنے مطلب کے چند قریشی نوجوانوں سے کہا کہ ”کیا تم میں سے کوئی ایسا جوانمرد نہیں جو مدینہ میں جا کر خفیہ خفیہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کام تمام کر دے؟ تم جانتے ہو کہ محمد کھلے طور پر مدینہ کی گلی کوچوں میں پھرتا ہے۔“ ان نوجوانوں نے اس خیال کو سنا اور لے اڑے۔“ ان کو یہ پسند آیا۔”ابھی زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ ایک بدوی نوجوان ابوسفیان کے پاس آیا اور کہنے لگا ”میں نے آپ کی تجویز سنی ہے اور میں اس کے لیے حاضر ہوں۔“ جس طرح پہلے یہ واقعہ بیان ہوا۔اس واقعہ کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی بیان کیا ہے۔اس نے یہ بھی کہا کہ ”میں ایک مضبوط دل والا اور پختہ کار انسان ہوں جس کی گرفت سخت اور حملہ فوری ہوتا ہے۔اگر آپ مجھے اس کام کے لیے مقرر کر کے میری مدد کریں تو میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے کی غرض سے جانے کے لیے تیار ہوں اور میرے پاس ایک ایسا خنجر ہے جو شکاری گدھ کے مخفی پروں کی طرح رہے گا۔سو میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر حملہ کروں گا اور پھر بھاگ کر کسی قافلہ میں مل جاؤں گا اور مسلمان مجھے پکڑ نہیں سکیں گے۔“ وہی واقعہ جو پہلے بیان ہوا ہے۔اسی کو اس نے بیان کیا ہے اور آپ نے بھی اس کو دوبارہ لکھا ہے۔پھر کہنے لگا کہ ”اور میں مدینہ کے رستہ کا بھی خوب ماہر ہوں۔“ ابوسفیان نے کہا۔”بس بس تم ہمارے مطلب کے آدمی ہو۔“ اس کے بعد ابوسفیان نے اسے ایک تیز رو اونٹنی اور زادِ راہ وغیرہ دے کر رخصت کیا اور تاکید کی کہ اس راز کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دینا۔

مکہ سے رخصت ہو کر یہ شخص دن کو چھپتا ہوا اور رات کو سفر کرتا ہوا مدینہ کی طرف روانہ ہوا اور چھٹے دن مدینہ پہنچ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ لیتے ہوئے سیدھا قبیلہ بنی عبد الاشہل کی مسجد میں پہنچا۔جہاں آپؐ اس وقت تشریف لے گئے ہوئے تھے۔چونکہ ان ایام میں نئے سے نئے آدمی مدینہ میں آتے رہتے تھے اس لیے کسی مسلمان کو اس کے متعلق شبہ نہیں ہوا۔مگر جونہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی طرف آتے دیکھا“ مسجد میں تشریف لے گئے تھے ”آپؐ نے فرمایا یہ شخص کسی بری نیت سے آیا ہے۔وہ یہ الفاظ سن کر اور بھی تیزی کے ساتھ آپؐ کی طرف بڑھا مگر ایک انصاری رئیس اُسَید بن حُضَیر فوراً لپک کر اس کے ساتھ لپٹ گئے اور اس جدوجہد میں ان کا ہاتھ اس کی چھپی ہوئی خنجر پر جا پڑا جس پر وہ گھبرا کر بولا ”میرا خون میرا خون“۔“ یہاں انہوں نے مزید تفصیل لکھی ہے کہ صرف چادر نہیں کھینچی تھی بلکہ باقاعدہ آپ نے اس کو پکڑنے کی کوشش کی تھی جس کی وجہ سے پھر اس کا خنجر اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔بہرحال اس نے پھر یہ آواز بلند کی کہ بخش دو مجھے۔”جب اسے مغلوب کر لیا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ ”سچ سچ بتاؤ تم کون ہو اور کس ارادے سے آئے ہو؟“ اس نے کہا میری جان بخشی کی جائے تو میں بتا دوں گا۔“ پھر اس نے جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے ساری کہانی سنائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ ٹھیک ہے تمہیں معاف کر دیا جائے گا۔اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر دیا“ ……اور یہ بھی بتایا کہ ابوسفیان نے اس سے اس قدر انعام کا وعدہ کیا تھا۔اس کے بعد یہ شخص چند دن تک مدینہ میں ٹھہرا اور پھر اپنی خوشی سے مسلمان ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہو گیا۔

ابوسفیان کی اس خونی سازش نے اس بات کو آگے سے بھی زیادہ ضروری کر دیا کہ مکہ والوں کے ارادے اور نیت سے آگاہی رکھی جائے۔چنانچہ آپؐ نے اپنے دو صحابی عمرو بن امیہ ضَمْرِی اور سلمہ بن اسلم کو مکہ کی طرف روانہ فرمایا اور ابوسفیان کی اس سازش قتل اور اس کی سابقہ خون آشام کارروائیوں کو دیکھتے ہوئے انہیں اجازت دی کہ اگر موقع پائیں تو بیشک اسلام کے اس حربی دشمن کا خاتمہ کر دیں مگر جب امیہ اور ان کا ساتھی مکہ میں پہنچے تو قریش ہوشیار ہو گئے اور یہ دو صحابی اپنی جان بچا کر مدینہ کی طرف واپس لوٹ آئے۔راستہ میں انہیں قریش کے دو جاسوس مل گئے جنہیں رؤساء قریش نے مسلمانوں کی حرکات و سکنات کا پتہ لینے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کا علم حاصل کرنے کے لیے بھیجا تھا۔اور کوئی تعجب نہیں کہ یہ تدبیر بھی قریش کی کسی اور خونی سازش کا پیش خیمہ ہو مگر خدا کا فضل ہوا کہ امیہ اور سلمہ کو ان کی جاسوسی کا پتہ چل گیا جس پر انہوں نے ان جاسوسوں پر حملہ کر کے انہیں قید کر لینا چاہا مگر انہوں نے سامنے سے مقابلہ کیا۔چنانچہ اس لڑائی میں ایک جاسوس تو مارا گیا اور دوسرے کو قید کر کے وہ اپنے ساتھ مدینہ میں واپس لے آئے۔“

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 741 تا 743)

باقی انشاء اللہ آئندہ۔

پاکستان کے حالات کے لیے میں دعا کے لیے کہتا رہتا ہوں۔اس میں تو اَب بعض دفعہ بہت زیادہ شدت آجاتی ہے اور انتظامیہ اور حکومت بھی لگتا ہے کہ شدت پسند مولویوں کے ہاتھوں میں کھلونا بنی ہوئی ہے۔پہلے تو یہ خبریں ہی آتی تھیں کہ مسجد کا منارہ گرا دیا یا محراب گرا دی۔ان کو یہ اعتراض تھا لیکن اب ڈسکہ میں کل انہوں نے سڑک بنانے کے بہانے پہلے نوٹس بھیجا کہ اتنی جگہ ہم لیں گے اور وہاں بلڈوزر پھیر کے جگہ صاف کریں گے اس سے مسجد کا تھوڑا سا حصہ غسل خانے وغیرہ آتے تھے لیکن جب بلڈوزر لے کر آئے تو انہوں نے مولویوں کے کہنے پر ساری مسجد کو مسمار کر دیا اور شہید کر دیا۔یہ مسجد پرانی بنی ہوئی ہے۔پارٹیشن سے پہلے کی بنی ہوئی تھی اور حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے شاید بنوائی تھی۔بہرحال یہ آجکل اب اس حد تک بڑھ گئے ہیں اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان کی جلد پکڑ کے سامان پیدا فرمائے اور ان کے مکر ان لوگوں پر الٹائے۔

اس لیے احمدیوں کو خاص طور پہ پاکستان کے احمدیوں کو بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔اس طرف توجہ دیں۔اسی طرح فلسطین کے بارے میں بھی جو معاہدہ ہو رہا ہے کبھی کہتے ہیں ہو گیا کبھی کہا جاتا ہے نہیں ہوا۔معاہدے کے بعد پھر واقعات ہو رہے ہیں۔تو اس بات پہ بعض لوگ بے جا خوشی کا اظہار کرنے لگ گئے ہیں لیکن ان کو سمجھنا چاہیے کہ دجالی طاقتوں کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔یہ کہتے کچھ ہیں کرتے کچھ ہیں اس لیے اتنی زیادہ خوش فہمی کی ضرورت نہیں ہے، ان کے لیے بھی دعاؤں کی ضرورت ہے اور مسلمانوں کو عقل سے کام لے کر اپنے حق حاصل کرنے کی طرف بھی کوشش کرنی چاہیے۔اللہ تعالیٰ مسلم قوم کو بھی اس کی عقل دے۔


### ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب تمہاری طرف کوئی ایسا شخص رشتہ بھیجے جس کے دین اور اخلاق تم کو پسند ہوں تو اس رشتہ کو قبول کر لیا کرو، اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہو جائے گا

(ترمذی، کتاب النکاح، باب اذا جاءکم من ترضون دینہ)

طالبِ دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)



### ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لے یعنی بسم اللہ پڑھے اگر شروع میں بھول جائے تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ پڑھ لے

(ترمذی، کتاب الاطعمۃ)

طالبِ دُعا: خورشید احمد گنائی صاحب و اہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

اس وقت میں چند مرحومین کا ذکر کروں گا اور بعد میں جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ پہلا ذکر ہے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کا یہ ربوہ میں صدر انجمن احمدیہ کے ناظر دیوان تھے۔ یہ گیارہ جنوری کو ستتر سال کی عمر میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم موصی تھے پیدائشی احمدی تھے اور ان کے دادا شیخ محمد دین صاحب نے 1938ء میں بیعت کی تھی۔ کتھانگل تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور سے ان کا تعلق تھا۔

شیخ مبارک صاحب نے بی اے بی ایڈ تعلیم حاصل کرنے کے بعد 66ء سے 81ء تک تقریباً پندرہ سال بطور استاد تعلیم الاسلام ہائی سکول خدمت کی۔ بعد میں جب 73ء میں سکول نیشنلائزڈ ہو گئے تھے تو اس کے بعد پھر انہوں نے بعض دوسرے سکولوں میں بھی حکومت کی سروس کی۔ تدریس کے فرائض انجام دیے اور بہر حال چالیس سال تک ان کا جماعت کی خدمت کا عرصہ ہے۔ خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں انہوں نے وقف کو پیش کیا۔ 1982ء میں انہوں نے وقف قبول فرمایا ان کا اور پھر 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے صد سالہ جوبلی میں ان کو نائب وکیل کے طور پر تعینات فرمایا۔ پھر نائب وکیل المال کے طور پر ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ ایڈیشنل ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ کی توفیق ملی۔ پھر ناظر بیت المال کے طور پہ بھی انہوں نے کام کیا۔ پھر اس کے بعد ناظر دیوان کے طور پر، ناظر رشتہ ناطہ کے طور پر ایک لمبا عرصہ ان کو جماعت کی خدمت کی توفیق ملی اور اسی طرح ذیلی تنظیموں میں انصار اللہ کے مختلف عہدوں پر قائد اور خدام الاحمدیہ کے مہتمم رہے۔

حسان محمود صاحب ان کے بھانجے اور داماد ہیں، مربی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنا اور مالی معاملات میں دخل نہیں دینا۔ یہ نصیحت کیا کرتے تھے مربیان کو۔ کہتے ہیں کہ نمازوں کا خصوصی اہتمام کرتے۔ آخری عمر تک نمازوں کی ادائیگی مسجد میں جا کے ادا کرنے کی کوشش کرتے اور ہمیشہ جماعتی اور نجی محفلوں میں خلافت سے اپنا تعلق رکھنے کی تاکید کرتے اور ہمیشہ یہ دعا کرتے کہ میری اولاد کو بھی خلافت سے جوڑے رکھے اور پھر یہ کہتے ہیں کہ میں تو ہر بات خلیفۃ المسیح کو لکھتا ہوں۔ چھپاتا نہیں ہوں اور غلطی ہو گئی تب بھی لکھ دیتا ہوں تا کہ اس کی اصلاح ہو جائے اور مجھے فائدہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف کو انہوں نے خوب نبھایا ہے۔ مَیں نے بھی دیکھا ہے، میں بھی جب انجمن میں تھا تو انہوں نے میرے ساتھ بھی کام کیا ہے۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی ایک مثال تھے۔ سادہ رہنا سادگی سے زندگی گزارنا اور اپنا وقت پورا دینا۔ اکثر یہ ہوتا تھا کہ دورہ کیا ہے اور دورہ کر کے واپس آئے ہیں۔ دفتر اٹینڈ کیا اور شام کو پھر دورے پہ چلے گئے اور یہی کوشش ہوتی تھی کہ مجھے خدمت کا موقع ملتا رہے۔ ان کے بچوں میں سے کبھی کسی نے آرام کا مشورہ دیا۔ بیمار بھی ہو گئے تھے تو انہوں نے کہا کہ میری ریٹائرمنٹ میری وفات پر ہی ہوگی۔ دفتر کے کارکنان بھی ان سے بہت خوش تھے۔ کہتے ہیں ہمیشہ ہمارا، ہماری ذاتی ضروریات کا بھی خیال رکھتے۔ ہر بات کا جائزہ لیتے اور اسے پورا کرنے کی کوشش کرتے۔ اسی طرح انہوں نے لکھا ہے کہ مطالعہ کا بہت شغف تھا اور کہتے ہیں میں نے دیکھا ہے گھر میں ہر وقت مطالعہ کر رہے ہوتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور ملفوظات کا گہرا مطالعہ کیا ہوا تھا اور بچوں کو بھی اس کی تاکید کرتے تھے۔ جماعتی قواعد اور ضوابط کا ان کو بہت زیادہ علم تھا اور فیصلہ لینے کی قوت بھی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو صلاحیتوں سے نوازا ہوا تھا۔ انجمن کے قواعد کی جب revision ہوئی ہے تو اس وقت یہ بھی کمیٹی میں تھے اور بڑی صائب رائے دیا کرتے تھے۔

کراچی کے انسپکٹر بیت المال سید داؤد احمد ہیں۔ کہتے ہیں تیئس سال کا عرصہ نظارت مال آمد میں شیخ صاحب کے زیر نگرانی کام کیا۔ بڑے ہی پیارے انداز میں ہم سے کام لیتے۔ جہاں غلطی ہوتی وہاں سمجھاتے۔ جہاں اچھا کام کرتے حوصلہ افزائی فرماتے۔ دفتر کا ہر کارکن یہی سمجھتا کہ مجھ سے شیخ صاحب کا خاص تعلق ہے۔ ہر کارکن کی گھریلو اور فیلڈ کی پریشانیوں پر نظر رکھتے اور جس قدر ممکن ہوتا تعاون کرتے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کی چھ بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ ایک اہلیہ ہیں۔

دوسرا ذکر مکرم محمد منیر ادلبی صاحب کا ہے جن کی گذشتہ دنوں چھہتر سال کی عمر میں وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ ان کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہیں جو سب قطر میں مقیم ہیں۔

مسلم دروبی صاحب کہتے ہیں کہ ان کے ذریعہ ہی میں نے اور میرے بھائی نے احمدیت قبول کی۔ وہ فعال مبلغ، مقرر، دانشور اور احمدی تبلیغی علوم کے مصنف تھے۔ 1984ء کے شروع میں بیعت کی۔ جب انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تو پھر یہاں لندن میں لمبا عرصہ قیام کیا اور لقاء مع العرب کے کچھ پروگراموں اور بعض دیگر پروگراموں کا ترجمہ بھی کیا۔ انہوں نے دس سے زیادہ کتابیں لکھیں جن میں سے سات کتب جماعت احمدیہ کی تبلیغ پر مشتمل مضامین کے بارے میں ہیں۔ دیر سے آئے لیکن بہت کام کر گئے۔ شام جماعت میں سیکرٹری تبلیغ اور سیکرٹری تعلیم و تربیت کے طور پر خدمت کی۔ درجنوں احباب نے ان کے ذریعہ بیعت کی۔ حوش عرب کی بستی میں احمدیت ان کے ذریعہ سے آئی۔ اس بنا پر احمدیت کے مخالفین نے ایک دفعہ ان کی کار کو بھی آگ لگا دی۔ ان کے مناظروں اور تبلیغی نشستوں کی وجہ سے حکام کے پاس شکایت کی گئی جس کی وجہ سے وہاں حوش عرب کی بستی کے بعض افراد کے ساتھ 1989ء میں سابقہ حکومت کی جیلوں میں کئی مہینے قید رہے۔ شام کے حالات خراب ہونے کے بعد اپنے بچوں کے ساتھ قطر چلے گئے۔

صدر جماعت سیریا وسیم صاحب لکھتے ہیں۔ کئی کتابیں تصنیف کیں جن سے احمدی کتب خانہ مالا مال ہوا۔ احمدی تعلیمات کو انہوں نے سادہ انداز میں واضح طور پر پیش کیا۔ ان کی وجہ سے بہت سے لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔

باسل ادلبی صاحب کہتے ہیں آپ نے اپنی پوری زندگی احمدیت کی خدمت میں گزاری اور خلافت کے عاشق تھے اور خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے لیے انہوں نے انگریزی سے عربی میں ترجمانی کی۔ احمدیت کے مجاہد تھے۔ انہوں نے احمدیت کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی اور سیریا میں موجود بہت سے احمدیوں کی ہدایت کا سبب بنے۔ تبلیغ کے لیے انہوں نے مختلف ممالک کا سفر بھی کیا۔ 2013ء میں سیریا کے بحران کی وجہ سے قطر منتقل ہو گئے اور وہاں فیس بک پر احمدیت اور خلافت کے بارے میں لکھتے رہے اور دلچسپی رکھنے والوں سے رابطے میں رہتے۔ آپ ایک فصیح مقرر تھے اور قرآن و سنت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کی صداقت کے دلائل اور شواہد پر گہری نظر رکھتے تھے۔ انہوں نے خلافت کی عظمت اور دفاع میں انگریزی سے عربی میں متعدد کتب کا ترجمہ بھی کیا۔ انہوں نے اپنی ذات، زبان، قلم اور زندگی کو احمدیت کی تبلیغ اور دفاع کے لیے وقف کر دیا تھا۔ اپنے موقف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کی صداقت پر ایمان کی وجہ سے اپنے خاندان اور دمشق کے معاشرے کی طرف سے بہت سے صدمات بھی برداشت کرنے پڑے۔

نظار عجیب صاحب کہتے ہیں مجھے ادلبی صاحب کے ذریعہ احمدیت سے تعارف ہوا۔ مکرم خالد عزام صاحب نے آپ کی دجال کے بارے میں ایک کتاب کہیں سے حاصل کی۔ مجھے یہ کتاب بہت اچھی لگی اور اس نے میرے سارے مفاہیم بدل ڈالے۔ اس کے بعد میں نے ان کی کتاب ''قتل مرتد'' اور پھر ''جِنّوں'' کے بارے میں پڑھی اور ان سے فون پر رابطہ کیا۔ پھر میں نے اور خالد عزام صاحب نے بیعت کر لی۔ مرحوم کو علم ہوا تو بہت خوش ہوئے۔

ڈاکٹر عمران رحمان صاحب صدر جماعت قطر کہتے ہیں۔ انتہائی منکسر المزاج تھے اور نظام جماعت سے ہمیشہ مضبوط تعلق رکھتے تھے۔ خلافت سے آپ کی محبت اور اطاعت بہت غیر معمولی تھی۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ یہاں خطبات سنتے اور میرے باقی پروگرام بھی دیکھتے اور اس کا بہت اظہار کرتے تھے۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے۔ اس بات کو یقینی بناتے کہ ان کے چندے سب سے پہلے ادا ہوں۔ کہتے ہیں وفات سے کچھ روز قبل بھی انہوں نے مجھے اور مربی صاحب کو اور سیکرٹری مال کو اپنے گھر بلایا اور انہوں نے کہا وقف جدید کا چندہ ادا کرنا ہے وہ آ کے لے لیں۔ غلط رپورٹوں کی وجہ سے وہاں بھی ان کو سیکیورٹی حکام نے طلب کیا لیکن پھر چھوڑ دیا۔

پھر کسی نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ کو شام کے ٹی وی پروگراموں میں متعدد بار مدعو کیا گیا جہاں آپ نے اسلام میں مرتد کی سزا کی ممانعت پر ممتاز علماء سے بحث کی۔ اس بات پر آپ کو جان سے مارنے کی دھمکیاں بھی موصول ہوئیں جن میں سے کچھ آن لائن شائع بھی ہوئیں۔ آپ ایک فیس بک صفحہ بھی چلاتے تھے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباسات شیئر کیے جاتے تھے جسے احمدی اور غیر احمدی دونوں ہی فالو کرتے تھے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی، اپنی آخری سانس تک اپنے قلم اور الفاظ کے ساتھ ثابت قدم رہتے ہوئے گزاری۔ ان کی بنیادی فکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانا اور دنیا میں اللہ کا سچا دین پھیلانا تھا۔ جہاں بھی موقع ملتا وہاں بیٹھ کر گفتگو کو احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آپؑ کے پیغام کی تبلیغ کی طرف موڑنے کا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے بچوں کو بھی نیکیوں پہ قائم رکھے۔ درجات بلند فرمائے۔

تیسرا ذکر عبدالباری طارق صاحب کا ہے جو کمپیوٹر سیکشن وقف جدید ربوہ کے انچارج تھے۔ ان کی گذشتہ دنوں وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

صدر صاحب وقف جدید نے لکھا ہے کہ احمدیت کا نفوذ ان کے پڑدادا مکرم چودھری محمد یار صاحب ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے ذریعہ ہوا۔ انہوں نے 1903ء میں ایک خط کے ذریعہ بیعت کر کے احمدیت قبول کی۔ مرحوم کے دادا چودھری غلام قادر صاحب پیدائشی احمدی تھے۔ انہوں نے ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس کی تعلیم پائی۔ پھر کراچی میں ملازمت کرتے رہے۔ پھر ان کو کینسر کی بیماری ہوگئی اور اس سے صحت یاب ہوئے۔ پھر دوبارہ کینسر عود کر آیا۔ پھر انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں لکھا۔ انہوں نے ان کو ہومیو پیتھک دوائی بھیجی اور باقی ہومیو علاج بھی ان کو کہا۔ ساتھ ہی انہوں نے وقف کی بھی درخواست کی تھی جسے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمایا اور ان کو تحریک جدید میں بھیج دیا۔ پھر وقف جدید میں ان کی تقرری ہوگئی۔ تمام دفاتر کو کمپیوٹرائز کرنے کے علاوہ جماعت کے دیگر ادارہ جات جو ہیں وہاں بھی بہت کام کیا بلکہ بیرون پاکستان احمدیہ ہسپتال کانو نائیجیریا اور احمدیہ ہسپتال بینن کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کی بھی توفیق ملی بلکہ کانو کے ڈاکٹر صاحب نے تو لکھا ہے کہ جب ہم کمپیوٹرائزڈ کرنا چاہتے تھے تو جہاں لاکھوں کا خرچہ تھا اور سستے سے سستا بھی ہزاروں ڈالروں میں ہمیں estimate ملا تھا لیکن یہ وہاں آئے اور ایک مہینہ رہ کے بہت معمولی رقم پہ انہوں نے ہمارا سارا کام کر دیا۔

ان کے پسماندگان میں والدہ، اہلیہ، ایک بیٹا اور پانچ بھائی ہیں اور بہنیں شامل ہیں۔ انہوں نے وقف کیا۔ انہوں نے عہد کیا تھا کہ صحتیاب ہو کے وقف کروں گا۔ بیماری کے بعد جب صحتیاب ہوئے تو پھر انہوں نے اکیس سال تک جو وقف کا عرصہ ہے بے نفس ہو کے کام کیا۔ نہ دن دیکھا نہ رات دیکھی اور واقفین کے لیے ایسا نمونہ قائم کیا جو ان کے لیے بھی قابل تقلید ہے۔ انصار اللہ مرکزیہ میں بھی یہ قائد کے طور پہ کام کر رہے تھے۔ وہیں جانے کے لیے تیار ہو رہے تھے تو ان کو ہارٹ اٹیک ہوا اور وفات ہوگئی۔

صدر انصار اللہ ڈاکٹر سلطان صاحب کہتے ہیں۔ آپ تنظیم، سلسلہ اور خلافت کے نہایت وفادار وجود تھے اور انہوں نے اپنے وقف کو پوری وفا سے نبھایا۔ وہ خدمت دین میں ہمہ تن مصروف رہنے میں ہی اپنے آپ کو خوش محسوس کرتے اور ذمہ داری کو ادا کرنے میں راحت محسوس کرتے تھے۔ کسی نے ان کو کہا کہ آپ لوگوں کا کام کرتے ہیں تو ان سے اجرت لے لیا کریں۔ سافٹ ویئر وغیرہ بناتے ہیں اتنی محنت آپ کر رہے ہیں تو کہنے لگے میں وقف زندگی ہوں اور مجھے معاوضہ خدا کے پاس ملے گا۔ آپ نے وقف کے تقاضوں کو بخوبی نبھایا جیسا کہ میں نے کہا اور وقف کی برکات پر کامل یقین تھا اور آخری سانس تک خدمت کرنے کا عہد کیا تھا جسے انہوں نے پورا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ (الفضل انٹرنیشنل یکم فروری ۲۰۲۵ء، صفحہ ۲ تا ۶)

# خطاب

## 2022-23ء میں جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور تائید و نصرت کے عظیم الشان نشانات میں سے بعض کا ایمان افروز تذکرہ

اس عرصے میں 2 لاکھ 17 ہزار 168 افراد کی احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت

دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے افراد کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کے ایمان افروز واقعات

329 نئی جماعتوں کا قیام، 185 مساجد کا اضافہ، 124 مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز کا اضافہ

ایرانی ترجمہ قرآن سمیت اب تک کُل 76 زبانوں میں تراجم قرآن کریم کی اشاعت

روحانی خزائن کے عربی ترجمہ کی تکمیل و اشاعت

104 ممالک میں 620 سے زائد ریجنل اور مرکزی لائبریریز کا قیام، 47 زبانوں میں ساڑھے چار سو سے زائد مختلف کتب، پمفلٹس اور فولڈرز وغیرہ کی 50 لاکھ سے زائد تعداد میں طباعت

عربک، رشین، چینی، ٹرکش، انڈونیشین، سپینش و دیگر ڈیسکس کے تحت متعدّد کتب کی تیاری و اشاعت، خطباتِ جمعہ حضور انور اور ایم ٹی اے کے پروگرامز کے تراجم

دنیا بھر میں اسلام کے پُرامن اور حقیقی پیغام کی ترویج و اشاعت کے لیے ایم ٹی اے کے تمام چینلز کی بھرپور اور بے مثال خدمات کا تذکرہ

دورانِ سال 9 ہزار سے زائد کتب کی نمائش اور ساڑھے 8 ہزار سے زائد بک سٹالز کے ذریعہ 21 لاکھ سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا

107 ممالک میں ایک کروڑ 17 لاکھ 14 ہزار لیف لیٹس کی تقسیم کے ذریعے ایک کروڑ 81 لاکھ کے قریب افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا

**امیر المومنین سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ 2023ء کے دوسرے دن کے دوسرے اجلاس میں بصیرت افروز خطاب (حصہ اوّل)**

(خطاب سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29/جولائی 2023ء بروز ہفتہ بمقام حدیقۃ المہدی (جلسہ گاہ) آلٹن ہمپشئر، یوکے)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ○

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۬ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

آج کی اس دن کی جو تقریر ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے جو فضل ہیں جماعت احمدیہ پر ان کا ذکر ہوتا ہے سو اس لحاظ سے میں کچھ کوائف پیش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 329 ہے۔ ان نئی جماعتوں کے علاوہ دس سو سولہ (1016) نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے اور ان جماعتوں کے قیام میں کونگو کنشاسا سرفہرست ہے۔ اس کے بعد تنزانیہ ہے کونگو برازاویل ہے گھانا، نائیجیریا، سینیگال، گنی بساؤ، لائبیریا، نائیجر، بینن، گنی کناکری، مالی، ٹوگو، سیرالیون، روانڈا، آئیوری کوسٹ، گیمبیا میں جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اسی طرح مزید پچیس ممالک ہیں جن میں چھوٹی چھوٹی چند ایک جماعتیں قائم ہوئی ہیں یہ زیادہ تعداد والی تھیں۔ ان نئی جماعتوں کے قیام کے سلسلے میں بعض واقعات بھی سامنے آتے ہیں جو ایمان افروز ہوتے ہیں۔

گنی بساؤ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ گنی بساؤ کے ڈمبا کابرا کے علاقہ میں شدید مخالفت کی وجہ سے احمدیت کا پودا نہیں لگا تھا۔ جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر اس علاقے کے چیف سیکھو بالڈے صاحب کو مدعو کیا گیا۔ سیکھو بالڈے صاحب کہتے ہیں کہ میرے علاقے میں جماعت کی بہت مخالفت ہوئی جو کہ ایک چیف کی حیثیت سے مجھے روکنی چاہئے تھی مگر پہلے میں بھی جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت کرتا تھا مگر آج اس جلسے کی برکت سے اور خلیفۃ المسیح کو دیکھ کر اور انہیں سن کر مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کی جماعت سچی ہے اور آج میں اپنے چار سو سے زائد لوگوں کے ساتھ جماعت میں شامل ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقے میں تین نئی جماعتوں کا قیام ہوا۔

کیمرون کے انتہائی نارتھ میں ایک گاؤں میمے میں ایم ٹی اے العربیہ کے ذریعے جماعت قائم ہوئی۔ یہ گاؤں مروہ شہر سے اَسّی کلومیٹر دور ہے۔ ان لوگوں کے ساتھ فون پر رابطہ ہوا پھر ہمارے معلم ابوبکر صاحب دو افراد کے ساتھ وہاں گئے۔ ان لوگوں نے بتایا کہ وہ جماعت سے پوری طرح واقف ہیں۔ کئی سال سے ایم ٹی اے العربیہ دیکھ رہے ہیں اور جماعت سے اچھا تعارف ہے۔ معلم نے جماعت کا مزید تعارف کروایا اور دوبارہ آنے کا پروگرام طے کیا اور یہاں بھی سو سے اوپر افراد نے بیعت کر لی اور جماعت میں شمولیت اختیار کی۔

واقعات تو بہت ہیں اب میں چھوڑتا ہوں کیونکہ اَور بھی رپورٹ ہے۔ امیر صاحب لائبیریا نے جو رپورٹ دی ہے کہ بومی کاؤنٹی کے ایک گاؤں ساقی ٹاؤن میں ہماری ٹیم تبلیغ کے لیے گئی۔ گاؤں کے امام اور سرکردہ احباب سے مل کر باقاعدہ تبلیغی پروگرام کے لیے تاریخ اور وقت طے کر لیا گیا۔ چھوٹے دیہات کو بھی اطلاع پہنچائی گئی اور مقررہ وقت پر پروگرام ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور دعویٰ کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا۔ جماعت میں خلافت اور تبلیغ کی کوششوں کا ذکر کیا گیا۔ اسی طرح غیروں کی طرف سے جماعت کے بارے میں جو غلط باتیں پھیلائی جاتی ہیں ان کی وضاحت کی گئی۔ آخر پر اس گاؤں کے امام عبداللہ صاحب نے کہا۔ آج مجھ پر حقیقت کا اظہار ہو گیا ہے اور ہمیں پہلے جماعت کے بارے میں جو کچھ بتایا جاتا تھا وہ اچھا نہیں تھا۔ اور کہتے ہیں جب آپ پچھلی دفعہ آئے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور قرآن کے بارے میں بیان سن کر تعجب ہوا تھا کیونکہ ہمیں یہی بتایا جاتا تھا کہ آپ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف ہیں لیکن آپ کی تو ساری باتیں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور قرآن کی تعلیم کے گرد گھومتی ہیں۔

پس انہوں نے پھر ان باتوں کو دیکھ کر اپنے بہت سے افراد کے ساتھ بیعت کی اور جماعت میں شامل ہو گئے۔

اس سال نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد کی جو رپورٹ ہے وہ ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور اس دفعہ مجموعی تعداد جو جماعت نے مساجد کی صورت میں پیش کی وہ 185 ہے جن میں 129 مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں اور 56 بنی بنائی عطا ہوئیں اور ان میں مختلف ممالک میں مساجد ہیں۔ گھانا میں سب سے زیادہ ہیں پھر سیرالیون میں نائیجیریا میں بینن میں تنزانیہ، برکینا فاسو، کونگو کنشاسا، آئیوری کوسٹ، مالی، لائبیریا، گیمبیا، گنی بساؤ، نائیجر، کیمرون، یوگنڈا، سینیگال، گنی کناکری، چاڈ، برونڈی، سینٹرل افریقہ، کینیا، ٹوگو، کونگو برازاویل، زیمبیا، ساؤ تومے۔ ہندوستان میں بھی مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ انڈونیشیا، بنگلہ دیش، نیپال، جرمنی، برطانیہ، فرانس، امریکہ۔

پاکستان میں مُلّاں کے کہنے پر انتظامیہ بھی ہماری مسجدیں اور منارے گرانے پر تلی ہوئی ہے اور دنیا میں اللہ تعالیٰ ہمیں مساجد عطا فرما رہا ہے اور ہم ہی اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔

سینٹرل افریقہ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک دن ایک امیر تاجر جو مسلمان تھا ہماری مسجد کے پاس سے گزرا اور اس مسجد کی فوٹو بنانے لگا۔ اس کے پوچھنے پر اس کو بتایا گیا کہ یہ مسجد جماعت احمدیہ کی ہے تو کہنے لگا کہ بڑی

خوبصورت مسجد ہے۔ مستری آپ نے باہر سے منگوایا ہے اور اس پہ کتنا خرچہ آیا ہے؟ ہمارے ممبر صاحب نے بتایا کہ اس مسجد کو پانچ ملین سے زیادہ نہیں لگا۔ کہنے لگا کہ اس مہنگائی کے باوجود آپ نے اتنی سستی مسجد بنائی ہے! ہمارے مولوی تو اس طرح کی مسجد دس دس ملین میں بنا رہے ہوتے ہیں پھر بھی مکمل نہیں ہوتی اور آپ لوگوں نے تو بڑی جلدی اس کو مکمل بھی کر لیا ہے۔

بیلیز کی رپورٹ ہے کہ بلیدن گاؤں بیلیز کے مرکز سے پانچ گھنٹے کے فاصلے پر جنوب میں واقع ہے۔ یہاں کے نومبائعین کے ایک خاندان نے اپنے گھروں کے قریب مسجد کی خواہش ظاہر کی۔ یہ خاندان چاہتا تھا کہ وہ اسلام کے بارے میں زیادہ سیکھ سکیں۔ انہیں کہا گیا کہ وہ مسجد کے لیے ایک زمین تلاش کریں تو انہوں نے فوری طور پر اپنی ہی زمین پیش کر دی اور کہا کہ خدا کے گھر کو اپنی ہی جائیداد پر تعمیر کرنا میرے لیے اعزاز کا باعث ہوگا۔ انہوں نے نہ صرف زمین پیش کی بلکہ اپنا ایک بیٹا بھی دین کی خدمت کے لیے وقف کر دیا اور اب یہ نوجوان مرکز میں رہ رہا ہے اور جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کی تیاری کر رہا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نوازتا ہے۔

مساجد کی تعمیر میں مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بینن کی رپورٹ ہے کہ یہاں کے ریجن ناتی ٹنگو کا ایک گاؤں ہے جس میں جماعت کو مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ گاؤں ناتی ٹنگو مشن سے پچاس کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے جس میں چھیالیس کلو میٹر کچا انتہائی خراب اور پہاڑی راستہ ہے۔ یہ گاؤں فولانی قوم کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ 2016ء میں یہاں جماعت قائم ہوئی تھی اور ڈیڑھ سو سے اوپر بیعتیں ہوئی تھیں۔ یہاں کی جماعت بہت مستحکم اور فعال ہے۔ صدر جماعت نے مسجد کے لیے قطعہ زمین جماعت کو پیش کیا۔ علاقہ کے سینٹرل امام نے لوگوں کو مسجد کی تعمیر روکنے کا کہا اور مختلف طریقوں سے ڈرانے کی کوشش کی۔ بہر حال انہوں نے مجھے بھی رپورٹ کی، خود بھی کوشش کرتے رہے دعائیں بھی کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپریل میں ہی وہ روک دور ہوگئی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور وقار عمل کے ذریعے سے اور دوسرے تعمیری کام کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں مسجد تعمیر ہو گئی۔ مخالفین نے بہت زور لگایا، میئر کو بھی کہا اور میئر صاحب نے کہا کہ نہیں ان کو میں اجازت دیتا ہوں بلکہ جب مسجد کا افتتاح ہوا تو میئر خود آئے اور انہوں نے کہا کہ باوجود بیماری کے اس لیے آیا ہوں کہ مجھے پتا ہے کہ جماعت جس طرح فلاحی کام کرتی ہے اور جس طرح مذہب کی تعلیم دے رہی ہے اور امن پھیلا رہی ہے وہ انہی کا کام ہے۔

چاڈ کے مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ جب سے جماعت احمدیہ کی مسجد دار الحکومت چاڈ میں تعمیر ہوئی ہے مخالفت میں شدید اضافہ ہوا ہے۔ چند علماء جماعت کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتی۔ اس سال فروری میں جماعت احمدیہ چاڈ کو پہلا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی تو علماء کی طرف سے علاقے کے لوگوں کو منع کیا گیا کہ جماعت کے جلسے میں نہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تدبیر بھی کامیاب نہ ہونے دی اور محلے کے لوگ جلسے میں شامل ہوئے۔ ان شاملین جلسہ میں ایک شخص عبداللہ صاحب بھی تھے۔ انہوں نے جلسہ کے موقع پر اپنے خیال کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ہم مسلمانوں میں بھی جماعت احمدیہ کے متعلق تشویش رہتی ہے۔ مشائخ کرام بہت کچھ جماعت احمدیہ کے متعلق کہتے رہتے ہیں لیکن آپ لوگوں کی تقاریر سن کر پتا چلا ہے کہ جتنی محبت آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے ہیں اتنی ہم مسلمان نہیں کرتے۔

پھر مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ جو ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 124 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا اور یہ دنیا کے مختلف ممالک میں ہیں جن میں افریقہ بھی شامل ہے یورپ بھی شامل ہے اور قرغیزستان وغیرہ بھی۔ آسٹریلیا بھی۔

رقیم پریس کی رپورٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اس سال کافی کتب شائع کی ہیں خاص طور پر قرآن کریم ناظرہ اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کا جو لفظی ترجمہ ہے وہ شائع کیا ہے اور اللہ کے فضل سے بڑی اعلیٰ پرنٹنگ بھی ہے اور بائنڈنگ وغیرہ بھی ہے۔ یہاں display میں لگا بھی ہوا ہے اور بڑی سستی قیمت پہ ہمیں یہ مہیا ہو گیا ہے۔

وکالت تصنیف یوکے کی رپورٹ کے مطابق ایرانی ترجمہ قرآن بھی اس سال شائع ہوا۔ اب تک 76 زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ البانین ترجمہ قرآن بھی تیار ہے اور چھپنے کے لیے پریس میں ہے، ڈینش ترجمہ قرآن بھی پریس میں ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ کتب کے انگریزی ترجمے ہوئے ہیں اور اسی طرح اَور بھی بہت ساری کتب کے تراجم ہو رہے ہیں۔ یہ ساری کتب بک سٹال میں بھی مہیا ہیں جو شائع ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی خوبصورت اور اچھی پرنٹنگ ہے ویسے بھی ان کی جلد وغیرہ بھی بڑی دیدہ زیب ہے اور سستی ہے قیمت بھی زیادہ نہیں ہے ہدیہ بہت تھوڑا ہے۔

نظارت اشاعت قادیان کی رپورٹ ہے۔ ناظرہ قرآن کو نئی پندرہ لائنوں کی سیٹنگ جس میں ہر صفحے کے آخر میں آیت کا اختتام ہوتا ہے اس کی سیٹنگ کرنے میں اور میر اسحٰق صاحب والے ترجمہ میں انہوں نے بڑا کام کیا ہے اور خط منظور کے ساتھ ترجمہ کیا ہے اس کے علاوہ ہندی اور ملیالم کا ترجمہ ہے، گجراتی ترجمہ ہے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب کا جو ترجمہ قرآن ہے اس کا مراٹھی ترجمہ اس طرح قرآن کریم کے تراجم پر بہت سارا کام انہوں نے بھی کیا ہے۔ لوگوں کو بڑے پسند آتے ہیں غیر بھی لے کر جاتے ہیں۔

مالی کے ریجن کے مربی لکھتے ہیں۔ سکاسو شہر کے تجارتی اور ثقافتی فیسٹیول میں قرآن کریم اور جماعتی لٹریچر کے حوالے سے ایک بک سٹال لگانے کی توفیق ملی۔ ایک غیر از جماعت پولیس افسر جماعتی سٹال پر آئے اور جماعت کے فرنچ ترجمہ قرآن سے اس قدر متاثر ہوئے کہ دس کاپیاں خرید لیں اور بتایا کہ قرآن کریم کو سمجھنے کے لیے یہ سب سے بہترین ترجمہ ہے۔ یہ دس کاپیاں میں نے اپنے محلے کی مسجد میں رکھنے کے لیے لی ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔

روحانی خزائن کے عربی ترجمہ کی تکمیل اور اشاعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو چکی ہے۔ اس سال بارہ کتب شائع ہو چکی ہیں اور اس طرح ترجمہ مکمل ہو گیا ہے۔

جرمن زبان میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے ترجمے ہو کر شائع ہو چکے ہیں۔ 82 کتب ترجمہ ہو چکی ہیں۔ اس سال بھی 10 کتب انہوں نے شائع کیں۔ انڈیا کی مختلف زبانوں میں تیلگو، بنگلہ، تامل وغیرہ میں مختلف کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور جماعتی لٹریچر شائع ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مختلف زبانوں میں شائع ہونے والے تراجم جو ہیں بنگلہ زبان میں 20 کتب، جرمن میں 10، انڈونیشین میں 10، انگریزی میں 7، تیلگو میں 4، عربی، اردو فارسی اور تامل زبان میں تین تین، فرانسیسی، ترکش اور لوگانڈا زبان میں دو دو، پرتگیزی اور کریول زبان میں ایک ایک کتاب شائع ہوئی۔

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تبصرے اور ان کے ذریعے سے جو بیعتیں ہوئیں اس کے بارے میں امیر صاحب بیلجیم لکھتے ہیں کہ ایک بیلجین پروفیسر Renaud Quoidbach ہیں مارچ میں ان کو اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی، انہوں نے فلاسفی میں پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے۔ ان کی بیعت کا پس منظر کچھ یوں ہے کہ ان کا تعلق پہلے عیسائی مذہب سے تھا لیکن حضرت عیسیٰ کو خدا نہیں مانتے تھے پھر انہوں نے زندہ خدا کی جستجو شروع کی۔ یہ صاحب مسجد بیت المجیب میں بھی آتے رہے اور مشنری انچارج صاحب سے بھی ان کی تفصیلی نشست ہوئی تھی۔ کافی بیمار بھی رہتے تھے۔ انہوں نے خدا کے وجود کی تلاش شروع کی اور اس حوالے سے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ لسلام کی کتب بھی دی گئیں اور میرا خطبہ باقاعدہ سنتے تھے۔ چھ مارچ کا خطبہ انہوں نے سنا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں محاسنِ قرآن جو میں نے بیان کیے تھے وہ انہوں نے سنے تو کہتے ہیں آہستہ آہستہ اس کے بعد ان کو خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان پیدا ہونے لگا اور یہ خدا تعالیٰ کا بار بار نام لے کر ذکر الٰہی بھی کیا کرتے تھے۔ کچھ دنوں کی چھٹی لے کر یہ ہالینڈ بھی گئے تاکہ خدا کی جستجو میں کسی جگہ تنہائی میں رہیں اور خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں مطالعہ بھی کرتے رہے جس سے ان کو خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان پیدا ہو گیا اور اب انہوں نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔

وکالت اشاعت طباعت جو ہے ان کی رپورٹ کے مطابق 105 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق دوران سال 448 مختلف کتب پمفلٹ اور فولڈرز وغیرہ 47 زبانوں میں 50 لاکھ 89 ہزار کی تعداد میں طبع ہوئے۔ جن 47 زبانوں میں لٹریچر کی تفصیل بھی ہے یہ مختلف زبانیں ہیں۔ سینتالیس زبانیں ہیں جن میں لٹریچر طبع ہوا۔ دنیا بھر میں جماعت اور ذیلی تنظیموں کے تحت 26 زبانوں میں 124 تعلیمی تربیتی اور معلوماتی مضامین پر مشتمل اخبارات اور رسائل شائع ہو رہے ہیں۔ جن 26 زبانوں میں اخبارات اور رسائل شائع ہو رہے ہیں ان کی بھی ایک لمبی فہرست ہے۔ مختلف زبانیں ہیں ان میں افریقہ کی اور یورپ کی زبانیں بھی ہیں۔

وکالت اشاعت ترسیل کی رپورٹ کے مطابق 45 ممالک کو 24 زبانوں میں ایک لاکھ 62 ہزار سے زائد کتب بھجوائی گئیں۔ مختلف ممالک میں 4 ہزار 814 مختلف عناوین کی کتب، فولڈر 99 لاکھ 56 ہزار سے زائد کی تعداد میں مفت تقسیم کیا گیا۔ اس کے ذریعے سے دنیا بھر میں 15 لاکھ 90 ہزار افراد تک پیغام پہنچا۔

نمائشوں اور بک سٹالز کے ذریعے سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا کام ہو رہا ہے۔ موصولہ رپورٹس کے مطابق 9 ہزار 166 نمائشوں کے ذریعے 4 لاکھ 20 ہزار سے اوپر افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔ 1774 سے زائد تراجم قرآن کریم تحفۃً مختلف مہمانوں کو دیے گئے۔ 8 ہزار 567 بک سٹال اور بک فیئرز کے ذریعے 17 لاکھ 24 ہزار سے زائد افراد تک پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

نمائشوں کے حوالے سے واقعات کا بھی ذکر ہے۔ کہتے ہیں ایک یونیورسٹی کے طلبہ چیک ریپبلک میں ہماری

**سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:**

رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ (ملفوظات، جلد 9، صفحہ 46، ایڈیشن 1984ء)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

**حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:**

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت ۞ اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور ۞ ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

نمائش میں آئے۔ایک طالب علم نے لکھا کہ ہم طلبہ آپ سب کا دلی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ کے اس پروگرام نے ہمیں خدا کے قریب کیا ہے۔ایک خاتون نے لکھا کہ میں بہت خوش ہوں کہ میں اس نمائش میں شامل ہوئی۔ مجھے آج بہت اچھی اور نئی معلومات ملیں۔ جو میرے ذہن میں اس سے قبل تعصّبات تھے وہ اس نمائش سے دور ہوئے اور اب میرے سامنے اسلام کی ایک بالکل نئی اور خوبصورت تصویر ہے۔نمائش کو دیکھنے کے بعد ایک رئیل اسٹیٹ ایجنٹ اپنے تاثرات لکھتے ہیں، اس نمائش کے ذریعے سے میرے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے اور اسلام اور قرآن کے متعلق بہت سی نئی چیزوں کا علم ہوا۔میرا ذہن کھلا اور میرے دماغ نے ان کی باتوں کو تسلیم کیا۔آج احمدیہ جماعت نے میری آنکھیں کھولیں۔ بہت سی باتیں میں نے پہلے سنی ہوئی تھیں جو کہ آج غلط ثابت ہوئیں۔ میں جہاں اسلام کو منفی مذہب ہونے کا مترادف سمجھتا تھا وہاں آج اس نمائش کے ذریعے میرے لیے اب اسلام میں محض مثبت باتیں ہی ہیں۔

نمائش دیکھ کر ایک نوجوان طالب علم نے کہا۔میں کچھ عرصے سے خدا کی تلاش میں ہوں۔صحیح مذہب کی تلاش میں ہوں مگر مجھے مسلمانوں میں تفرقہ اور فساد نظر آتا ہے۔آج جماعت احمدیہ مسلمہ کی نمائش میں شامل ہو کر میرے جملہ شکوک دور ہوئے اور مجھے اس جماعت میں امن محسوس ہوتا ہے لہٰذا اگر میں مسلمان بنا تو میں احمدی مسلمان بنوں گا۔

بک فیئرز اور بک سٹالز میں جو لوگ شامل ہوتے ہیں ان کے بھی تاثرات ہیں۔

ایک تاثر دھیماجی آسام کے ایک ضلع کا ہے۔اس ضلع میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم ہے۔اس علاقے میں بک فیئر کے موقعے پر جماعتی نمائندگان کی طرف سے اعلیٰ تعلیم یافتہ مسلمانوں سے ملاقات کی گئی۔ ہمارا سٹال بک فیئر میں مسلمانوں کا واحد سٹال تھا اور اس سٹال کی اخبارات کے ذریعے بھی تشہیر ہوئی تھی چنانچہ یہاں کے چیف جج مرتضیٰ چودھری صاحب از خود ہمارے سٹال پر تشریف لائے۔ جماعت کی طرف سے بک فیئرز میں اسلام کی نمائندگی سے بہت خوش ہوئے۔سٹال پر ڈیوٹی دینے والے تمام خادمین سلسلہ کو اپنے گھر کھانے پر دعوت بھی دی۔ جماعتی نمائندگان کے لیے خصوصی دعوت کا انتظام کیا اس دوران موصوف نے بار بار اس بات کا اظہار کیا کہ اس علاقے میں جہاں مسلمانوں کی تعداد بہت کم ہے آپ نے اسلام کی نمائندگی کر کے بڑا اچھا اور اہم کام کیا۔نیز موصوف نے اپنی بیٹی کو ہمارے سٹال سے کتب خرید کر دیں اور انٹرنیٹ پر بھی یہ ریسرچ کر رہے ہیں۔ اسی طرح اَور بھی لوگ ہیں یہاں انڈیا میں آسام میں جو ریسرچ کر رہے ہیں۔ بک سٹالوں کا ان پہ اثر ہو رہا ہے۔

سپین سے عبدالصبور نعمان صاحب کہتے ہیں اتوار والے دن میڈرڈ میں مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر مرحوم کی جگہ پر تبلیغی سٹال لگانے کا موقع ملتا رہتا ہے۔سٹال پر ایک الجزائری پروفیسر آیا۔اسے کتاب القول الصریح اور دیگر جماعتی لٹریچر دیا۔اس نے بتایا کہ اس نے یہ کتاب تین مرتبہ پڑھ لی ہے اور اپنی فیملی سمیت چھ افراد نے الجزائر میں بیعت کر لی ہے۔

دنیا کی لائبریریوں کے بارے میں رپورٹ ہے کہ دنیا کے 104 ممالک میں اب تک 620 سے زائد ریجنل اور مرکزی لائبریریوں کا قیام ہو چکا ہے جن کے لیے لندن سے اور قادیان سے کتب بھجوائی گئی ہیں۔

وکالت تعمیل و تنفیذ کی رپورٹ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے ہندی تراجم کروانے کا کام جاری ہے۔کل 88 کتب میں سے 78 کتب کے ہندی تراجم شائع ہو چکے ہیں اور باقی بھی تیار ہیں۔اسی طرح نظارت اشاعت کی رپورٹ بھی میں نے پڑھ لی۔اسی طرح مہمان وہاں آتے ہیں ان کو بھی اسلام کا تعارف کرایا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے ذریعے اچھا کام ہو رہا ہے۔

عربی ڈیسک کے تحت گذشتہ سال تک جو کتب اور پمفلٹس عربی زبان میں تیار ہو کر شائع ہوئے ان کی تعداد 178 ہے۔ملفوظات کی دس جلدوں پر مشتمل مکمل سیٹ کا عربی ترجمہ پرنٹنگ کے لیے پریس کو دیا جا رہا ہے اور ملفوظات کی پرنٹنگ کے بعد کُل شائع شدہ عربی مجلدات اور کتب وغیرہ کی تعداد 188 ہو جائے گی۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی 34 کتب کا عربی ترجمہ اس میں تفسیر کبیر کا دس جلدوں کا سیٹ بھی سرفہرست ہیں۔علاوہ ازیں انوار العلوم کی بعض کتب اور دیگر بہت سی کتب کا عربی ترجمہ ہو چکا ہے اور تیاری کے مراحل میں ہے۔

عربوں کے بعض تاثرات لکھے ہیں۔ایک خاتون کہتی ہیں کہ میرا نام اُمِّ اسلام ہے میرا جماعت سے رابطہ ایم ٹی اے العربیہ کے ذریعے سے ہوا۔ابھی تک بیعت نہیں کی۔ مجھے خط لکھا۔کہتی ہیں آپ کو میرا یہ پہلا خط ہے۔ کہتی ہیں کہ مجھے دعا کے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا یقین ہو گیا ہے۔دعا کے بعد خواب میں دیکھا کہ ایک امام صاحب ہیں جن کے ہاتھ میں ایک پیپر ہے جس سے وہ کچھ پڑھ رہے ہیں۔اس کے بعد ایک دن ٹی وی پر مختلف چینل بدل کر دیکھ رہی تھی تو ایک چینل پر مجھے وہی امام صاحب نظر آئے جنہیں میں نے خواب میں دیکھا تھا اور وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ تھے۔ کہتے ہیں میرا اسلام قبول کریں اور حالات درست ہونے کے لیے دعا کریں۔اس طرح ان عرب لوگوں کے بھی بہت سارے واقعات ہیں۔انہوں نے احمدیت میں داخل ہونے کے بعد قبولیت دعا کے مختلف واقعات لکھے ہیں کس طرح ان کو فیض پہنچتا رہا اور اللہ تعالیٰ نے کس طرح ان پر فضل فرمایا کس طرح بعض واقعات ایمان میں پختگی کا باعث بنے۔

رشین ڈیسک ہے۔رشین زبان میں ترجمہ قرآن کریم کی نظر ثانی کی گئی ہے اور پروف ریڈنگ کے آخری مراحل میں ہے۔پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے سر الخلافہ اور برکات الدعا کا رشین ترجمہ ہو چکا ہے۔دہرائی اور پروف ریڈنگ ہو رہی ہے۔اسی طرح حقیقۃ الوحی کا بھی ترجمہ کیا جا رہا ہے۔تذکرۃ الشہادتین کا بھی نصف ترجمہ ہو چکا ہے۔ملفوظات کی تمام جلدوں کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے، دہرائی ہو رہی ہے اور سیرت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے، دہرائی ہو رہی ہے ترجمہ ہو گیا ہے۔رحمۃ للعالمین، دنیا کا محسن یہ بھی حضرت مصلح موعودؓ کی ہے یہ بھی ترجمہ ہو گیا ہے۔پھر میری کچھ چھوٹی چھوٹی کتب ہیں ان کا ترجمہ انہوں نے کیا ہے۔حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب ہمارا خدا اور حیات طیبہ از شیخ صاحب سوداگر مل اس کا بھی ترجمہ ہو گیا ہے۔اس طرح اَور بہت ساری کتب ہیں جن کا انہوں نے ترجمہ کیا ہے اور رشین ویب سائٹ پہ بھی انہوں نے بہت سارے ترجمے ڈالے ہیں۔ کہتے ہیں دوران سال اس ویب سائٹ کو وزٹ کرنے والوں کی تعداد 11 ہزار 200 رہی اور یوٹیوب پر راہ ہدیٰ چینل بھی ہے جو بڑی تیزی سے ازبک قوم میں اپنی جگہ بنا رہا ہے۔اب تک 115 ویڈیوز اس چینل پر اپ لوڈ ہو چکی ہیں۔ 71 ہزار مرتبہ دیکھی گئی ہیں۔کئی سو افراد اس کو سبسکرائب بھی کر رہے ہیں۔قرغیز سائٹ بھی ہے اس میں ایک لاکھ 98 ہزار 715 دفعہ یہ ویب سائٹ وزٹ کی گئی اور پیج وزٹس کی تعداد 4 لاکھ 32 ہزار سے اوپر ہے۔

بنگلہ ڈیسک ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغی کام بھی کر رہے ہیں ایم ٹی اے پر پروگرام بھی دے رہا ہے لٹریچر کا ترجمہ بھی کر رہا ہے قرآن شریف کا ترجمہ بھی انہوں نے کیا ہے اور ایم ٹی اے پر باون گھنٹے کے لائیو بنگلہ پروگرام انہوں نے دیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب گورنمنٹ انگریزی اور جہاد اور ریویو بر مباحثہ بٹالوی وچکڑالوی کا ترجمہ کیا گیا۔دس دلائل ہستی باری تعالیٰ حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب کا ترجمہ کیا گیا ہے۔اسی طرح باقی کتب کا بھی ترجمہ یہ کر رہے ہیں۔بس ان کو تھوڑی سی اپنی رفتار تیز کرنے کی ضرورت ہے باقی آہستہ آہستہ ان کا کام ہو رہا ہے۔

فرنچ ڈیسک ہے اس میں بھی تحفہ بغداد، سیرۃ الابدال، احمدی اور غیر احمدی میں فرق، قاعدہ وغیرہ کا ترجمہ ہو گیا ہے۔بعض کتب پر یہ نظر ثانی کر رہے ہیں اور اس کے علاوہ خطبات کا ترجمہ ہے سوشل میڈیا وغیرہ پر بھی ان کے کافی پروگرام آتے رہتے ہیں جس سے اسلام احمدیت کا تعارف دنیا میں ہو رہا ہے۔

ٹرکش ڈیسک ہے ترکی زبان میں تذکرۃ الشہادتین، احمدی اور غیر احمدی میں فرق، دافع البلاء، حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر اس کا ترجمہ کیا گیا ہے۔اور بہت سارے پروگرام ہیں ایم ٹی اے پر پروگرام بھی انہوں نے پیش کیے۔خلافت اسلامیہ، خلافت احمدیہ، ختم نبوت وغیرہ پر پروگرام بھی انہوں نے ایم ٹی اے پر پیش کیے۔

چینی ڈیسک ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترجمے کے کام کر رہے ہیں اور چودھری ظفر اللہ خان صاحبؓ کی کتاب ’’اسلام میں عورت کا مقام‘‘ کا چینی ترجمہ طبع ہوا ہے۔اسی طرح ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ کا ترجمہ ہو رہا ہے ’’دیباچہ تفسیر القرآن‘‘ پر کام جاری ہے۔’’مذہب کے نام پر خون‘‘ اس پر بھی کام ہو رہا ہے اور بہت ساری کتب پہ یہ کام کر رہے ہیں۔

سواحیلی ڈیسک ہے ان کے بھی ایم ٹی اے پر با قاعدہ پروگرام آ رہے ہیں۔اسی طرح بعض کتب کا یہ ترجمہ بھی کر رہے ہیں۔

انڈونیشین ڈیسک ہے یہ بھی مختلف پروگرام دے رہے ہیں اور کتب کا ترجمہ بھی کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بھی ترجمہ کر رہے ہیں اسی طرح خطبات کا با قاعدہ ترجمہ کرتے ہیں۔

سپینش ڈیسک ہے اس میں بھی اللہ کے فضل سے کام ہو رہا ہے انہوں نے بھی بہت ساری کتب کا سپینش ترجمہ کر دیا ہے۔ازالہ اوہام، دافع البلاء، ضرورۃ الامام، تجلیات الٰہیہ، حجۃ الاسلام اور اس کے علاوہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب کا بھی ترجمہ کیا ہے اور شائع بھی ہو گئیں۔اسی طرح خطبات وغیرہ کا بھی ترجمہ یہ کرتے ہیں۔

فارسی ڈیسک کا بھی قیام کیا گیا ہے اور اس میں بھی اب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بائیس کتب کا فارسی ترجمہ ہو چکا ہے۔

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم کا منصوبہ جو تھا اس سال 107 ممالک میں مجموعی طور پر ایک کروڑ 17 لاکھ 14 ہزار لیف لیٹس تقسیم ہوئے جس سے ایک کروڑ 80 لاکھ 91 ہزار سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔اس میں جرمنی، یوکے، ہالینڈ، آسٹریا، ڈنمارک، سوئٹزرلینڈ، ناروے، سویڈن، پرتگال، فرانس، سپین، بیلجیم، مالٹا، فن لینڈ، چیک ریپبلک، ہنگری، پولینڈ وغیرہ شامل ہیں۔امریکن بلاک کے ممالک ہیں۔کینیڈا سب سے اول ہے پھر امریکہ ہے ٹرینی ڈاڈ ہے میکسیکو ہے ہیٹی ہے گوئٹے مالا ہے ڈومینیکن ریپبلک، ارجنٹائن، یوراگوئے، ہنڈورس، بیلیز، پیراگوئے، جمیکا، گیانا، بولیویا۔ پھر آسٹریلیا، نیوزی لینڈ فار ایسٹ کے ممالک ہیں۔آسٹریلیا، فجی، نیوزی لینڈ، مارشل آئی لینڈ،

**سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:**

ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں

کیونکہ اَلْاِسْتِقَامَتُ فَوْقَ الْکَرَامَتِ مشہور ہے

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 102، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

مائیکرونیشیا۔ افریقہ کے ممالک ہیں برکینا فاسو، بینن، تنزانیہ، کیمرون، مڈغاسکر، کینیا، چاڈ، زیمبیا، نائیجیریا، کونگو برازاویل، کونگو کنشاسا، نائیجر، ماریشس، گھانا، گیمبیا، سیرالیون، مالی، زمبابوے، ٹوگو، لائبیریا، برونڈی، ایکویٹوریل گنی، یوگنڈا، گنی کناکری۔ اس کے علاوہ انڈیا میں بھی تین لاکھ سے اوپر تقسیم ہوا جاپان میں تقسیم کیا گیا بنگلہ دیش میں تقسیم کیا گیا انڈونیشیا میں بھوٹان نیپال وغیرہ میں فلپائن میں یہ ہزاروں میں لیف لیٹس تقسیم ہوئے۔

نائیجیریا کے معلم لکھتے ہیں۔ ہم نے دوسے جماعت کے گردونواح میں گھر گھر تبلیغ کی۔ پمفلٹ تقسیم کیے۔ ہمارے ایک پمفلٹ کو پڑھ کر ایک دوست اگلے جمعہ ہماری مسجد آئے۔ کہتے ہیں خاکسار اتفاقاً اس دن جماعت کو درپیش مخالفت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد پر لیکچر دے رہا تھا۔ کہتے ہیں اس دن جمعہ کی نماز کے بعد میں نے ان کے مختلف سوالوں کے جواب دیے۔ اس پر اس نے کہا کہ میں اتنی جلدی یہ سب کچھ ماننے کو تیار نہیں۔ اس پر ان سے کہا کہ وہ دو تین سال جماعت کو دیکھیں اور مطالعہ کریں۔ جاتے وقت ان کو ایک کتاب Ahmadiyyat or Qadianism مطالعے کے لیے دی۔ معلم صاحب کہتے ہیں کہ اس رات میں نے دل کی گہرائی سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اس بھائی کو ہدایت عطا فرمائے تا کہ یہ لوگوں کی تبلیغ کا ذریعہ بن جائے۔ کہتے ہیں کہ حیرت انگیز طور پر وہ اگلے ہی دن دوبارہ آئے اور آتے ہی جماعت میں شامل ہونے کا ارادہ ظاہر کیا۔ ان سے پوچھا کہ کس بات نے اتنی جلدی احمدیت قبول کرنے پر آمادہ کیا جس پر اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اور کتاب کے مطالعے نے میری مدد کی ہے چنانچہ وہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔ ایک ماہ کے اندر ہی جماعت میں فعال ہو گئے جماعت کی بہت ساری کتب کا مطالعہ کر رہے ہیں اور ایک نوجوان نے بھی ان کے ذریعے سے احمدیت قبول کی ہے۔

یو کے میں لیف لیٹ کے ذریعے ایک یہودی پروفیسر کا قبول احمدیت کا واقعہ ہے۔ رپورٹ دینے والے رفیع الدین صاحب کہتے ہیں کیمبرج میں لیف لیٹنگ کرنے کے لیے گیا۔ لیف لیٹنگ سے قبل میں نے دعا کے لیے بھی لکھا (مجھے لکھ رہے ہیں) پھر بارش کا موسم تھا کہتے ہیں بارش میں ایک شاپنگ سینٹر کے باہر لیف لیٹس تقسیم کرنے کے لیے کھڑا ہو گیا۔ کافی دیر وہاں کھڑا رہا کسی نے لیف لیٹ لینے میں دلچسپی کا اظہار نہیں کیا۔ کچھ دیر بعد ایک دوست سوینے (Sweeney) صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میں کچھ دیر سے دیکھ رہا ہوں کہ تم بارش اور ٹھنڈ میں کھڑے ہو کر لوگوں کو کچھ دینا چاہ رہے ہو باوجود اس کے کہ لوگ کوئی دلچسپی نہیں دکھا رہے اس پر میں نے انہیں بتایا کہ میں اسلام کا پیغام پھیلا رہا ہوں اور اس کو جماعت کا تعارف کروایا۔ اس پر کہنے لگے کہ میں آپ لوگوں کے متعلق مزید سیکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اس نے میرے سے رابطہ لے لیا۔ کچھ دیر بعد اس سے ملاقات کی، ملاقات کے دوران پتا چلا کہ اس کا تعلق یہودی مذہب سے ہے۔ اکنامکس کے ایک سینئر لیکچرر ہیں۔ اسلامک فنانس میں ایک لمبا عرصہ کام کیا ہے۔ اس کو سوالات کے جواب دیے گئے۔ رابطہ جاری رہا۔ بعد میں ان کو مبلغین سے بھی ملاقات کروائی گئی۔ اسلامک فنانس میں چونکہ ایک لمبا عرصہ انہوں نے کام کیا ہے اس لیے ان کو اسلام کے بارے میں پہلے بھی دلچسپی تھی۔ ان کو اسلامی اصول کی فلاسفی اور دیگر کتب بھی مطالعے کے لیے دی گئیں۔ ان کو بتایا گیا کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کے حضور سچے دل کے ساتھ دعا کریں تو اللہ تعالیٰ ضرور آپ کی حق کی طرف راہنمائی کرے گا۔ چنانچہ انہوں نے لائیو خطبات بھی سننے شروع کر دیے خط بھی لکھنے شروع کر دیے مجھے اور دعا بھی کی۔ بعض خوابیں دیکھیں۔ ایک خواب میں دیکھا کہ ہر طرف جنگ کا سامان ہے۔ بموں اور گولیوں کی برسات ہو رہی ہے۔ زندگی موت کی جنگ چل رہی ہے اس دوران کہتے ہیں مجھے کہا جاتا ہے کہ جس شخص نے تمہیں اسلام احمدیت کا پیغام دیا ہے اس کے قریب چلے جاؤ اور جس طرف وہ جائے اسی طرف تم چلے جاؤ۔ یہ خواب دیکھ کر تسلی ہو گئی اور انہوں نے ایک سال تک تحقیق کرنے کے بعد پھر بیعت کر لی۔ اور ابھی بھی قائم ہیں۔ بیعت کے بعد کافی مخالفت کا بھی ان کو سامنا کرنا پڑا ہے ان سے گھر والوں نے تعلقات توڑ لیے۔ یونیورسٹیوں میں لیکچر دیتے تھے یونیورسٹیوں نے کانٹریکٹ ختم کر دیے۔ پھر بیمار تھے بیچاروں کو کینسر تھا وہ بھی پھیل گیا بہت سی آزمائشوں سے انہیں گزرنا پڑا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ شکر گزاری کے جذبات رکھتے رہے اور تبلیغ کا شوق پورا کرتے رہے احمدیت پر قائم رہے۔

ریویو آف ریلیجنز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس رسالے کا اجرا فرمایا تھا۔ پہلا شمارہ 1902ء میں شائع ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس رسالے کو 121 سال ہو چکے ہیں۔ اب یہ انگریزی، جرمن، فرنچ اور سپینش زبان میں شائع ہو رہا ہے اور اس سال دو لاکھ ایک ہزار سے اوپر کی تعداد میں پرنٹ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ریویو آف ریلیجنز کو بین الاقوامی پبلشنگ باڈیز اور سینئر میڈیا ڈائریکٹرز ایک انتہائی معتبر اشاعت کے طور پر تسلیم کرتے ہیں۔ پروفیشنل پبلشنگ ایسوسی ایشن یو کے میں ایک نیشنل ادارہ ہے جو ملکی سطح پر پبلشرز کی نمائندگی کا جائزہ لیتا ہے اور یو کے حکومت کے ساتھ ساتھ دیگر اداروں کے ساتھ بھی مل کر کام کرتا ہے۔ اس نے اپنی کئی نیشنل کمیٹیوں یا پینلز میں ریویو آف ریلیجنز کو شامل کیا ہے۔ ریویو آف ریلیجنز کو نیشنل ایوارڈز کے لیے بطور جج منتخب کیا گیا تا کہ نیشنل سطح پر میگزینز میں بہترین مصنفین اور ایڈیٹرز کا انتخاب کیا جا سکے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا بہت زیادہ ایکسپوژر (exposure) دنیا میں اب ہو رہا ہے علاوہ اس کے کہ جماعت کے افراد بھی پڑھ رہے ہیں۔

(باقی آئندہ) (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 7 جنوری 2025ء)

☆......☆......☆

بقیہ بصیرت افروز پیغام از صفحہ نمبر 2

یہ بات ہر وقت اپنے پیش نظر رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا ہی ایک مومنہ کا اصل مقصد ہے۔ اس لیے ہر احمدی عورت کو چاہیے کہ وہ ہر قیمت پر اپنی عفت و پاکدامنی کی حفاظت کرے۔ آپ کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کے لیے نیکی اور تقویٰ میں آگے بڑھنا ہونا ہو۔ لجنہ اماء اللہ ڈنمارک کو مجموعی طور پر بھی اس کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ اپنے دینی علم و عرفان میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور اپنے بچوں کی اخلاقی تربیت اور نیک مستقبل پر مسلسل توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی اصلاح کرنے اور اسلام کی حقیقی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 18 نومبر 2024ء)

## اعلان نکاح: از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 14/دسمبر 2024ء بعد نمازِ ظہر و عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل 5 نکاحوں کا اعلان فرمایا:

| | |
|---|---|
| (1) | مکرمہ درشہوار ہاشمی صاحبہ بنت مکرم سعید ہاشمی صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم ڈاکٹر سید حمزہ فیاض احمد صاحب (واقفِ زندگی) ابن مکرم سید امتیاز احمد صاحب (ریجنل امیر مِڈ لینڈز۔ یوکے) |
| (2) | مکرمہ ہادیہ عاصم صاحبہ (واقفۂ نو) بنت مکرم محمد عاصم شہزاد صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم دانیال احمد صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم مصور احمد صاحب (یوکے) |
| (3) | مکرمہ عائشہ عادل صاحبہ (واقفۂ نو) بنت مکرم عادل منصور صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم فرید احمد ثاقب صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم نجم الثاقب صاحب (جرمنی) |
| (4) | مکرمہ فرینہ یوسف صاحبہ (واقفۂ نو) بنت مکرم فرید یوسف صاحب (بیلجیم) ہمراہ مکرم اسامہ سیف اللہ صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم خالد سیف اللہ صاحب (یوکے) |
| (5) | مکرمہ نیرہ مشتاق صاحبہ بنت مکرم مشتاق احمد صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم میاں انس احمد صاحب ابن مکرم محمد حنیف صاحب (یوکے) |

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طرفین کیلئے مبارک فرمائے اور نئے رشتے کے بندھن میں بندھنے والوں کو دین و دنیا کے ثمرات سے نوازے۔ آمین۔ (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 14 دسمبر 2024)

☆......☆......☆

# اعلانِ دُعا

خاکسار کی والدہ ماجدہ کے دونوں کانوں کے پردوں میں سوراخ ہے۔ ایک کان کے پردے کا آپریشن ہونا ہے۔ آپریشن کامیاب ہونے اور بعد کی تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (بشیر الدین قادر کارکن ہفت روزہ اخبار بدر)

خاکسار کی اہلیہ کا جلسہ سالانہ قادیان کے دوران ایک ایکسیڈینٹ کی وجہ سے پیر کی ہڈّی ٹوٹ گئی تھی۔ نور ہسپتال میں آپریشن ہوا تھا۔ اب اللہ کے فضل سے کافی افاقہ ہے۔ کامل شفایابی کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (راجہ جمیل انسپکٹر ہفت روزہ اخبار بدر)


## حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

صفِ دُشمن کو کیا ہم نے بہ حجت پامال ✡ سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

نور دکھلا کے تیرا سب کو کیا ملزم و خوار ✡ سب کا دل آتش سوزاں میں جلایا ہم نے

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468



ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”سب سے بنیادی اور اوّلین اصول جس کے مطابق ہر مسلمان مرد اور عورت کو اپنی زندگی لازماً بسر کرنی چاہئے وہ توحید ہے، یعنی اس کامل ایمان اور یقین کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اسکا کوئی ہمسر نہیں۔“

(پیغام نیشنل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ تنزانیہ 2019)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

# سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ رضی اللہ عنہ)

## ملکی عہدوں کی تقسیم میں مکمّل مساوات

عدالتی حقوق کے سوال کے بعد عہدوں اور ذمہ داریوں کی تقسیم کا سوال آتا ہے اور ایک لحاظ سے یہ سوال سب سے زیادہ اہم ہے سو اس کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَہۡلِہَا ۙ وَ اِذَا حَکَمۡتُمۡ بَیۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡکُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ۔

یعنی ”اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ قومی اور ملکی عہدوں کی تقسیم کے معاملہ میں جو خدا کے نزدیک ایک مقدس امانت کا رنگ رکھتے ہیں صرف ذاتی قابلیت اور ذاتی اہلیت کو دیکھا کرو۔ اور جو شخص بھی اپنے ذاتی اوصاف کے لحاظ سے کسی عہدہ کا اہل ہو اسے وہ عہدہ سپرد کیا کرو خواہ وہ کوئی ہو۔ اور پھر اے مسلمانو! جب تم کسی عہدہ یا ذمہ داری کے کام پر مقرر کئے جاؤ تو تمہارا فرض ہے کہ لوگوں میں کامل عدل و انصاف کا معاملہ کرو۔“

یہ زریں تعلیم ہمیشہ اسلامی حکومتوں کا طُرّہ امتیاز رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسلامی سوسائٹی میں بعض بظاہر ادنیٰ سے ادنیٰ لوگ ترقی کر کے عروج کے کمال تک پہنچے ہیں چنانچہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زید بن حارثہ کو جو ایک آزاد شدہ غلام تھے کئی فوجی دستوں کا امیر مقرر فرمایا۔ اور پھر زید کی وفات کے بعد آپؐ نے ان کے نوجوان فرزند اسامہ بن زید کو بھی ایک بڑی فوج کا امیر مقرر فرمایا جس میں بعض بڑے بڑے صحابہ شامل تھے جو قدیم دستور کے مطابق گویا عرب سوسائٹی میں پہاڑ کی طرح سمجھے جاتے تھے اور جب اس پر بعض ناسمجھ نومسلموں میں چہ میگوئی ہوئی کہ ایک نوجوان غلام زادہ کو ایسے ایسے معمر اور جلیل القدر لوگوں پر امیر مقرر کیا گیا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نہایت غصہ کے ساتھ فرمایا کہ:

اِنۡ تَطۡعِنُوۡا فِیۡ اَمَارَتِہٖ فَقَدۡ کُنۡتُمۡ تَطۡعِنُوۡنَ فِیۡ اَمَارَۃِ اَبِیۡہِ مِنۡ قَبۡلُ وَاَیۡمُ اللّٰہِ اِنۡ کَانَ لَخَلِیۡقًا لِلۡاَمَارَۃِ وَاِنۡ کَانَ لَمِنۡ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاِنَّ ھٰذَا لَمِنۡ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ بَعۡدَہٗ۔

یعنی ”تم اسامہ کی امارت پر نکتہ چینی کرتے ہو اور اس سے قبل تم اس کے باپ زید پر بھی نکتہ چینی کر چکے ہو۔ خدا کی قسم جس طرح اس کا باپ امارت کا اہل تھا اور مجھے بہت محبوب تھا اسی طرح اس کے بعد اسامہ بھی امارت کا اہل ہے اور مجھے بہت محبوب ہے۔“

یہ اسی مبارک تعلیم کا نتیجہ تھا کہ اسلام میں ہمیشہ بظاہر ادنیٰ ترین لوگوں نے اعلیٰ سے اعلیٰ ترقی حاصل کی اور کبھی کسی شخص کی غربت یا نسلی پستی اس کی ترقی میں روک نہیں بنی۔ چنانچہ اس کی مزید مثالیں دیکھنی ہوں تو اس کتاب کے حصہ دوم کا وہ باب ملاحظہ کیا جائے جو غلامی کی بحث سے تعلق رکھتا ہے۔

## سوشل اجتماعوں میں برادرانہ اختلاط

اس جگہ یہ سوال ہو سکتا ہے کہ عہدوں اور ذمہ داری کے کاموں کے متعلق تو بے شک اسلام نے حقیقی مساوات کی تعلیم دی ہے اور سب کے لئے ترقی کا ایک جیسا رستہ کھول دیا ہے مگر ہو سکتا ہے کہ اس انتظامی مساوات کے باوجود تمدنی معاملات اور آپس کے میل ملاقات کے بارے میں مختلف قسم کے لوگوں میں خلیج باقی رہے اور اسلام نے اس خلیج کو دور نہ کیا ہو۔ سو اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام نے اس رخنہ کو بھی بڑی سختی کے ساتھ بند کیا ہے۔ چنانچہ اس قرآنی ارشاد کے علاوہ جو اوپر گزر چکا ہے کہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور انہیں بھائیوں کی طرح مل کر رہنا چاہئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمدنی تعلقات کے سب سے بڑے ذریعہ اور سب سے بڑے میدان یعنی آپس کی دعوتوں اور کھانے پینے کی ملاقاتوں وغیرہ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ:

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الۡوَلِیۡمَۃِ یُدۡعٰی لَھَا الۡاَغۡنِیَاءُ وَیُتۡرَکُ الۡفُقَرَاءُ وَمَنۡ تَرَکَ الدَّعۡوَۃَ فَقَدۡ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ۔

یعنی ”سب سے بری اور سب سے زیادہ قابل نفرت دعوت وہ دعوت ہے جس میں صرف امیر بلائے جائیں اور غریبوں کو نہ بلایا جائے اور جو شخص کسی بھائی کی دعوت کا انکار کرتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔“

اس مبارک ارشاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس بات کو سخت ناپسند فرمایا ہے کہ امیر لوگ اپنی دعوتوں وغیرہ میں صرف امیروں کو مدعو کریں اور غریبوں کو گویا کوئی اور جنس خیال کرتے ہوئے بھول جائیں اور دراصل مساوات کی روح زیادہ تر تمدنی معاملات میں ہی بگڑنی شروع ہوتی ہے۔ کیونکہ اس قسم کے تمدنی معاملات کا اثر براہ راست دل پر پڑتا ہے۔ اسی طرح آپ نے یہ تاکید بھی فرمائی ہے کہ اگر کوئی غریب کسی امیر کی دعوت کرے تو امیر کے لئے ہرگز مناسب نہیں کہ وہ اپنی امارت کے گھمنڈ میں آ کر یا یہ خیال کر کے کہ غریب کے ہاں کا کھانا اس کی عادت اور مزاج کے مطابق نہیں ہوگا غریب کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دے۔ چنانچہ اس قسم کی دعوتوں کا رستہ کھولنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

لَوۡ دُعِیۡتُ اِلٰی کُرَاعٍ لَاَجَبۡتُ

یعنی ”اگر کوئی غریب شخص کسی بکری یا بھیڑ کا ایک پایہ پکا کر بھی مجھے دعوت میں بلائے تو میں اس کی دعوت کو ضرور قبول کروں گا۔“

یاد رہے کہ اس جگہ کُراع کے معنی پائے کے نچلے حصہ کے ہیں جو ٹخنوں سے نیچے ہوتا ہے اور یقیناً وہ ایک ادنیٰ قسم کی غذا ہے کیونکہ ٹخنوں کے نیچے کا حصہ قریباً کُھر ہی بن جاتا ہے، لیکن اگر کُراع کے معنی پورے پائے کے بھی سمجھے جائیں تو پھر بھی عربوں کی روایات سے یہ ثابت ہے کہ قدیم زمانہ میں عرب لوگ پائے کو اچھی غذا نہیں سمجھتے تھے چنانچہ عربوں میں مشہور محاورہ تھا کہ:

لَا تُطۡعِمِ الۡعَبۡدَ الۡکُرَاعَ فَیَطۡمَعُ فِی الذِّرَاعِ

یعنی ”اپنے غلام کو پایہ بھی کھانے کو نہ دو ورنہ وہ اس سے اوپر نظر اٹھا کر دست وران کے گوشت کی بھی طمع کرنے لگے گا۔“

بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس حدیث میں اپنا ذاتی اسوہ پیش کر کے مسلمانوں کو تحریک فرمائی ہے کہ خواہ دعوت کرنے والا کتنا ہی غریب ہو اس کی دعوت کو غربت کی وجہ سے ردّ نہ کرو ورنہ یاد رکھو کہ تمہاری سوسائٹی میں ایسا رخنہ پیدا ہو جائے گا جو آہستہ آہستہ سب کو تباہ کر کے رکھ دے گا۔

مجلسوں میں مل کر بیٹھنے کے متعلق بھی اسلام یہی سنہری تعلیم دیتا ہے کہ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ اگر کوئی بڑا شخص بعد میں آئے تو کسی چھوٹے شخص کو اٹھا کر اس کی جگہ اسے دے دی جائے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے:

نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَنۡ یُّقَامَ الرَّجُلُ مِنۡ مَّجۡلِسِہٖ وَیُجۡلَسُ فِیۡہِ اٰخَرُ وَلٰکِنۡ تَفَسَّحُوۡا وَتَوَسَّعُوۡا۔

یعنی ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس بات سے منع فرماتے تھے کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے اس لئے اٹھایا جائے کہ تا اس کی جگہ کوئی دوسرا شخص بیٹھ جائے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر جگہ تنگ ہو اور زیادہ آدمی آ جائیں تو پھر سب سمٹ سمٹ کر آنے والوں کے لئے گنجائش نکال لیا کرو۔“

یہی اصول نمازوں کے موقع پر مسجدوں میں ملحوظ رکھا گیا ہے جہاں کسی شخص کے لئے کوئی جگہ ریزرو نہیں ہوتی۔ اگر ایک خادم پہلے آتا ہے تو وہ پہلی صف میں جگہ پائے گا اور اگر ایک آقا پیچھے پہنچتا ہے تو وہ آخری صف میں بیٹھے گا۔ غرض خدا کے گھر میں امیر و غریب، خادم و آقا، حاکم و محکوم، طاقتور اور کمزور سب برابر ہوتے ہیں اور کوئی امتیاز ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ یہی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس کا تھا جس میں آپؐ اپنے صحابہ کے ساتھ اس طرح مل جل کر بیٹھتے تھے کہ بعض اوقات ایک اجنبی شخص کے لئے آپؐ کی مجلس میں اس بات کا جاننا اور پہچاننا مشکل ہو جاتا تھا کہ آپؐ کون ہیں اور کہاں بیٹھے ہیں۔

## خادم و آقا کے تعلقات

خادم و آقا کے تعلقات کا سوال بھی ایک بہت اہم سوال ہے مگر چونکہ اس سوال کے متعلق کتاب ہذا کے حصہ دوم میں مسئلہ غلامی کی ذیل میں اصولی بحث گزر چکی ہے اس لئے اس جگہ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اس قدر اشارہ کافی ہے کہ خادموں اور غلاموں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے بھی اسلام نے نہایت تاکیدی ہدایتیں دی ہیں۔ مثلاً آقاؤں کو ہوشیار کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اصولی رنگ میں فرماتے ہیں:

کُلُّکُمۡ رَاعٍ وَکُلُّکُمۡ مَسۡئُوۡلٌ عَنۡ رَّعِیَّتِہٖ

یعنی ”تم میں سے ہر شخص کسی نہ کسی جہت سے بعض دوسرے لوگوں کا آقا اور افسر ہوتا ہے پس ہر شخص کو ہوشیار رہنا چاہئے کیونکہ اسے اس کے سب ماتحت لوگوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔“

اور خادموں اور آقاؤں کی درمیانی خلیج کو اڑانے کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

اِنَّ خَوَلَکُمۡ اِخۡوَانُکُمۡ جَعَلَھُمُ اللّٰہُ تَحۡتَ اَیۡدِیۡکُمۡ فَمَنۡ کَانَ اَخُوۡہُ تَحۡتَ یَدِہٖ فَلۡیُطۡعِمۡہُ مِمَّا یَاۡکُلُ وَلۡیُلۡبِسۡہُ مِمَّا یَلۡبَسُ وَلَا تُکَلِّفُوۡھُمۡ مَا یَغۡلِبُھُمۡ فَاِنۡ کَلَّفۡتُمُوۡھُمۡ مَا یَغۡلِبُھُمۡ فَاَعِیۡنُوۡھُمۡ۔

یعنی ”تمہارے خادم تمہارے بھائی ہیں۔ پس جب کسی شخص کے ماتحت اس کا کوئی بھائی ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے خادم بھائی کو اس کھانے میں سے کچھ نہ کچھ حصہ دے جو وہ خود کھاتا ہے اور اس لباس میں سے کچھ نہ کچھ حصہ دے جو وہ خود پہنتا ہے اور اے مسلمانو! تم اپنے خادموں کو کوئی ایسا کام نہ دیا کرو جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو اور اگر کبھی مجبوراً انہیں کوئی ایسا کام دینا پڑے تو پھر اس کام میں خود بھی ان کی مدد کیا کرو۔“

یہ حدیث جیسا کہ اس کے الفاظ اور اسلوب بیان سے ظاہر ہے ایک نہایت اہم اور اصولی حدیث ہے اور ”ان کی مدد کیا کرو“ کے الفاظ میں یہ اشارہ بھی ہے کہ کام ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ اگر وہ خود آقا کو کرنا پڑے تو وہ اسے اپنے لئے موجب عار سمجھے بلکہ ایسا ہونا چاہئے کہ جسے خود آقا بھی کر سکتا ہو اور کرنے کو تیار ہو۔ گویا اس حدیث میں خادموں کے ساتھ حسن سلوک اور برادرانہ برتاؤ کی تلقین کے علاوہ یہ تعلیم بھی دی گئی ہے کہ کسی مسلمان کے لئے زیبا نہیں کہ وہ کسی کام کو اپنے لئے موجب عار سمجھے یا یہ خیال کرے کہ یہ کام صرف خادم کے کرنے کا ہے میرے کرنے کا نہیں۔ چنانچہ ایک دوسری حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر قسم کا کام خود اپنے ہاتھ سے کر لیتے تھے اور کسی کام کو عار نہیں سمجھتے تھے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اوپر کی حدیث میں جو خَوَل کا لفظ آیا ہے وہ عربی محاورہ کے مطابق نوکروں اور خادموں اور غلاموں اور اسی قسم کے دوسرے حاشیہ نشینوں سب پر بولا جاتا ہے۔ اس طرح اس حدیث میں گویا ایک نہایت وسیع مضمون مدنظر رکھا گیا ہے۔ بہرحال اسلام نے آقاؤں اور خادموں کے تعلقات کو بھی بہترین بنیاد پر قائم کیا ہے۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 689 تا 694، مطبوعہ قادیان 2006)

❀❀❀

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination for royal weddings & celebrations.

# 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate

HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201

Contact Number : 09440023007, 08473296444

CHANDIGARH DIAGNOSTIC LABORATORY

Thane wala Chowk, Thikriwal Rd (Darul Salam Kothi Rd)

(Near Canara and Punjab & Sind Bank Qadian)

ہمارے یہاں ہر طرح کے جسمانی ٹیسٹ خون، پیشاب، بلغم، بایوپسی، وغیرہ کمپیوٹرائزڈ دستیاب ہیں

ہمارے ساتھی: SRL-Super Ranbaxy Lab,Thyrocare Mumbai

چوہدری محمد خضر باجوہ صاحب درویش قادیان لقمان احمد باجوہ صاحب

پروپرائٹر : عمران احمد باجوہ، رضوان احمد باجوہ فون نمبر: +91-85579-01648, +91-96465-61639

# سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ رضی اللہ عنہ)

## سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سفر لاہور اور حضور پُرنور کا وصال

(قسط-7)

یہ واقعہ حضور کے وصال کے بالکل قریب اور غالباً زیادہ سے زیادہ دو روز قبل یعنی ۲۴-۰۵-۰۸ کا ہے اور اسی روز یا اس سے ایک روز بعد یعنی آخری دن حضور نے سیر کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے مجھ سے فرمایا:

’’گاڑی بان سے کہہ دو کہ اتنی دور لے جائے کہ جانے آنے میں ایک گھنٹہ سے زیادہ وقت نہ لگے۔ کیونکہ آج ہمارے پاس اتنے ہی پیسے ہیں۔‘‘

آہ، آہ، آہ شہنشاہوں کا شہنشاہ جس کا یہ حال۔ جس کی تصدیق حضور کے وصال کے بعد کے واقعات نے کردی جبکہ واقعی حضور پرنور نے بجائے مال و منال کے قرض کی بھاری رقم ترکہ میں چھوڑی مگر مہمان نوازی میں سرِمو فرق نہ آنے دیا اور نہ ہی کسی کو جتایا۔ جاننے والے جانتے اور دیکھنے والے یقین رکھتے ہیں کہ حضور کو مہمان نوازی میں کتنا کمال اور شغف تھا۔ حضور اس میں ذرہ بھر کوتاہی کو بھی پسند نہ فرماتے۔ قرض تک لے کر مہمانوں کی خدمت کرتے، خود اپنے ہاتھوں کھلاتے اور مہمانوں کی ضروریات کا پورے اہتمام سے ان کے حالات و عادات کے لحاظ سے انصرام کرتے۔ چارپائی۔ بستر۔ حتیٰ کہ حقہ تک بھی جس سے حضور کو طبعی نفرت تھی، سمہمان کی خاطر مہیا فرماتے۔ حضور کی مہمان نوازی اور کرم فرمائی کی بے شمار مثالیں موجود ہیں بلکہ میرا یقین ہے کہ ابھی تو ایسے خوش نصیب وجود موجود بھی ہیں جو حضور کی ایسی عنایات کا خود مورد بن چکے یا اپنی آنکھوں ایسے واقعات دیکھ چکے ہیں کہ حضور نے کھانا تناول فرماتے ہوئے بھی اپنا کھانا اٹھا کر مہمانوں کو بھیج دیا اور خود دو گھونٹ پانی پر ہی کفایت فرمائی۔ کسی مہمان کو چارپائی نہ ملی تو اپنی چارپائی بھیج دی یا فوراً تیار کرادی اور نیا بستر بنوا کر بھیج دیا۔ زبان طعن دراز کرنا آسان ہے مگر کچھ کر کے دکھانا مشکل۔ مدتوں ہم اور ایسے معترض اکٹھے رہے، جس کی وجہ سے ان کے سلوک و اخلاق اور حسن و احسان کی داستانیں معلوم۔ دور کیا جانا۔ لاہور ہی کی بات کبھی بھولنے میں نہیں آتی جب مہمانوں کو دسترخوان پر بٹھا کر اور کھانا سامنے رکھ کر ساتھ ہی یہ پیغام بار بار دہرایا جاتا تھا کہ پیٹ کے چار حصے کرو۔ کھانے کا، پانی کا، ہوا کا، اور ذکر الٰہی کا۔ کاش ان بدقسمتوں کو مائیں نہ جنتیں۔ تنگ ہو کر مجبوراً آخر بعض خدام ہمرکاب نے پہلے اس قسم کی باتیں حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کیں چنانچہ آپ نے فوراً اپنے شاگردوں کے لئے کھانے کا الگ انتظام کر دیا۔ مکرمی حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ خدا کے فضل سے زندہ سلامت ہیں وہ اس بات کے شاہد ہیں کہ دو یا چار بوری آٹا فوراً خریدنے کا حضرت مولوی صاحب نے حکم دیا۔ یا خرید وا کر ان کے سپرد کردیں اور اس طرح پہلے صاحب ممدوح کے شاگردوں کے کھانے کا بوجھ جماعت لاہور کے کندھوں سے اتر گیا اور پھر جلد ہی یہ بات سیدنا حضرت اقدس تک پہنچ گئی تو حضور پرنور نے تمام مہمانوں کے کھانے کے لئے اپنے خرچ سے انتظام کئے جانے کا ارشاد فرما دیا جو آخری دن تک جاری رہا۔

افترا کرنا اور جھوٹ بولنا لعنتیوں کا کام ہے میں اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم سے لکھتا ہوں کہ اوپر کا واقعہ میں نے جیسے سنا اور جس طرح دیکھا بعینہٖ اسی طرح لکھا ہے۔ الفاظ ممکن ہے وہ نہ ہوں یا آگے پیچھے ہو گئے ہوں مگر کوشش میں نے حتی الوسع یہی کی ہے کہ وہی لکھوں۔ مفہوم یقیناً یقیناً وہی ہے اور یہ واقعہ ایک گھنٹہ سیر کے وقت کی تعیین کا بھی بالکل صحیح اور یقینی ہے اور میں نے جو کچھ بھی لکھا ہے پوری بصیرت اور یقین سے لکھا ہے۔ جس پر میں غلیظ سے غلیظ قسم کے لئے بھی تیار ہوں۔ مجھے کسی سے ذاتی طور پر رنج، بغض یا عناد نہیں۔ سلسلہ کی ایک امانت جو اکتیس سال سے میرے دل و دماغ میں محفوظ تھی، ادا کی ہے اس کے سوا اور کوئی غرض نہیں۔

اسی سلسلہ میں اس امر کا لکھ دینا بھی بےمحل نہ ہوگا کہ جس زمانہ کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے اس سے تین چار ماہ قبل ہی یعنی جنوری ۱۹۰۸ء کے اواخر میں مَیں ان زخموں سے اچھا ہو کر جوراجپوتانہ سے میری رہائی کا باعث بنے، قادیان پہنچا تھا۔ میں چونکہ ایک لمبے عرصہ کی غیبوبت کے بعد دارالامان آیا تھا لہٰذا دل میں خواہش تھی کہ دوستوں سے ملوں، ان کی مجالس میں بیٹھوں اور حالات سنوں۔ چنانچہ اسی ذیل میں میرے کانوں میں ان اعتراضات کی بھنک پڑی جو بعض بڑے کہلانے والوں کی طرف سے سیدنا حضرت اقدس کی امانت و دیانت پر مالی معاملات سے متعلق کئے جاتے تھے۔ اور مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ ایسے اعتراضات سن کر ہم لوگ معترضین کے اس فعل کو جہاں حقارت اور نفرت سے دیکھا کرتے وہاں حضور کو سلیمان نام دئے جانے کی ایک یہ حکمت بھی ہماری سمجھ میں آ گئی جو اس غیب دان ہستی نے پہلے ہی سے اس قسم کے اعتراض کرنے والوں کو بطور جواب اور حضور کی تسلی کے لئے الہاماً کہہ رکھی تھی اور اس بات کا عام ذکر رہتا تھا کہ چونکہ حضرت کا ایک نام سلیمان رکھ کر اللہ کریم نے

فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

کی شان و مقام بھی حضور کو عطاء فرما رکھا ہے تو پھر کس کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اس برگزیدۂ خدا اور مقبول الٰہی کی شان میں کوئی کلمہ گستاخی زبان پر لاوے یا حضور سے کسی حساب کتاب کا مطالبہ کرے۔

حضور کے طریق عمل اور اخلاق کریمانہ میں سے بیسیوں واقعات اور سینکڑوں مثالیں ایسی ملتی ہیں کہ حضور عطاء و سخا میں فَامْنُنْ بِغَيْرِ حِسَابٍ کے عامل بھی تھے۔ بارہا خدام اور غلاموں نے مفوضہ خدمات اور کاموں سے واپسی پر حضور کی خدمت میں حسابات کی فہرستیں پیش کیں تو حضور نے یہ فرماتے ہوئے کہ ’’ہمارا آپ کا معاملہ حسابی گنتیوں سے بالا تر ہے۔ دوستوں کے ساتھ ہم حساب نہیں رکھا کرتے۔‘‘ واپس کر دیا۔ یا کبھی کسی غلام کو قرض کی ضرورت ہوئی تو حضور نے دے کر نہ صرف بھلا ہی دیا بلکہ اگر اس غلام نے کبھی پیش کیا تو مسکراتے ہوئے فرمایا کہ کیا آپ نے ہمارے اور اپنے مال میں کوئی مابہ الامتیاز بنا رکھا ہے؟ ہمارے آپ کے تعلقات معمولی دنیوی تعلقات سے آگے نکل کر روحانی باپ اور بیٹوں کے سے ہیں اور کئی دوستوں کو یاد ہوگا کہ جب کسی خدمت کے لئے حکم دیتے تو زادِ راہ کے لئے گن کر رقم نہ دیا کرتے بلکہ اکثر ایسا ہوتا کہ مٹھی بھر کر یا رومال میں گٹھڑی باندھ کر بے حساب ہی دے دیا کرتے تھے اور کئی بار میں خود بھی چونکہ ایسے حالات سے دوچار ہوا ہوں اس وجہ سے ایسی شہادت میرے ذمہ تھی جس کی ادائیگی کے لئے یہ چند سطور نوٹ کی ہیں۔ زندگی کا اعتبار نہیں، موت کا وقت مقرر نہیں، خصوصاً جب کہ میں ایک لمبے عرصہ کی بیماری کے باعث اپنی ہڈیوں میں کھوکھلا پن، پٹھوں میں سستی اور جسم میں اضمحلال پاتا ہوں اس موقعہ کو غنیمت جان کر یہ فرض ادا کرنے کی کوشش کی۔

بارہا کا واقعہ یاد ہے کہ ایسے مواقع پر حضور نے نہایت محبت و مہربانی سے بطور نصیحت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ بھی ہمیں بھیجتا ہے اس سے ذاتی طور پر ہمارا صرف اسی قدر تعلق ہوتا ہے کہ ہم اُس کے خرچ کرنے میں بطور ایک واسطہ کے ہیں۔ ورنہ خدا کے یہ اموال خدا کے دین اور اس کی مخلوق ہی کے لئے آتے اور خرچ ہوتے ہیں۔ ہم جب کسی کے سپرد کوئی کام کرتے ہیں تو اس کو امین و دیانتدار ہی سمجھ کر کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیں تو کبھی ایسا خیال بھی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ شخص اس میں خیانت کرے گا۔ دراصل یہ تمام باتیں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں اور حقیقت میں بدظنی کرنے والا اپنے ہی ایمان کی جڑ پر تبر رکھتا، اپنے اندرونہ کے گناہ کو ظاہر کرتا اور اپنے خبث باطن پر مہر لگاتا ہے۔

اَلْمَرْءُ يَقِيْسُ عَلٰى نَفْسِهٖ

الغرض اس قسم کا مرض نفاق تو بعض لوگوں کے دلوں میں حضرت اقدس کی حیات ہی میں پیدا ہو چکا تھا اور خدا جانے کس بدقسمت انسان کی مجلس وصحبت کا اثر تھا جس کو ان لوگوں نے بجائے دور کرنے اور نکال باہر پھینکنے کے قبول کیا اور دلوں میں سنبھالے رکھا، اس کی آبیاری کی اور آخر کار زہریلا پھل کھا کر روحانی موت کا شکار ہو گئے۔ اللہ رحم کرے۔ علو، خود ستائی و کبر کا بھی مادہ الگ ان میں موجود تھا۔ معتمد تھے اور سلسلہ کے کاروبار کے گویا وہی اپنے آپ کو کرتا دھرتا سمجھتے تھے مگر زبان کا ان کی یہ حال تھا کہ سیدۃ النساء حضرت اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کی بلند شان اور اس عزت و اقبال کے مدنظر جس کا ذکر اللہ تعالیٰ کی وحی میں بار بار آتا ہے، ہم خدام ان کا ذکر حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے الفاظ سے کیا کرتے مگر یہ لوگ سیدہ طاہرہ کو ’’مائی جی‘‘ ’’بیوی جی‘‘ اور زیادہ سے زیادہ ’’بیوی صاحبہ‘‘ کے بالکل معمولی الفاظ سے یاد کیا کرتے تھے۔ جن سے ظاہر ہے کہ ان کے دلوں میں ’’خواتین مبارکہ‘‘ کی حقیقی عزت موجود نہ تھی اور اس کے نتائج بھی ظاہر و باہر ہیں۔ موقعہ کی مناسبت کے مدنظر خواجہ کمال الدین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ کے اعلان میں سے جو ’’اطلاع از جانب صدر انجمن‘‘ کے زیر عنوان سیدنا حضرت اقدس کے وصال اور انتخاب خلافت کے متعلق قادیان سے جماعتوں کی اطلاع کے لئے شائع کرایا گیا تھا، ایک فقرہ درج کر کے اس کے علل و نتائج کا استنباط اصحاب دانش کے ذہن رسا پر چھوڑتا ہوں۔ لکھا ہے

’’چندوں کے متعلق سر دست یہ لکھا جاتا ہے کہ ہر قسم کے چندے جس میں چندہ لنگر خانہ بھی شامل ہے محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام حسب معمول بھیجے جاویں۔‘‘

فاعتبروا یا اولی الالباب.

(سیرۃ المہدی، جلد 2، تتمہ، صفحہ 397، مطبوعہ قادیان 2008)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
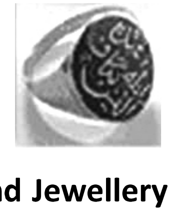

SAFOORA COLLECTION CENTER
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
Partap Nagar Qadian Pin 143516
Dist: Gurdaspur Punjab
WE ACCEPT ONLINE ORDER ALSO
ALL KINDS OF LADIES GARMENTS AND KIDS PARTY WEAR & BURQA ALSO
INSTAGRAM
Shabana Omer : +91-8699710284 / Omer Farooque: +91-7347608447

**صلح حدیبیہ کے مبارک ثمرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگوں کو آپؐ کے پاس آنے کا موقع ملا اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں سنیں تو ان میں صدہا مسلمان ہوگئے۔ جب تک انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں نہ سنی تھیں ان میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان ایک دیوار حائل تھی جو آپؐ کے حسن و جمال پر ان کو اطلاع نہ پانے دیتی تھی**

**(حضرت مسیح موعودؑ)**

## خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 29 / نومبر 2024 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

**سوال:** حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صلح حدیبیہ کے مبارک ثمرات کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

**جواب:** حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: صلح حدیبیہ کے مبارک ثمرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگوں کو آپؐ کے پاس آنے کا موقع ملا اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں سنیں تو ان میں صدہا مسلمان ہو گئے۔ جب تک انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں نہ سنی تھیں ان میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان ایک دیوار حائل تھی جو آپؐ کے حسن و جمال پر ان کو اطلاع نہ پانے دیتی تھی۔

**سوال:** صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کرام کی رات کو پہرے کی ڈیوٹی کے متعلق حضور نے کیا بیان فرمایا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو رات کے وقت پہرے کا حکم دیا ہوا تھا۔ روزانہ پہرہ ہوتا تھا۔ تین آدمی باری باری پہرہ دیا کرتے تھے۔ جن میں حضرت اَوس بن خَولیؓ، عَبّاد بن بِشرؓ اور محمد بن مَسلَمہؓ تھے۔

**سوال:** ایک رات جب حضرت محمد بن مَسلَمہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہرے پر مامور تھے تو کیا واقعہ رونما ہوا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: ایک رات حضرت محمد بن مَسلَمہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہرے پر مامور تھے تو قریش نے مِکرَز بن حَفص کی نگرانی میں پچاس آدمیوں کو بھیجا اور ان کو حکم دیا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد چکر لگائیں اس امید پر کہ مسلمانوں میں سے کسی کو قتل کر دیں یا اچانک ان کو کوئی نقصان پہنچائیں۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ نے ان کو پکڑ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے آئے۔ مکرز بھاگ گیا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو خبردار کیا۔

**سوال:** مسلمانوں میں سے کون کون رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے مکہ میں داخل ہوئے تھے؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: مسلمانوں میں سے چند آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے تھے جن میں کُرز بن جابر فِہری، عبداللہ بن سُہَیل، عبداللہ بن حُذَافہ سَہمی، ابورُوم بن عُمیر عَبدَرِی، عَیّاش بن اَبِی رَبیعہ، ہِشام بن عاص، ابُو حاطِب بن عَمرو، عُمیر بن وَہب، حَاطِب بن ابی بَلتَعہ اور عبداللہ بن اُمَیَّہ شامل تھے۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امان میں مکہ میں داخل ہوئے تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ چھپ کر داخل ہوئے تھے۔ مختلف روایتیں ہیں۔

**سوال:** جب قریش کو مسلمانوں کی خبر ہوئی تو انہوں نے کیا کیا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: جب ان مسلمانوں کی خبر قریش کو ہوئی تو قریش نے ان کو پکڑ لیا اور قریش کو اپنے ساتھیوں کی گرفتاری کی خبر بھی مل گئی تھی جن کو حضرت محمد بن مسلمہؓ نے روک لیا تھا۔ جب قریش کو خبر ملی کہ ان کے پچاس آدمی مسلمانوں کے قیدی ہو گئے ہیں۔ پھر قریش کا ایک اَور مسلح دستہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے اصحابؓ کی طرف آیا اور مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ وہ تیر اور پتھر پھینکنے لگے۔

**سوال:** مشرکین کے کتنے شہ سواروں کو مسلمانوں نے گرفتار کر لیا تھا اور مسلمانوں میں سے کس کو قریش نے شہید کر دیا تھا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: مشرکین کے بارہ شہ سواروں کو مسلمانوں نے گرفتار کر لیا اور مسلمانوں میں سے حضرت اِبنِ زُنَیمؓ شہید ہو گئے۔ قریش نے ان کو تیر مار کر قتل کر دیا تھا۔

**سوال:** سُہیل بن عمرو کو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دور سے دیکھا تو صحابہؓ کو کیا فرمایا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: پھر قریش نے ایک جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجی جن میں سُہَیل بن عمرو بھی تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جیسے ہی دُور سے اس کو دیکھا تو صحابہؓ سے فرمایا کہ سُہیل کے ذریعہ تمہارا معاملہ سَہل یعنی آسان ہو گیا۔

**سوال:** جب قریش کو حدیبیہ کی اس بیعت کا حال معلوم ہوا تو ان کی کیا کیفیت تھی؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: جب قریش کو حدیبیہ کی اس بیعت کا حال معلوم ہوا تو وہ لوگ بہت خوفزدہ ہوئے۔ ان کو بھی پتہ لگ گیا کہ یہ بیعت ہوگئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عہد لیا ہے سب مسلمانوں سے اور ان کے ذی رائے لوگوں نے مشورہ دیا کہ صلح کرنا مناسب ہوگا۔ یعنی اس سال اس طرح صلح کی جائے، یہ کہا جائے کہ اس سال آپ واپس لوٹ جائیں اور آئندہ سال آ کر تین روز مکہ میں ٹھہر سکتے ہیں مگر آپ کے ساتھ صرف ایک سوار کے ضروری ہتھیار یعنی میانوں میں پڑی تلوار اور کمانوں کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔ اس مشورے کے بعد قریش نے دوسری دفعہ سُہَیل بن عمرو کو بھیجا۔ اس کے ساتھ مِکرِز بن حَفص اور حُوَیطِب بن عبدالعُزّیٰ بھی تھے۔ یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس یہ تجویز لے کر آئے کہ اس سال تو آپ بغیر عمرہ کیے ہی واپس چلے جائیں تاکہ عرب یہ نہ کہیں کہ آپ طاقت کے زور پر قریش کی مرضی کے خلاف مکہ میں داخل ہو گئے ہیں اور اگلے سال عمرہ کے لیے دوبارہ آجائیں۔ چنانچہ جب سُہیل سامنے آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دُور سے دیکھ کر فرمایا: اس شخص کو دوبارہ بھیجنے کا مطلب ہے کہ قریش نے صلح کا ارادہ کیا ہے۔

**سوال:** صلح حدیبیہ کے معاہدے کی تحریر کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے کیا بیان کیا ہے؟

**جواب:** صلح کے معاہدے کی تحریر کے بارے میں سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ”بہرحال بڑی رَدّوکَدّ کے بعد یہ معاہدہ تکمیل کو پہنچا اور قریباً ہر امر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بات کو چھوڑ کر قریش کا مطالبہ مان لیا اور خدائی منشاء کے ماتحت اپنے اس عہد کو پوری وفاداری کے ساتھ پورا کیا کہ بیت اللہ کے اکرام کی خاطر قریش کی طرف سے جو مطالبہ بھی ہوگا اسے مان لیا جائے گا اور بہرصورت حرم کے احترام کو قائم رکھا جائے گا اس معاہدہ کی شرائط حسب ذیل تھیں:

1۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے ساتھی اس سال واپس چلے جائیں۔

2۔ آئندہ سال وہ مکہ میں آ کر رسم عمرہ ادا کر سکتے ہیں مگر سوائے نیام میں بند تلوار کے کوئی ہتھیار ساتھ نہ ہو اور مکہ میں تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں۔

3۔ اگر کوئی مرد مکہ والوں میں سے مدینہ جائے تو خواہ وہ مسلمان ہی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے مدینہ میں پناہ نہ دیں اور واپس لوٹا دیں۔ چنانچہ اس تعلق میں صحیح بخاری کے الفاظ یہ ہیں کہ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ إِلَّا رَدَدْتَهٗ إِلَيْنَا۔ یعنی ہم میں سے اگر کوئی مرد آپ کے پاس جائے تو آپ اسے واپس لوٹا دیں گے لیکن اگر کوئی مسلمان مدینہ کو چھوڑ کر مکہ میں آجائے تو اسے واپس نہیں لوٹایا جائے گا۔ انہوں نے اپنی شرط منوالی کہ مسلمان ہو کے اگر کوئی مدینہ جاتا ہے تو واپس ہوگا لیکن اگر مسلمان کسی طرح مکہ میں آجائے اور پکڑا جائے تو وہ واپس نہیں لوٹایا جائے گا۔

اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اگر مکہ والوں میں سے کوئی شخص اپنے ولی یعنی گارڈین (guardian) کی اجازت کے بغیر مدینہ آجائے تو اسے واپس لوٹا دیا جائے گا۔

4۔ قبائل عرب میں سے جو قبیلہ چاہے مسلمانوں کا حلیف بن جائے اور جو چاہے اہل مکہ کا۔

5۔ یہ معاہدہ فی الحال دس سال تک کے لیے ہوگا اور اس عرصہ میں قریش اور مسلمانوں کے درمیان جنگ بند رہے گی۔

**سوال:** صلح حدیبیہ کے بارت میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے نے کیا تفصیل بیان فرمائی ہے؟

**جواب:** حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے فرماتے ہیں: صلح حدیبیہ کے گواہ کے بارے میں تفصیل اس طرح ہے کہ اس معاہدہ کی دو نقلیں کی گئیں اور بطور گواہ کے فریقین کے متعدد معززین نے ان پر دستخط ثبت کیے۔ مسلمانوں کی طرف سے دستخط کرنے والوں میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ (جو اس وقت تک مکہ سے واپس آچکے تھے) عبدالرحمن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ اور ابوعبیدہؓ تھے۔ معاہدہ کی تکمیل کے بعد سُہَیل بن عمرو معاہدہ کی ایک نقل لے کر مکہ کی طرف واپس لوٹ گیا اور دوسری نقل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رہی۔

**سوال:** حدیبیہ کے قصے کو قرآن مجید نے کس نام سے موسوم کیا ہے؟

**جواب:** حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں: حدیبیہ کے قصہ کو خدا تعالیٰ نے فتح مبین کے نام سے موسوم کیا ہے اور فرمایا ہے۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔ وہ فتح اکثر صحابہؓ پر بھی مخفی تھی بلکہ بعض منافقین کے ارتداد کی موجب ہوئی مگر دراصل وہ فتح مبین تھی۔ گو اس کے مقدمات نظری اور عمیق تھے۔

❁ ❁ ❁

**مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے، اس کے تمام معاملے خیر پر مشتمل ہیں اور یہ مقام صرف مومن کو حاصل ہے**
**کہ اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو یہ اس پر شکر بجالاتا ہے، تو یہ امر اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے**
**اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ صبر کرتا ہے تو یہ امر بھی اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے**

## خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 04 / اگست 2006 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

**سوال:** حضور انور نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

**جواب:** حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 152 تا 153 کی تلاوت فرمائی

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ۔ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ

**سوال:** اللہ تعالیٰ کن لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ یعنی جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا۔

**سوال:** مسٹر کیتھ نے جلسہ منعقد کرنے کے متعلق کیا کردار ادا کیا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: مسٹر کیتھ نے علاقے کے لوگوں اور کونسل کو ہمارا جلسہ منعقد کرنے کی اجازت اور اس کے لئے راہ ہموار کرنے میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔ ایک ایک ہمسائے کے پاس گئے، ان کو بتایا کہ جو مختصر عرصے میں میں نے ان لوگوں کو سمجھا ہے یہ وہ نہیں ہیں جو تم سمجھ رہے ہو۔ یہ لوگ تو کچھ اور ہی چیز ہیں۔ تو ان لوگوں اور اس فیملی کے ہم بہرحال شکرگزار ہیں ورنہ ان کو کیا پڑی تھی، زمین بیچ کر ایک طرف بیٹھ جاتے کہ تم جانو اور تمہارا کام جانے ہم نے تمہاری وکالت کرنے اور راہ ہموار کرنے کی کوئی ذمہ داری تو نہیں لی ہوئی، زمین بیچنی تھی بیچ دی۔ تو یہ ان کا بہت بڑا خلق ہے، اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

**سوال:** پولیس جو ٹریفک کے لئے آئی تھی انہوں نے اپنے جذبات کا کیا اظہار کیا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: پولیس جو ٹریفک کیلئے آئی

ہوئی تھی وہ بھی دیکھ کر حیران تھی کہ کس طرح ٹریفک کنٹرول ہو رہا ہے۔ بلکہ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ تمہارے خدام تو اس طرح ٹریفک کنٹرول کر رہے ہیں جس طرح انہوں نے پولیس کی ٹریننگ لی ہوتی ہے۔

**سوال:** حضور انور نے والنٹیئرز (volunteers) کا شکریہ کن الفاظ میں کیا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: ہمارے والنٹیئرز (volunteers) شکریہ کے مستحق ہیں، یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ دنیائے احمدیت میں جہاں بھی چلے جائیں یہ کام کرنے والے کارکن میسر آ جاتے ہیں جو لگاتار کئی کئی گھنٹے ڈیوٹی دیتے ہیں اور یہی حال یہاں اس جلسہ میں بھی ہم نے دیکھا۔ اگر تھکتے بھی ہیں تو اظہار نہیں کرتے۔ اکثر کی ڈیوٹیاں ان کے پیشوں اور بعض کی ان کے مزاج سے بھی مختلف ہوتی ہیں۔ لیکن مجال ہے جو ماتھے پر بل آئے۔ بڑی خوش اسلوبی سے اپنی ڈیوٹی ادا کرتے ہیں۔ ان میں بچے بھی ہیں، جوان بھی ہیں، بوڑھے بھی ہیں، عورتیں بھی ہیں، بچیاں بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمومی طور پر مجھے ان کارکنان کے اچھے کام کی تعریف ہی لوگوں نے لکھی ہے، جو شامل بھی ہوئے تھے اور جو کام کرنے والے بھی تھے۔ بعض سرپھروں کی وجہ سے اِکّا دُکّا واقعات ہو جاتے ہیں، جہاں اپنے مزاج کی وجہ سے بعض کارکن ماحول کو خراب کر دیتے ہیں اور باوجود سمجھانے کے اپنے اختیارات سے تجاوز کر جاتے ہیں، تو انتظامیہ کو چاہئے کہ ایسے کارکن یا کارکنات جو ہیں ان کی ڈیوٹی ایسی جگہوں پر نہ لگائیں جو پبلک ڈیلنگ (Public dealing) کی جگہ ہو۔ لیکن بہرحال جیسا کہ میں نے کہا عمومی طور پر ڈیوٹیوں کے معیار لڑکیوں کے، لڑکوں کے، عورتوں مردوں کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھے رہے اور یقیناً وہ سب شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے، ان کے اخلاص و وفا کو بڑھائے، ان میں یہ روح مزید بڑھتا چلا جائے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی یہ ڈیوٹیاں ہمیشہ سرانجام دینی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دیگر احکامات پر بھی عمل کرتے ہوئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

**سوال:** حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استغفار کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

**جواب:** حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:۔

احمق حقیقت سے ناآشنا استغفار کے لفظ پر اعتراض کرتے ہیں ان کو معلوم نہیں کہ جس قدر یہ لفظ پیارا ہے اور آنحضرت ﷺ کی اندرونی پاکیزگی پر دلیل ہے، وہ ہمارے وہم و گمان سے بھی پرے ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ عاشق رضا ہیں اور اس میں بڑی بلند پروازی کے ساتھ ترقیات کر رہے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تصور کرتے ہیں اور اظہار شکر سے قاصر پا کر تدارک کرتے ہیں۔ یہ کیفیت ہم کس طرح ان عقل کے اندھوں اور مجذوم القلب لوگوں کو سمجھائیں، ان پر وارد ہو تو وہ سمجھیں۔ جب ایسی حالت ہوتی ہے احسانات الٰہیہ کی کثرت آ کر اپنا غلبہ کرتی ہے تو روح محبت سے پُر ہو جاتی ہے اور وہ اچھل اچھل کر استغفار کے ذریعہ اپنے قصور شکر کا تدارک کرتی ہے۔ یہ لوگ خشک منطق کی طرح اتنا ہی نہیں چاہتے کہ وہ قویٰ جن سے کوئی کمزوری یا غفلت صادر ہو سکتی ہے وہ ظاہر نہ ہوں۔ نہیں وہ ان قویٰ پر تو فتح حاصل کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تصور کر کے استغفار کرتے ہیں کہ شکر نہیں کر سکتے۔ یہ ایک لطیف اور اعلیٰ مقام ہے جس کی حقیقت سے دوسرے لوگ ناآشنا ہیں، اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے حیوانات، گدھے وغیرہ انسانیت کی حقیقت سے بے خبر اور ناواقف ہیں۔ یعنی وہ لوگ جن کو اس مقام کا نہیں پتہ۔ اسی طرح پر انبیاء و رسل کے تعلقات اور ان کے مقام کی حقیقت سے دوسرے لوگ کیا اطلاع رکھ سکتے ہیں۔ یہ بڑے ہی لطیف ہوتے ہیں اور جس جس قدر محبت ذاتی بڑھتی جاتی ہے اسی قدر یہ اور بھی لطیف ہوتے جاتے ہیں۔

**سوال:** اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ بننے کیلئے کون سی دعا کرنی چاہئے؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَاکِرًا لَّکَ ذَاکِرًا یعنی اے میرے اللہ تو مجھے اپنے شکریہ بجا لانے والا اور بکثرت ذکر کرنے والا بنا۔

**سوال:** نبی کریم ﷺ کو جب کوئی خوشی پہنچتی تو آپؐ کیا کرتے؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کو جب کوئی خوشی پہنچتی تو آپؐ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں گر جاتے۔

**سوال:** عبادت میں لذت اور سرور پانے کی کیا دعا ہے؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ دعا میں بہت ہی کوشش سے کام لو تو تم یہ کہو کہ اے اللہ اپنے شکر اور اپنے ذکر اور اپنے اچھے طریق سے عبادت کرنے میں ہماری مدد فرما۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلٰی شُکْرِکَ وَذِکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ

**سوال:** مومن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے معاملہ کے بارے میں رسول کریم ﷺ نے کیا بیان فرمایا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں مومن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے معاملہ کے بارے میں آپؐ فرماتے ہیں، یہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے، اس کے تمام معاملے خیر پر مشتمل ہیں اور یہ مقام صرف مومن کو حاصل ہے کہ اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو یہ اس پر شکر بجا لاتا ہے، تو یہ امر اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ صبر کرتا ہے تو یہ امر بھی اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے۔

# نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 07/اکتوبر 2024ء بروز سوموار 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

**نماز جنازہ حاضر**

**مکرمہ فرخندہ اختر ظفر مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم سمیع احمد ظفر مرزا صاحب مرحوم (ووسٹر پارک۔ یوکے)**

3/اکتوبر کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مرزا عبدالعزیز صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی تھیں۔ آپ کے شوہر کو ابتدائی ایام میں نظارت امور عامہ ربوہ میں خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں 8 بچے اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم لطیف مرزا صاحب بطور چیئرمین AIMS ڈیپارٹمنٹ یوکے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ مکرم جلال الدین اکبر صاحب کی ساس تھیں۔

**نماز جنازہ غائب**

**(1) مکرم محمد لئیق صاحب ابن مکرم میاں محمد بشیر صاحب (کینیڈا)**

16/ستمبر 2024ء کو تقریباً 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا مکرم فضل الٰہی صاحب کے ذریعہ آئی جنہوں نے 1904ء میں بذریعہ خط حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ حضرت فضل کریم صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے اور مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب مرحوم درویش قادیان کے بھانجے تھے۔ آپ نے قصور اور لاہور میں مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1995ء میں اپنی فیملی کے ہمراہ کینیڈا منتقل ہو گئے۔ پنجگانہ نمازوں کا التزام کرنے والے، تہجد گزار، تقویٰ شعار، نیک، مخلص اور قناعت پسند انسان تھے۔ خلافت سے بے پناہ محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ عہدیداران، واقفین زندگی اور مربیان کا بے حد احترام کرتے تھے۔ حضور انور کے خطبات باقاعدگی سے سنتے اور نماز جمعہ اور دیگر جماعتی پروگراموں میں شامل ہونے کے لیے مسجد جایا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور 4 بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم خالد محمود شاہد صاحب (امیر و مشنری انچارج کونگو) کے والد تھے۔ ان کی دو پوتیاں بھی مربیان سے بیاہی ہوئی ہیں۔ جن میں سے مکرم سفیر احمد صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری یوکے میں اور مکرم وقاص احمد صاحب امریکہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

**(2) مکرمہ صابرہ گلزار صاحبہ اہلیہ مکرم گلزار احمد اٹھوال صاحب (یوکے)**

11 ستمبر 2024ء کو 80 سال کی عمر میں ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت 1913ء میں آپ کے دادا مکرم نواب دین صاحب کے ذریعہ آئی۔ پاکستان ہجرت کے بعد ضلع شیخوپورہ کے گاؤں بہوڑو میں رہائش پذیر ہوئیں۔ آپ کو شروع سے ہی خدمت دین کا بے حد شوق تھا۔ خلافت سے بے انتہا محبت تھی۔ خلیفہ وقت کے خطبات باقاعدگی سے سنتیں۔ اور دوسروں کو بھی MTA کے پروگراموں کی طرف توجہ دلاتیں۔ بہت سے بچوں نے آپ سے قرآن کریم ناظرہ پڑھا۔ گاؤں میں اور ربوہ میں صدر لجنہ کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ خاوند کے ساتھ تبلیغ کے لیے بھی جایا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 2 بیٹے شامل ہیں۔

**(3) مکرم عبدالسلام صاحب ابن مکرم ناصر احمد مظفر صاحب (ربوہ)**

25/جولائی 2024ء کو 32 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے والد نے 1975ء میں احمدیت قبول کی۔ مرحوم نے منتظم تحریک جدید اور محصل کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ ربوہ میں مختلف ڈیوٹیاں بھی دیتے رہے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، دعا گو، خلافت سے بے پناہ محبت کرنے والے، مخلص اور نیک سیرت انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ تین بھائی اور دو بہنیں شامل ہیں۔

**(4) مکرمہ آصفہ شفیق صاحبہ اہلیہ مکرم شفیق احمد صاحب (مرل ضلع سیالکوٹ)**

20/اگست 2024ء کو 53 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا مکرم اللہ بخش صاحب کے ذریعہ 1931ء میں ہوا۔ آپ نے مقامی سطح پر صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، صدقہ و خیرات کرنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہرا عشق و وفا کا تعلق تھا۔ حضور انور کا خطبہ بڑی باقاعدگی اور شوق سے سنتیں اور اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم لئیق احمد عامر صاحب...... کی والدہ تھیں۔

**(5) مکرم راجہ عبدالواسع صاحب ابن راجہ عبدالمجید صاحب مرحوم (کینیڈا)**

15/ستمبر 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، دینی خدمت کا جذبہ رکھنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ چندوں میں باقاعدہ اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ کینیڈا میں مسجد بیت الاسلام کی تعمیر کے لیے خطیر رقم پیش کرنے کی توفیق

پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر مرحوم اور مکرم راجہ نصیر احمد ناصر صاحب (سابق ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ) کے برادر نسبتی تھے۔

**(6) مکرمہ نصرت پروین صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حنیف صاحب (بحریہ ٹاؤن لاہور)**

16/ستمبر 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کے ماموں مکرم محمد اسماعیل ننگلی صاحب قادیان کے 313 درویشان میں شامل تھے۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، پرہیزگار، نیک، مخلص اور خدمت گزار خاتون تھیں۔ اپنے حلقہ میں صدر لجنہ کے علاوہ سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اجلاسات اور اجتماعات کا خاص اہتمام کیا کرتی تھیں۔ MTA کے پروگرام دیکھنے والوں کے لیے اپنے گھر کے دروازے ہمیشہ کھلے رکھتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاہ ایک بیٹا اور 5 بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بھتیجے مکرم عامر لطیف صاحب بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

## بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 1

ایک گانے والی کنچنی ساری دُنیا میں اپنی آواز پہنچا رہی ہوتی ہے تو فضا کی ہر حرکت اور آواز کی ہر جنبش یورپ کے فلسفیوں پر قہقے لگا رہی ہوتی ہے اور کہتی ہے کمبختو! اب بتاؤ کیا خدا تعالیٰ ساری دنیا کی آوازیں نہیں سُن سکتا؟ اسی طرح اب بڑی بڑی دُوربینیں نکل چکی ہیں جن سے لاکھوں میل دور کے سیاروں کی حرکات کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور اب تو وائرلیس نے ترقی کرتے کرتے یہ صورت اختیار کر لی ہے کہ شکلیں بھی دُور دُور تک دکھادی جاتی ہیں غرض وہ جو واہمہ پیدا ہو گیا تھا کہ خدا کس طرح ساری دنیا کو دیکھ سکتا ہے اور کس طرح ساری دنیا کی آوازیں سُن سکتا ہے اس ترقی نے اسے دُور کر دیا اور بتا دیا کہ جب معمولی انسان میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایسی قابلیت رکھی ہے کہ وہ اپنی آواز تمام دنیا کو سُنا سکتا ہے اور دنیا کے دوسرے کنارے کے آدمی کی بات کو بآسانی سُن سکتا ہے اور نہ صرف آواز سُن سکتا ہے بلکہ اُس کی شکل بھی دیکھ سکتا ہے تو کیا خدائے ذوالجلال جس کے ہاتھ میں سب کچھ ہے وہ ہر چیز کو نہیں دیکھ سکتا اور ہر شخص کی آواز کو نہیں سُن سکتا؟ اور جب وہ ہر چیز کو دیکھتا اور ہر شخص کی آواز کو سُنتا ہے تو اُس کیلئے کسی اور مددگار خدا کی کیا ضرورت رہی؟ وہ اکیلا ہی ساری دنیا پر حاوی ہے اور اکیلا ہی سب پر حکومت کر رہا ہے۔

غرض مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدۡرِہٖ میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی اس بنیادی غلطی کی طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ انسانی طاقتوں پر قیاس کر کے خدائی طاقتوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور اس طرح شرک جیسے گندے عقیدے میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 97 تا 98، مطبوعہ قادیان 2010)

## منگنی کی رسم

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’نسبتوں (منگنی) کی تقریب پر جو شکر (مٹھائی) وغیرہ بانٹتے ہیں دراصل یہ بھی اسی غرض کے لئے ہوتی ہے کہ دوسرے لوگوں کو خبر ہو جاوے اور پیچھے کوئی خرابی پیدا نہ ہو۔ مگر یہ اصل مطلب مفقود ہو کر اس کی جگہ صرف رسم نے لے لی ہے اور اس میں بھی بہت سی باتیں اور پیدا کی گئی ہیں پس ان کو رسوم نہ قرار دیا جاوے بلکہ یہ رشتہ ناطہ کو جائز کرنے کے لئے ضروری امور ہیں۔ یاد رکھو جن امور سے مخلوق کو فائدہ پہنچا ہے، شرع اس پر ہرگز زد نہیں کرتی۔ کیونکہ شرع کی خود یہ غرض ہے کہ مخلوق کو فائدہ پہنچے۔‘‘ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 310)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’ایک روایت میں آتا ہے حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک جگہ منگنی کا پیغام دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اس لڑکی کو دیکھ لو کیونکہ اس طرح دیکھنے سے تمہارے اور اس کے درمیان موافقت اور الفت کا امکان زیادہ ہے۔ (ترمذی کتاب النکاح) اس اجازت کو بھی آجکل کے معاشرے میں بعض لوگوں نے غلط سمجھ لیا ہے اور یہ مطلب لے لیا ہے کہ ایک دوسرے کو سمجھنے کے لئے ہر وقت علیحدہ بیٹھے رہیں، علیحدہ سیریں کرتے رہیں...... گھروں میں بھی گھنٹوں علیحدہ بیٹھے رہیں تو یہ چیز بھی غلط ہے...... بعض حرکات کا باتیں کرتے ہوئے پتہ لگ جاتا ہے۔ پھر آجکل کے زمانے میں گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے...... بعض لوگ دوسری طرف بھی انتہا کو چلے گئے ہیں ان کو یہ بھی برداشت نہیں کہ لڑکا لڑکی شادی سے پہلے یا پیغام کے وقت ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھ بھی سکیں اس کو غیرت کا نام دیا جاتا ہے تو اسلام کی تعلیم ایک سموئی ہوئی تعلیم ہے۔ نہ افراط نہ تفریط نہ ایک انتہا نہ دوسری انتہا اور اسی پر عمل ہونا چاہئے اسی سے معاشرہ امن میں رہے گا اور معاشرے سے فساد دور ہوگا۔‘‘ (خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 35-934)

# نماز جنازہ حاضر وغائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 08/اکتوبر 2024ء بروز منگل 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

**نماز جنازہ حاضر**

**مکرمہ نصیرہ قدسیہ صاحبہ بنت مکرم قاضی ناصر احمد بھٹی صاحب مرحوم سابق ریجنل امیر نارتھ ویسٹ، یوکے**

3/اکتوبر 2024ء کو 54 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت ملنسار، غریب پرور، خلافت کے ساتھ اخلاص ووفا کا تعلق رکھنے والی ایک نیک اور پرہیز گار خاتون تھیں۔ اپنے چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتیں اور بچوں کو بھی اس کی پابندی کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور مکرم خالد ولید صاحب (مربی سلسلہ سپین) کی والدہ تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عطاء الرازق صاحب شعبہ تبلیغ یوکے میں رضاکارانہ خدمت کر رہے ہیں۔ آپ کے پسماندگان میں ایک بہن اور تین بھائی بھی شامل ہیں۔

**نماز جنازہ غائب**

**(1) مکرم خالد محمود باجوہ صاحب (وینکوور۔کینیڈا)**

18/ستمبر 2024ء کو 79 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی ابو محمد عبداللہ صاحب رئیس کھیوا باجوہ رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے اور مکرم محمود احمد باجوہ صاحب (سپرنٹنڈنٹ جیل) کے بیٹے تھے۔ مرحوم کو پہلے پاکستان میں اور بعدازاں کینیڈا میں مختلف حیثیتوں میں جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ اپنے حلقے میں لمبا عرصہ سیکرٹری امور عامہ کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔ وینکوور کی مسجد اور اپنے حلقہ کے نماز سینٹر کے لیے اپنی حیثیت سے بڑھ کر مالی قربانی کی توفیق پائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، غریب پرور، اچھے اخلاق کے مالک ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

**(2) مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم احمد صاحب (بدین)**

24/ستمبر 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شاہ محمد صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔ آپ کا تعلق گاؤں تلونڈی جھونگلاں سے تھا۔ آپ نے ضلع بدین میں سیکرٹری وقف نو، سیکرٹری اصلاح وارشاد، سیکرٹری تعلیم القرآن اور مقامی امام الصلوٰۃ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ بدین شہر کی مسجد کی مرمت کے لیے نمایاں مالی قربانی کی بھی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں شامل ہیں۔

**(3) مکرم ناصر بن حاجی الدین صاحب (ملائیشیا)**

20/ستمبر 2024ء کو 66 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے 1979ء میں خود بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی اور پھر نماز، قرآن اور دیگر اسلامی تعلیمات سے آگاہی حاصل کی۔ اس دوران اکثر اوقات مسجد میں اذان دیتے اور مسجد کی صفائی کا بھی خاص خیال رکھتے تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، ملنسار، خوش مزاج، مخلص اور نیک انسان تھے۔ جماعت کے تمام پروگراموں میں بھرپور حصہ لیتے تھے۔ مقامی سطح پر سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اور آپ کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو بیعت کی توفیق ملی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم فواد احمد ناصر صاحب ملائیشیا میں مبلغ سلسلہ اور نیشنل سیکرٹری وقف نو کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

**(4) مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب (سوئٹزرلینڈ)**

23/ستمبر 2024ء کو 91 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت شیخ محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت حافظ عبد الجلیل خان صاحب شاہجہانپوری رضی اللہ عنہ کے داماد تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ایک فدائی اور مخلص انسان تھے۔ آپ جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے پرانے ممبر تھے اور کئی سالوں سے زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے داماد مکرم سید اسماعیل یوسف صاحب آف جدہ حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے اور دوسرے داماد مکرم زاہد قریشی صاحب کئی سال امیر جماعت شارجہ رہ چکے ہیں۔

**(5) مکرم عبد الرشید فوزی صاحب ابن مکرم محمد موسیٰ صاحب (امریکہ)**

23/ستمبر 2024ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے 1960ء میں تعلیم الاسلام کالج سے گریجوایشن کرنے کے بعد 1962ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ہسٹری میں ماسٹرز کیا۔ 1962ء سے 1966ء تک تعلیم الاسلام کالج میں پڑھاتے رہے۔ 1966ء میں آپ کا تقرر احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول فری ٹاؤن سیرالیون میں ہوا جہاں آپ 1990ء تک خدمت بجالاتے رہے۔ 1990ء میں امریکہ آگئے اور جماعت احمدیہ بالٹی مور کے صدر اور پھر سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 2019ء سے آپ جماعت احمدیہ امریکہ کے شعبہ مال کے دفتر میں خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، متقی، دعا گو، محنتی، متوکل علی اللہ، عاجز اور منکسر المزاج، ہمدرد، ملنسار، خلافت سے گہرا عشق ومحبت کا تعلق رکھنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

## آپ کو تبلیغ کے لیے اچھے منصوبے اور پروگرام تیار کرنے چاہئیں اور ان کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے

یہ ضروری ہے کہ جماعت کے ہر فرد کو تاکید کی جائے کہ وہ تبلیغ کے لیے کچھ نہ کچھ وقت ضرور نکالے،
آپ کو اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرنی چاہیے کہ اسلام احمدیت کا پیغام ملک کے ہر خطہ اور ہر کونے میں پہنچے

میں آپ کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اپنی تربیت کے معیار بڑھانے کی طرف توجہ دیں
اور اپنی تمام تر استعدادوں اور صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنی روحانی حالت کو اس مقام تک بلند کرنے کی کوشش کریں
جس کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے افراد سے کی تھی

ہر ایک کو تبلیغ کے لیے اپنا وقت دینا ہوگا جب تک تمام مرد، جوان اور بوڑھے اور عورتیں اپنا وقت قربان کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں گے یہ مشن پورا نہیں ہوسکتا،
اس لیے یہ بہت ضروری ہے کہ آپ سنجیدگی سے اپنی تبلیغی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ دیں

### سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سالانہ 2024ء کے موقع پر بصیرت افروز پیغام کا اُردو مفہوم

پیارے احباب جماعت احمدیہ امریکہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ آپ ۲۸، ۲۹ اور ۳۰/جون ۲۰۲۴ء کو اپنے سالانہ جلسہ کا انعقاد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو بہت کامیاب کرے اور تمام شاملین بے انتہا برکتیں پائیں۔

ہر احمدی مسلمان جانتا ہے کہ یہ جلسہ سالانہ جس کے لیے آپ ایک دفعہ پھر اکٹھے ہوئے ہیں کوئی دنیوی فوائد حاصل کرنے یا تفریح کی جگہ نہیں ہے۔ آپ کا مقصد اپنی اخلاقی اصلاح کے لیے جلسہ کے روحانی ماحول سے استفادہ کرنا ہے۔ یہ جلسہ آپ کو اپنے دین کے بارے میں مزید جاننے اور ہمارے خالق، اللہ تعالیٰ نیز اس کی مخلوق کے حقوق کی بجا آوری کے ذریعہ اس پر عمل کرنے کا موقع دے گا تاکہ دنیا میں امن اور ہم آہنگی قائم ہو۔

یہ جلسہ آپ کے تقویٰ یعنی راستبازی کے معیار کو بڑھانے کا موقع دے گا اور آپ کے دلوں میں حقیقی خشیت الٰہی پیدا کرنے والا ہونا چاہیے۔ درحقیقت آپ کا واحد مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہونا چاہیے۔ اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاءِ کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لیے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۳۶۱، ایڈیشن ۲۰۱۹ء)

اس روحانی اجتماع کا ایک اور مقصد اپنے علم میں اضافہ کرنا بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ’’صحابہؓ تجارتیں بھی کرتے تھے، مگر وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تو اسلام کے متعلق سچا علم جو یقین سے ان کے دلوں کو لبریز کر دے۔ انہوں نے حاصل کیا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ کسی میدان میں شیطان کے حملے سے نہیں ڈگمگائے۔ کوئی امر اُن کو سچائی کے اظہار سے نہیں روک سکا۔‘‘

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۴۲)

آپ سب کو ہمارے دین اسلام کے عقائد، اس کی خوبصورت تعلیمات اور ہمارے پیارے نبی کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کے بارے میں اپنے علم میں اضافہ کرنے کی توفیق ملے۔

میں نے بارہا آپ کو تبلیغ کے متعلق اپنی ذمہ داریوں کی قدر کرنے کا کہا ہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسلام کے پیغام کی تبلیغ کا حکم دیا تھا جس کو آپؐ نے تمام عمر کامل وفا کے ساتھ جاری رکھا۔ ہم قرآن کریم میں پڑھتے ہیں: يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ‌ؕ وَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسَالَتَهٗ‌ؕ وَاللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡكٰفِرِيۡنَ‏۔

اے رسول! اچھی طرح پہنچا دے جو تیرے ربّ کی طرف سے تیری طرف اتارا گیا ہے۔ اور اگر تُو نے ایسا نہ کیا تو گویا تُو نے اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ یقیناً اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

(سورۃ المائدہ آیت ۶۸)

اس لیے آپ کو تبلیغ کے لیے اچھے منصوبے اور پروگرام تیار کرنے چاہئیں اور ان کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ اگرچہ آپ کے پاس ہمارے پیغام پھیلانے کے لیے بہت سے اقدامات اور سکیمیں ہیں لیکن آپ ان پر کامیابی سے عمل درآمد کرتے نظر نہیں آرہے۔

یہ ضروری ہے کہ جماعت کے ہر فرد کو تاکید کی جائے کہ وہ تبلیغ کے لیے کچھ نہ کچھ وقت ضرور نکالے۔ امریکہ بہت زیادہ آبادی والا ایک وسیع ملک ہے اور آپ کو اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرنی چاہیے کہ اسلام احمدیت کا پیغام ملک کے ہر خطہ اور ہر کونے میں پہنچے۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ جب آپ یہ پروگرام بنائیں تو آپ میں سے ہر ایک کو تبلیغ کے لیے اپنا وقت دینا ہوگا۔ جب تک تمام مرد، جوان اور بوڑھے اور عورتیں اپنا وقت قربان کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں گے یہ مشن پورا نہیں ہوسکتا۔ اس لیے یہ بہت ضروری ہے کہ آپ سنجیدگی سے اپنی تبلیغی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ دیں۔

اس حوالہ سے میں آپ کو اپنی اُن ہدایات کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو میں پہلے مواقع پر بیان کر چکا ہوں۔ میں نے کہا تھا: ’’بعض لوگ کہہ دیتے ہیں...... کہ ہمارے پاس علم نہیں ہے اس لئے ہم تبلیغ نہیں کر سکتے...... ہمیں علمی لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے دلائل سے لیس کر دیا ہے...... کہ معمولی سی کوشش بھی کافی حد تک علمی مضبوطی عطا کر دیتی ہے...... پس ایک تو پہلے اپنا علم بڑھانے کی ضرورت ہے...... دوسرے یہ پتا ہونا چاہئے کہ اس وقت ہمارے لٹریچر اور ویب سائٹ میں کہاں یہ علمی جواب اور مواد میسر ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸/ستمبر ۲۰۱۷ء)

ایک اَور خطاب میں افراد جماعت کو میں نے یہ تلقین کی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے ذمے یہ کام لگایا ہے کہ ہم اسلام کی سچائی اور اس کا پُر امن پیغام دنیا کے ہر کونے تک پھیلائیں۔ پس لوگ اسے قبول کریں یا نہ کریں ہمیں اپنے عزم میں کبھی کمزوری نہیں دکھانی چاہیے تاکہ ہم اس بات کو یقینی بنا سکیں کہ اسلام کا حقیقی پیغام دنیا کے ہر ملک کے ہر ایک فرد تک پہنچے۔ یہ ایک بہت بڑا کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے ذمہ لگایا ہے۔

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ بیلجیم ۱۷/اگست ۲۰۱۸ء)

اس لیے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کے لیے انتھک کوشش کرنے کا عہد کرنا چاہیے۔

میں آپ کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اپنی تربیت کے معیار بڑھانے کی طرف توجہ دیں اور اپنی تمام تر استعدادوں اور صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنی روحانی حالت کو اس مقام تک بلند کرنے کی کوشش کریں جس کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے افراد سے کی تھی۔ اگر آپ کی تربیت کا معیار بہتر ہوگا تو یہ آپ کی تبلیغی کارکردگی کو بھی بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوگا۔

آخر میں مَیں آپ سب سے کہتا ہوں کہ وقت آگیا ہے کہ آگے بڑھ کر پوری ہمت اور پختہ ارادے کے ساتھ اس بات کا عہد کریں کہ آپ ہمیشہ وہ پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ ان شاءاللہ۔ اگر آپ اپنے آپ کو بیعت کی ذمہ داریوں کے مطابق ڈھال لیں تو آپ اسلام کو دوسروں تک پہنچانے کا ذریعہ بن سکتے ہیں اور دنیا میں ایک حقیقی روحانی انقلاب پیدا کرنے کے قابل ہوسکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس ہدایت پر احسن طور پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی نیک کوششوں میں ہر قسم کی کامیابی عطا فرمائے۔ اللہ آپ سب پر رحم کرے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 5 نومبر 2024ء)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہمیں بچوں کے ذہنوں میں اس بات کو ڈالنا ہوگا کہ
ہمیں اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے اور ہمیں ان اخلاق کو اپنانے کی ضرورت ہے
جو ہمیں اللہ تعالیٰ اور اسلامی تعلیمات نے سکھائے ہیں

(روزنامہ الفضل آن لائن کی 30/ستمبر 2022ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

**وصایا** منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

**مسل نمبر** 12143: میں خولہ حامد زوجہ مکرم شکیل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: یکم جنوری 1998ء پیدائشی احمدی ساکن: صالح نگر ڈاکخانہ برور آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 5دسمبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک انگوٹھی، دوعدد لاکٹ، ایک جوڑی کان کے ٹاپس، ایک ناک کی کیل (کل وزن اندازاً 8 گرام 22 کیریٹ) حق مہر: گیارہ ہزار روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : منصور احمد　　الامۃ : خولہ حامد　　گواہ : محمد بشارت

**مسل نمبر** 12144: میں اریبہ بیگم زوجہ مکرم ارشاد علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: یکم جنوری 1997ء پیدائشی احمدی ساکن: ڈاکخانہ اللہ پور ہاٹرس، صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 28نومبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا لاکٹ ایک عدد، چھوکا ایک عدد، ٹیکہ ایک عدد، ایک کیل، ایک جوڑی ٹاپس (1.5 تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پائل 200 گرام۔ حق مہر: 70ہزار روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : منصور احمد　　الامۃ : اریبہ بیگم　　گواہ : ارشاد علی

**مسل نمبر** 12145: میں شمع پروین زوجہ مکرم مزمل نیاز صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 28مارچ 1988ء پیدائشی احمدی ساکن: ڈاکخانہ اٹوس ضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 4دسمبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک جوڑی جھمکی وزن 10 گرام، دوعدد انگوٹھی 5 گرام اندازاً، کان کی بالیاں ایک جوڑی وزن اندازاً 4 گرام، ایک مانگ کا ٹیکہ وزن اندازاً 1.5 گرام، ایک گلے کی چین ہلکی وزن اندازاً ڈیڑھ گرام، چارعدد نوز پن 2 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: تین عدد پائل اور تین انگوٹھیاں کل وزن اندازاً 200 گرام۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ببلو خان　　الامۃ : شمع پروین　　گواہ : محمد بشارت خان

**مسل نمبر** 12146: میں منہاز بانو زوجہ مکرم کنور بلال احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 26اکتوبر 1999ء پیدائشی احمدی ساکن: سساندھن، ہاؤس بھگوان غزھی انوپ شہر روڈ علی گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2دسمبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک جوڑی ٹاپس، ایک عدد لاکٹ، ایک عدد انگوٹھی، ایک عدد نوز رنگ، ایک عدد انگوٹھی (کل وزن 20 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: ایک عدد پائل 50 گرام، انگلی کے چھلے 20 گرام۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد بشارت خان　　الامۃ : منہاز بانو　　گواہ : منصور احمد

**مسل نمبر** 12147: میں سلمان احمد ولد مکرم مستقیم چوہدری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش: 15جون 1996ء پیدائشی احمدی ساکن: علی نگر کالونی دھرابائی پاس علی گڑھ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1دسمبر 2024ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار -/8,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد بشارت　　العبد : سلمان احمد　　گواہ : سلمان احمد عارف

**مسل نمبر** 12148: میں شازیہ منیر زوجہ مکرم افتخار احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 21اگست 1988ء پیدائشی احمدی مستقل پتہ: 4/372انوپ شہر روڈ پرانی چنگی علی گڑھ صوبہ یوپی۔ موجودہ پتہ: کوٹھی دارالسلام قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ: یکم دسمبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار ایک عدد، کانٹے ایک جوڑی، ایک عدد انگوٹھی، ٹیکہ ایک عدد، نتھ ایک عدد (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: دوعدد پائل کل وزن اندازاً 100 گرام۔ حق مہر: 50ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : Nuzhat Jahan　　الامۃ : شازیہ منیر　　گواہ : محمد بشارت خان

**مسل نمبر** 12149: میں چاندنی بیگم زوجہ مکرم سمیع محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 13مارچ 1994ء پیدائشی احمدی ساکن: ننگلہ گھنوڈا کخانہ ننگلہ لیلادھر ضلع ایٹہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ: 7دسمبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد گلے کا ہار، ایک جوڑی جھمکی، ایک عدد انگوٹھی، ماتھے کا ٹیکہ ایک عدد، ناک کی لونگ ایک عدد (کل وزن اندازاً 2 تولے 22 کیریٹ) زیور نقرئی: ایک جوڑی پائل، پیروں کے چھلے ایک جوڑی (کل وزن اندازاً 70 گرام) ایک جوڑی پائل وزن 200 گرام۔ حق مہر: 70ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نبی احمد　　الامۃ : چاندنی احمد　　گواہ : منصور احمد

**مسل نمبر** 12150: میں رازق خان ولد مکرم صفدر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ راج مستری تاریخ پیدائش: یکم جنوری 1975ء پیدائشی احمدی ساکن: ننگلہ گھنوڈا کخانہ ننگلہ لیلادھر ضلع ایٹہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 7دسمبر 2024ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز کاروبار ماہوار -/4,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد بشارت خان　　العبد : رازق خان　　گواہ : راشد خان

**مسل نمبر** 12151: میں شبانہ بیگم زوجہ مکرم منعم خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن: ننگلہ گھنوڈا کخانہ ننگلہ لیلادھر ضلع ایٹہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج

بتاریخ 7 دسمبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے کنڈل وزن اندازاً ڈھائی گرام 22 کیریٹ۔ زیور نقرئی: ایک جوڑی پائل 50 گرام حق مہر -/21,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد بشارت خان　　الامۃ : شبانہ بیگم　　گواہ : منصور احمد

**مسل نمبر** 12152: میں چمن بیگم زوجہ مکرم راشد علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 20 اگست 1986ء پیدائشی احمدی ساکن: ننگلہ گھنوڈاکخانہ ننگلہ لیلادھر ضلع ایٹہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 7 دسمبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک جوڑی کان کا جھمکی، ایک عدد ماتھے کا ٹیکہ، ایک عدد منگل سوتر، ایک ناک کی لونگ، ایک عدد انگوٹھی (کل وزن اندازاً 2 تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: ایک جوڑی پائل، ایک جوڑی ہتھ پھول (کل وزن اندازاً 150 گرام) حق مہر -/25,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد بشارت خان　　الامۃ : چمن بیگم　　گواہ : منصور احمد

**مسل نمبر** 12153: میں نشا احمد زوجہ مکرم مختار احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 26 اگست 1993ء تاریخ بیعت 2012ء ساکن: ننگلہ گھنوڈاکخانہ ننگلہ لیلادھر ضلع ایٹہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2 دسمبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور نقرئی: ایک جوڑی پائل وزن 40 گرام۔ حق مہر 60 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : منصور احمد　　الامۃ : نشاء احمد　　گواہ : محمد بشارت خان

**مسل نمبر** 12154: میں عبدالحسن علوی ولد مکرم علی حسن صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ راج مستری تاریخ پیدائش: 20 اگست 1987ء تاریخ بیعت 1998ء ساکن: Sonhar ضلع ایٹہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8 دسمبر 2024ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد کاروبار سالانہ 2 لاکھ روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد بشارت خان　　العبد : عبدالحسن علوی　　گواہ : منصور احمد

**مسل نمبر** 12155: میں Shamsiran زوجہ مکرم علی حسن صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: یکم جنوری 1969ء تاریخ بیعت 1998ء ساکن: سونہار ضلع ایٹہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 9 دسمبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد پلاٹ تین بسوا واقع کھرپرا گنج ڈنڈوارہ ضلع ایٹہ، ایک عدد پلاٹ ڈیڑھ بسوا واقع کھرپرا گنج ڈنڈوارہ ضلع ایٹہ، ہر دو پلاٹ کی قیمت اندازاً پونے پانچ لاکھ روپے، نقد چالیس ہزار روپے اسکا بھی دسواں حصہ ادا کروں گی۔ زیور طلائی: کان کے کانٹے 3 گرام 22 کیریٹ۔ زیور نقرئی: کل وزن 100 گرام۔ شوہر کی وفات ہوگئی تھی اس لئے حق مہر نہیں ملا۔ میرا گزارہ آمد ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : منصور احمد　　الامۃ: Shamsiran　　گواہ : محمد بشارت خان

**مسل نمبر** 12156: میں نسیمہ زوجہ مکرم چمن خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: یکم جنوری 1982ء پیدائشی احمدی ساکن: سبحان ڈاکخانہ اللہ پور ہاتھرس صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30 نومبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ٹاپس ڈھائی گرام، گلے کا لاکٹ ایک گرام، ناک کی کیل، کان کی بالیاں (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: ایک پائل وزن 100 گرام۔ حق مہر پندرہ ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ سمیع الرحمٰن　　الامۃ : نسیمہ بیگم　　گواہ : محمد بشارت خان

**مسل نمبر** 12157: میں زاہدہ بیگم زوجہ مکرم شیخ سمیر الدین صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 7 مارچ 1982ء پیدائشی احمدی ساکن: حلقہ دارالانوار پوسٹ آفس کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 27 نومبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/30,000 روپے (بذمہ خاوند، خاوند فوت ہو چکے ہیں) میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/16,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ فرقان　　الامۃ : زاہدہ بیگم　　گواہ : ناصر احمد زاہد

**مسل نمبر** 12158: میں شاہدہ پروین بنت مکرم شیخ سمیر الدین صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش: 13 فروری 2001ء پیدائشی احمدی ساکن: حلقہ دارالانوار پوسٹ آفس کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ: 27 نومبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ فرقان احمد　　الامۃ : شاہدہ سمیر　　گواہ : ناصر احمد زاہد

**مسل نمبر** 12159: میں سلطانہ ریحانہ بیگم زوجہ مکرم شیخ نظام صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 8 مئی 1982ء پیدائشی احمدی ساکن: حلقہ دارالانوار پوسٹ آفس کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8 دسمبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/25,525 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ فرقان احمد　　الامۃ : سلطانہ ریحانہ بیگم　　گواہ : ناصر احمد زاہد

**مسل نمبر** 12160: میں غلام مصطفیٰ منڈل ولد مکرم حاجی انصار علی منڈل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش: 18 نومبر 1984ء پیدائشی احمدی ساکن: سوارو پنگر، Pabankati پوسٹ آفس Bithari ضلع نارتھ 24 پرگنہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12 دسمبر 2024ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔(1) رہائشی زمین 0.7515 ستک پر دو کمرہ اور ایک ہال پر مشتمل ایک مکان ہے جس کا خسرہ نمبر 13133، زمین 0.0271 ستک زمین پر ایک دکان جس کا خسرہ نمبر 13133 ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 20 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ علام الدین احمد  العبد: غلام مصطفیٰ منڈل  گواہ: ناصر احمد زاہد

**مسل نمبر** 12161: میں ترانہ زوجہ مکرم صابر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 4 مئی 1991ء تاریخ بیعت 2007ء ساکن: ڈاکخانہ اڈنگ متھرا صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3 دسمبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور نقرئی: ایک جوڑی پائل وزن 100 گرام۔ حق مہر پانچ ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منصور احمد  الامۃ: ترانہ  گواہ: محمد بشارت خان

**مسل نمبر** 12162: میں انوری زوجہ مکرم جاوید احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 23 اکتوبر 1987ء تاریخ بیعت 2004ء ساکن ڈاکخانہ: اڈنگ متھرا صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3 دسمبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک جوڑی جھمکی وزن پانچ گرام (22 کیریٹ) زیور نقرئی: ایک جوڑی پائل وزن 100 گرام حق مہر گیارہ سو روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منصور احمد  الامۃ: انوری  گواہ: محمد بشارت

## یہی کامل کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۲

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳

(البقرہ: 3،4)

ترجمہ: یہی کامل کتاب ہے، اس (امر) میں کوئی شک نہیں، متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔

جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو قائم رکھتے ہیں

اور جو (کچھ) ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔



## صدر انجمن احمدیہ، انجمن تحریک جدید، انجمن وقف جدید و ذیلی تنظیمات قادیان کے ادارہ جات میں مالی/کیئر ٹیکر/چوکیدار/باورچی/نانبائی/خادم مسجد گریڈ درجہ چہارم کی ضرورت ہے

## شرائط

(1) اُمیدوار کی عمر 40 سال سے زائد اور 18 سال سے کم نہ ہو۔

(2) اُمیدوار کی تعلیم کی کوئی شرط نہیں ہے۔ البتہ تعلیم یافتہ اُمیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔

(3) اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہونگی انہیں پر غور ہوگا۔

(4) وہی اُمیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو مرکزی کمیٹی برائے بھرتی کارکنان کے انٹرویو میں کامیاب ہونگے۔

(5) انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں اُمیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی اُمیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے۔

(6) سلیکشن کی صورت میں اُمیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

(7) سفر خرچ قادیان آمد و رفت و طبی معائنہ کے اخراجات اُمیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے۔

**نوٹ: انٹرویو کی تاریخ سے اُمیدواران کو بعد میں مطلع کیا جائیگا۔**

**مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں**

**نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان پن کوڈ: 143516**

**موبائل:** 09682627592 , 09888232530 **دفتر:** 01872-501130

E-mail: diwan@qadian.in

## داخلہ دار الصناعت قادیان

(احمدی طلباء متوجہ ہوں داخلہ شروع ہے)

(Ahmadiyya Vocational Training Centre)

دار الصناعت قادیان کا قیام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری و خصوصی راہ نمائی سے 2010ء میں ہوا۔ ادارہ کا خاص مقصد احمدی طلباء کو ہنر مند بنانا اور ٹیکنیکل کورس سکھا کر روزگار کے مواقع پیدا کرنا ہے۔ دار الصناعت قادیان سرکاری ادارہ NSIC دہلی اور ISO رجسٹرڈ ہے۔ جس میں ایک سال کے مندرجہ ذیل کورس کروائے جاتے ہیں۔

(1)Computer applications

(2)Plumbling

(3)Electrician

(4)Welding

(5)Motor vehicle

(6)Diesel mechanic

(7)AC and Refrigerator

بیرون قادیان سے آنے والے احمدی طلباء کے لیے Hostel و Mess کا انتظام موجود ہے۔ رہائش اور Food کی کوئی فیس نہیں ہے۔ صرف کورس کی بورڈ فیس آسان اقساط میں لی جاتی ہے۔ ایسے احمدی نوجوان جو اپنے اسکول کی تعلیم مکمل نہیں کر سکے یا 8th اور 10th کے بعد ٹیکنیکل کورس کرنے کے خواہشمند ہوں داخلہ کے لیے جلد رابطہ کریں۔ احمدی بچوں کی دینی تعلیم کا بھی انتظام موجود ہے۔ اسکے علاوہ روزانہ English Speaking و Personality development کی کلاس بھی لی جاتی ہے۔ نئے سیشن 26-2025 کے لئے داخلہ شروع ہو گیا ہے۔ جس کی کلاسز 16 جولائی 2025 سے شروع ہوں گی۔ مزید معلومات کے لیے مندرجہ ذیل نمبرز و email id پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

darulsanaat.qadian@gmail.com

9872725895,8604024043

(پرنسپل دار الصناعت قادیان)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 74 Thursday 06 - February - 2025 Issue. 06

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

**ANNUAL SUBSCRIPTION** : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro ( **WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

# غزوہ ذی قرد، سریہ حضرت اَبان بن سعید بطرف نجد اور غزوہ خیبر کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بیان

## خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31؍ جنوری 2025ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گذشتہ جمعہ غزوہ ذی قرد کا ذکر ہو رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پہلے چند صحابہؓ کو دشمن کی طرف روانہ فرمایا اور پھر آپؐ اِن کے پیچھے لشکر لے کر روانہ ہوئے۔ جب دشمن کے لشکر نے اِنہیں دیکھا ، وہ بھاگ گئے۔ جب مسلمان دشمن کے پڑاؤ کی جگہ پر پہنچے تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا وہاں موجود تھا، جس کی کُونچیں کٹی ہوئی تھیں، ایک صحابی نے کہا کہ یا رسول اللہؐ! ابو قتادہؓ کے گھوڑے کی کُونچیں تو کٹی ہوئی ہیں۔ آنحضورؐ اُس کے پاس کھڑے ہوئے اور دو مرتبہ فرمایا کہ تیرا بھلا ہو! جنگ میں تیرے کتنے دشمن ہیں۔ پھر رسول اللہؐ اور صحابہؓ آگے چل دیئے اور یہاں تک کہ اُس جگہ پہنچے جہاں ابوقتادہؓ اور مسعدہ نے کشتی کی تھی تو اُنہوں نے سمجھا کہ ابوقتادہؓ چادر میں لپٹے پڑے ہیں۔ ایک صحابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! لگتا ہے کہ ابو قتادہؓ شہید ہو گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ ابوقتادہ پر رحم کرے! اُس ذات کی قسم! جس نے مجھے عزت بخشی ہے، ابوقتادہ تو دشمن کے پیچھے ہے اور رِجز پڑھ رہا ہے۔

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے لشکر نے جب میرے گھوڑے کو دیکھا کہ اِس کی کُونچیں کٹی ہوئی ہیں اور مقتول کو میری چادر میں لپٹے ہوئے دیکھا تو اُنہوں نے سمجھا کہ شاید مَیں شہید ہو گیا ہوں۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ جلدی سے آگے بڑھے اور چادر ہٹائی تو مسعدہ کا چہرہ دیکھا۔ اِن دونوں نے کہا کہ اللہ اکبر! اللہ اور اُس کے رسولؐ نے سچ کہا۔ یا رسول اللہؐ یہ مسعدہ ہے، اِس پر صحابہؓ نے بھی تکبیر کہی اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی حضرت ابو قتادہؓ اونٹنیاں ہانکتے ہوئے آنحضرتؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو گئے۔

آپؐ نے فرمایا کہ اَے ابوقتادہ! تمہارا چہرہ کامیاب ہو گیا۔ ابو قتادہ گھُڑ سواروں کے سردار ہیں۔ اَے ابو قتادہ! اللہ تم میں برکت رکھ دے۔ دوسری روایت میں ہے کہ تمہاری اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت رکھ دے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اَے ابوقتادہ یہ تمہارے چہرہ پر کیا ہوا ہے؟ وہ کہنے لگے کہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں! مجھے ایک تیر لگا تھا، اُس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو عزت بخشی، میرا خیال تھا کہ مَیں نے تیر نکال دیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ابوقتادہ میرے قریب آؤ۔ مَیں قریب ہوا تو آپؐ نے نرمی سے تیر نکال دیا اور اپنا لُعابِ دہن لگایا اور اپنا ہاتھ اُس پر رکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ اُس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو نبوت عطا کی، مجھے یوں لگتا تھا کہ جیسے مجھے کوئی چوٹ ہی نہ لگی ہو اور نہ زخم آیا ہو۔

رسول اللہؐ کے ذو القرد پہنچنے کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ آپؐ عشاء کے وقت پہنچے اور چشمہ پر پڑاؤ ڈالا، جہاں مَیں نے دشمن کو روکا تھا، آپؐ اونٹنیاں اور وہ ہر چیز جو مَیں نے دشمن سے چھینی تھی، قبضہ میں کر چکے تھے۔ حضرت بلالؓ نے اُن اونٹوں میں سے ایک اونٹ ذبح کیا، جو دشمن سے چھینے گئے اور آنحضرتؐ کے لیے اُس کا کلیجہ اور کوہان بھونی۔ حضرت سَعْد بن عُبادہؓ نے کھجوروں سے لدے ہوئے دس اونٹ بھیجے جو آپؐ کو ذو القرد مقام پر ملے۔

حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے عرض کیا کہ مَیں نے دشمن کو پانی سے روکا ہوا تھا اور وہ پیاسے تھے، آپؐ مجھے ایک سَو مجاہدین کے ساتھ روانہ کریں، مَیں اِن کا پیچھا کر کے اِن کے ہر مخبر کو بھی قتل کر دوں گا۔ آپؐ مسکرانے لگے یہاں تک کہ آگ کی روشنی میں آپؐ کے دندانِ مبارک نظر آنے لگے اور فرمایا کہ سلمہ! کیا تم ایسا کر سکتے ہو؟ مَیں نے کہا کہ آپؐ کو عزت دینے والے کی قسم! جی ہاں۔

آپؐ نے فرمایا کہ مَلَکْتَ فَاَسْجِحْ کہ تم نے اُن پر قابو پا لیا ہے تو نرمی اختیار کرو۔ یہ عرب کے محاوروں میں سے ایک محاورہ ہے کہ بہترین معافی یہی ہے کہ نرمی اختیار کرو اور سختی سے کام نہ لو۔ اِس غزوہ کے لیے رسول اللہؐ بدھ کی صبح روانہ ہوئے اور آپؐ نے ایک رات اور ایک دن ذو القرد میں قیام فرمایا تاکہ دشمن کی کوئی خبر مل سکے، پھر سوموار کے دن مدینہ واپس تشریف لائے، یوں آپؐ پانچ راتیں مدینہ سے باہر رہے۔

اب ایک سریہ کا ذکر کروں گا، یہ سریہ حضرت اَبان بن سعید بطرف نجد کہلاتا ہے۔ یہ سریہ محرم ۷ھ ہجری میں ہوا، جبکہ ایک روایت میں اِس کی تاریخ جمادی الثّانی ۷ھ ہجری بیان ہوئی ہے، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی اِس کو محرم ۷ھ ہجری میں لکھا ہے جو زیادہ قرینِ قیاس ہے کیونکہ روایات میں ذکر ہے کہ خیبر کی طرف روانگی سے قبل مدینہ سے نجد کی طرف حضرت اَبان بن سعیدؓ کو بھیجا اور خیبر کی طرف روانگی محرم سات ہجری میں ہوئی تھی۔

حضرت اَبانؓ کے والد اکابر قریش میں سے تھے، اُن کے بھائی عَمرو اور خالد پہلے مسلمان ہو گئے تھے اور حبشہ ہجرت کرنے والوں میں شامل تھے۔ اَبان جنگِ بدر میں مشرکین کی طرف سے شامل ہوئے تھے۔ اُنہوں نے صلح حدیبیہ کے دوران حضرت عثمانؓ کو پناہ دی تھی۔ عَمرو اور خالد حبشہ سے واپس آئے تو اُنہوں نے اَبان کو پیغام بھیجا، یہاں تک کہ تینوں اکٹھے خیبر کے ایام میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اَبان نے اسلام قبول کیا۔ رسول اللہؐ کی وفات کے وقت اَبان بحرین پر عامل تھے، اِس کے بعد وہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور شام چلے گئے۔ آپؓ تیرہ ہجری میں شہید ہوئے، جبکہ ایک روایت کے مطابق ستائیس ہجری میں حضرت عثمانؓ کی خلافت میں وفات پائی۔

پھر ایک بڑے مشہور غزوے کا ذکر تاریخ میں ملتا ہے، جو غزوۂ خیبر کہلاتا ہے۔ خیبر ایک وسیع سبزہ زار ہے جو چشموں اور بکثرت پانیوں سے سیراب ہے اور جزیرۂ عرب میں کھجوروں کے سب سے بڑے نخلستان میں شمار کیا جاتا ہے۔ اِس کی زرخیزی کا اندازہ اِسی سے کیا جا سکتا ہے کہ خیبر کی صرف ایک وادی جو کتیبہ کے نام سے موسوم ہے، اُس میں چالیس ہزار کھجوروں کے درخت تھے۔ تاریخی روایت کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے سے یہاں بنی اسرائیل کے یہود آباد تھے، بعض مؤرخین کے مطابق بخت نصر کے زمانے میں یہود یہاں آباد ہوئے، کچھ اور روایات بھی ہیں، جن سے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ خیبر میں قدیم سے اور بڑے بڑے قلعے بنا کر یہود آباد تھے۔ عبرانی زبان میں خیبر کے معنی بھی قلعے کے ہیں۔ یہود کے کچھ قبائل مدینہ میں بھی آباد تھے، لیکن خیبر کے یہود کو ایک بات ممتاز کرتی تھی کہ یہاں کے یہود باقی تمام یہود سے شجاعت اور جنگ میں استقلال دکھانے میں بڑھ کر تھے اور اُن میں باہم اتحاد بھی دوسروں کی نسبت زیادہ تھا، جس کی وجہ سے یہ خطۂ عرب میں قوت و طاقت کی ایک اکائی سمجھی جانے والی قوم تھی۔

مدینہ کے یہود ہوں یا خیبر کے یہود، آنحضرتؐ اور اسلام کے متعلق اُن کی سازشیں اور ریشہ دوانیاں باغیانہ حدّ تک بڑھی ہوئی تھیں، بُغض و عداوت میں بڑھتی ہی چلی جانے والی اِس قوم نے اسلام اور نبی اکرمؐ کی ذاتِ مبارک کو بھی ختم کرنے میں اپنی تمام تر قوتوں کو بروئے کار لانے میں کوئی کمی نہیں کی۔ جبکہ اِس کے برعکس آنحضرتؐ نے مدینہ کے یہود کے ساتھ ہمیشہ نرمی کا برتاؤ کیا، اُن کے ساتھ صلح کے معاہدے کیے اور جب کبھی بھی معاہدے کو توڑ دیتے یا خلاف ورزی کرتے تو آپؐ کی پہلی کوشش درگزر اور عفو کی ہوتی تھی، یہاں تک کہ اِن لوگوں نے نبی اکرمؐ کو قتل کرنے کی متعدد مرتبہ کوشش کی۔ معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بیرونی طاقتوں کو مدینہ پر حملہ کرنے میں تعاون کیا، جس کے بدلہ میں سزا کے طور پر اُن تمام یہود کو سخت سے سخت سزا بھی دی جاتی، تو وہ عدل و انصاف کے عین مطابق ہوتی۔ لیکن آنحضرتؐ کا ہر درجہ کا عفو اور رحمت کا یہ عالَم تھا کہ پھر بھی اُن کے جان و مال کو یوں امان دی کہ مدینہ سے جلاوطن کر دیا کہ جو کچھ ساتھ لے کر جا سکتے ہو لے جاؤ اور جو حُسن و احسان اور عفو و درگزر کا سلوک آنحضرتؐ نے اِن یہودِ مدینہ کے ساتھ کیا تھا، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ خیبر میں آباد ہو جانے کے بعد یہ لوگ اسلام اور بانیٔ اسلام کے حق میں صلح جوئی اور امن وسلامتی کے ماحول میں رہتے۔

حضرت مصلح موعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے حدیبیہ سے واپس آنے کے قریباً پانچ ماہ بعد یہ فیصلہ کیا کہ یہودی خیبر سے، جو مدینہ سے چند منزل کے فاصلہ پر تھا اور جہاں سے مدینہ کے خلاف آسانی سے سازش کی جا سکتی تھی، نکال دیے جائیں۔ چنانچہ آپؐ نے سولہ سَو اصحاب کے ساتھ اگست ۶۲۸ء میں خیبر کی طرف کُوچ فرمایا۔

درحقیقت اللہ تعالیٰ نے اُسی وقت ہی فتح خیبر کا وعدہ فرما دیا تھا جب صلح حدیبیہ سے واپسی پر مکّہ اور مدینہ کے درمیان سورۃ الفتح نازل ہوئی۔

رسول اللہؐ نے خیبر کی طرف جانے کے لیے جب منادی کروائی تو یہ اعلان کروایا کہ صرف وہی ساتھ چلیں گے جو صلح حدیبیہ میں شریک تھے۔ ایک روایت کے مطابق آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو مالِ غنیمت کی غرض سے نکل رہے ہیں، وہ میرے ساتھ نہ نکلیں، صرف وہ لوگ میرے ساتھ روانہ ہوں جو صرف جہاد میں رغبت رکھتے ہیں۔

علّامہ ابنِ اسحٰق اور ابنِ سَعْد نے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلی مرتبہ غزوۂ خیبر میں پرچم کا ذکر ملتا ہے، اِس سے پہلے صرف چھوٹے جھنڈے ہوتے تھے۔

آپؐ کا پرچم سیاہ رنگ کا تھا، جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر سے بنایا گیا تھا، اِس کا نام عُقاب تھا۔ روایت میں حضرت علیؓ کو بھی ایک جھنڈا دیا جانے کا ذکر ملتا ہے لیکن وہ جھنڈا خیبر میں دیا گیا تھا۔

اِس سفر میں اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہؓ آپؐ کے ہمراہ تھیں۔ ایک روایت کے مطابق چھ، سات صحابیات بھی اِس مہم میں آپؐ کے ساتھ ہو لیں جبکہ ایک اَور روایت کے مطابق بیس صحابیات اِس غزوہ میں شامل ہوئیں۔

خیبر کے یہود کو جب مسلمانوں کے لشکر کا علم ہوا تو اُنہوں نے ایک میٹنگ کی، جس میں اسلامی فوج کا مقابلہ کرنے کے لیے مشاورت ہوئی۔ جس میں یہود کے راہنماؤں کی طرف سے مختلف قسم کی تجاویز پیش ہوئیں البتہ سب راہنماؤں کا اِس بات پر اتفاق ہوا کہ ایک وفد تیار کر کے ارد گرد کے جنگجو قبائل کی طرف بھیجا جائے تاکہ اِن سے فوجی مدد کی درخواست کی جائے۔ چنانچہ چودہ افراد پر مشتمل ایک وفد تیار ہوا، جس کی قیادت بعض روایات کے مطابق خیبر کا رئیسِ اعظم کنانہ خود کر رہا تھا۔ یہ وفد قبیلہ بنو اسد، غطفان اور دیگر قبائل کی طرف گیا اور خیبر کی ایک سال کی پیداوار کا نصف دینے کی پیشکش پر فوجی امداد کی درخواست کی۔ قبیلہ مُرّہ نے دُوراندیشی سے کام لیتے ہوئے اِس طرح کی مدد کرنے سے انکار کر دیا البتہ بنو اسد اور بنو غطفان جیسے جنگجو قبائل نے ایک ہزار مسلّح فوجیوں پر مشتمل لشکر فوری روانہ کر دیا اور چار ہزار کے لشکر کی مزید امداد کا وعدہ کرتے ہوئے اِس کی تیاری بھی شروع کر دی۔

حضورِ انور نے ارشاد فرمایا کہ مزید اِس کی تفصیل ہے جو ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بیان کر دوں گا۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضورِ انور نے درج ذیل تین مرحومین کا ذکرِ خیر فرماتے ہوئے اِن کی نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

مکرم محمد اشرف صاحب ابن مکرم محمد بخش صاحب آف منڈی بہاؤالدین، مکرم حبیب محمد شاتری صاحب نائب امیر دوم کینیا ابن مکرم محمد حبیب شاتری صاحب اور مکرم انوبی مدینگو صاحب صدر جماعت زمبابوے۔

حضور انور نے تمام مرحومین کے لیے مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی۔ ☆......☆......☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad